اللہ تعالیٰ کے پاس نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون
لیکن اس کے پاس تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ (سورۃ الحج:37)

فہم قربانی کورس

جس میں آپ سیکھیں گے

1. ذوالحجہ کے دس دنوں کی فضیلت اعمال، تکبیر تشریق کے مسائل
2. قربانی کے فضائل کس پر واجب ہے کس پر نہیں
3. منڈی جانے سے پہلے کرنے کے کام
4. منڈی پہنچ کر کرنے کے کام
5. جانور خریدنے کے بعد سے شبِ عید تک کرنے کے کام
6. عید، حقیقت، مسنون اعمال کوتاہیاں
7. ذبح کرنے سے پہلے، بوقت ذبح اور ذبح کے بعد کرنے کے کام

مرتب: مفتی منیر احمد صاحب
استاذ: معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)
فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

◄ کتاب کا نام : فہم قربانی کورس

◄ مرتب : مفتی منیر احمد صاحب

◄ تاریخ طباعت دوم: ذوالقعدہ 1437ھ اگست 2016ء

◄ ناشر : ادارہ احیاءِ علومِ نبوت

◄ ای میل : maahdpc@gmail.com

◄ ویب سائٹ : muftimuneer.blogspot.com

◄ فیس بک : MuftiMuneerAhmadOfficial

◄ مفتی ابولبابہ شاہ منصور صاحب فرماتے ہیں: مولانا منیر احمد صاحب جامع مسجد الفلاح نارتھ ناظم آباد نے بھی میرے علم کی حد تک قابل قدر مختصر کورسز ترتیب دیئے ہیں اور ان سے عوام کو خوب فائدہ ہو رہا ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ مساجد میں درس قرآن کے ساتھ عوام الناس کی دینی تعلیم وتربیت کے لیے کروائے جانے والے چار مختلف کورسز۔ ائمہ مساجد وخطباء حضرات اپنے ماحول اور دستیاب مواقع کے لحاظ سے ان میں سے کسی کا بھی انتخاب کر سکتے ہیں۔ خصوصاً گرمیوں کی چھٹیوں میں ہر کورس کے لیے یہ نصاب مجرب وآزمودہ ہیں

(ضرب مؤمن 25 تا 31 مئی 2012)

ملنے کا پتہ

دار الکتب

متصل: جامع مسجد الفلاح بلاک "H" شمالی ناظم آباد، کراچی

فون نمبر: 0331-2607207 - 0331-2607204

اللہ تعالیٰ کے پاس نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون
لیکن اس کے پاس تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔(سورۃ الحج:37)

فہم قربانی کورس

جس میں آپ سیکھیں گے

1. ذوالحجہ کے دس دنوں کی فضیلت
اعمال، تکبیر تشریق کے مسائل

2. قربانی کے فضائل
کس پر واجب ہے کس پر نہیں

3. منڈی جانے سے پہلے
کرنے کے کام

4. منڈی پہنچ کر کرنے کے کام

5. جانور خریدنے کے بعد سے
شبِ عید تک کرنے کے کام

6. عید، حقیقت، مسنون اعمال
کوتاہیاں

7. ذبح کرنے سے پہلے، بوقت ذبح
اور ذبح کے بعد کرنے کے کام

مرتب: مُفتی مُنیر احمد صاحب

استاذ: معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Jamia-Uloom-Islamiyyah

(University of Islamic Sciences)
Allama Muhammad Yousuf Banuri Town
Karachi - Pakistan.

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراچی ۷۴۸۰۰ - پاکستان

Ref. No. ____________

Date: [illegible]

الحمد لله رب العالمين، والصلوٰة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين، وعلىٰ آله وصحبه أجمعين.

أما بعد!

’’قربانی‘‘ شعائر اسلام میں سے ہے، مسلمان دنیا بھر میں انتہائی جوش وجذبہ کے ساتھ سالانہ قربانی کا اہتمام کرتے ہیں، بعض مواقع پر دیگر عبادات کے مقابلے میں قربانی کا اہتمام بہت زیادہ پایا جاتا ہے، قربانی کی اہمیت اور اہتمام کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان قربانی کی روح اور متعلقہ شرعی احکام سے پوری طرح آگاہی حاصل کریں، ورنہ یہ عبادت خدانخواستہ محض رسم وعادت بن کر رہ جائے گی۔

اللہ تعالیٰ علماء دین کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ وہ موقع بموقع مختلف طریقوں سے قربانی کی روح اور اس کے متعلقہ احکام سے عوام کو روشناس کرانے کی کوششیں فرماتے رہتے ہیں، اسی سلسلے کی ایک مفید کڑی ’’تین روزہ فہم قربانی کورس‘‘ بھی ہے، جو قربانی کے آغاز سے لے کر اختتام تک ہر مرحلے کے مسائل، فضائل اور آداب واحکام پر مشتمل ہے، جسے ہماری جامعہ کے فاضل مولانا مفتی منیر احمد صاحب حفظہ اللہ نے ترتیب دیا ہے۔ میری رائے میں اس موضوع کی افادیت واہمیت کے پیش نظر ائمہ مساجد کو اس کورس کا یا اس طرز کے کورس کا ضرور اہتمام کرنا چاہئے، تاکہ ہماری یہ عظیم عبادت صحیح عبادت کے طور پر ادا ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قربانی کی روح سمجھنے اور اس کے احکام کے مطابق ادا کرنے کی توفیق بخشے اور مؤلف ومرتب کی اس کوشش کو منظور ومقبول اور ذریعہ نجات بنائے، آمین۔

فقط والسلام

عبدالرزاق اسکندر

(مولانا ڈاکٹر) عبدالرزاق اسکندر (مدظلہ)

P.O. Box: 3465 Karachi Code No. 74800, Phone: (0092-21) - 34913570 - 34912683 - 34915966 - 34123366 - 34121152
Fax: (0092-21) - 34919531, Karachi Pakistan. URL: www.banuri.edu.pk , E-mail: info@banuri.edu.pk

Hazrat Abu Huraira
TRUST

حضرت ابوہریرہ ٹرسٹ

جامعہ ابوہریرہ، مدرسۃ البنات، اسلامیہ ماڈل سکول، ابوہریرہ اسلامی سکول،
ابوہریرہ ڈسپنسری، حمد اللہ جان ڈسپنسری، القاسم اکیڈمی، ماہنامہ القاسم

زیر سرپرستی! مولانا عبد القیوم حقانی

حوالہ نمبر ____________ تاریخ 4-4-2011

محترم ومکرم جناب مولانا مفتی منیر احمد صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے، اللہ کریم عافیت سے رکھے،

فہم رمضان اور فہم قربانی کورس دونوں ملے۔ انتہائی خوشی ہوئی، آپ کی محنت، شفقت اور خلوص نیت دیکھ کر بہت اچھا لگا۔ آپ نے بلاشبہ بہت محنت کی ہے۔ آپ کی یہ محنت ان شاء اللہ رنگ لائے گی، اور یہ عوام اور خواص دونوں کے لیے بہت مفید ثابت ہوں گے۔ آج کل لوگوں کو رمضان اور قربانی کے مسائل کا کچھ پتہ نہیں، خصوصاً ہماری نئی نسل تو ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ آپ کا جذبہ اور آپ کی محنت دیکھ کر تو بے اختیار دل سے دعائیں نکلیں ....
اللہ تعالیٰ آپ کے علم وعمل وعمر میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

برائے رابطہ:
جامعہ ابوہریرہ، برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ سرحد پاکستان
فون: 0923-630237
فیکس: 0923-630094
موبائل: 0333-9102770

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
الف	تقریظات	1
ب	کچھ سوالات فہم قربانی کورس کے بارے میں	5
.1	**عشرۂ ذی الحجہ**	10
1.1	فضائل	11
1.2	اعمال	13
(1)	نیک اعمال کا اہتمام، تسبیحات کی کثرت	13
(2)	روزے رکھنا	13
(3)	راتوں کو عبادت میں گزارنا	13
(4)	قربانی کرنے والے کا بال اور ناخن قربانی کے بعد کاٹنا	13
(5)	تکبیر تشریق پڑھنا	13
	مشق عشرۂ ذی الحجہ	15
.2	**قربانی آپ پر واجب ہے یا نہیں؟ جلد فیصلہ کریں**	16
2.1	فضائل قربانی	17
2.2	قربانی سے حاصل ہونے والا سبق	19
2.3	قربانی نہ کرنے پر وعید	20
	مشق (فضائل قربانی)	20
2.4	قربانی کس پر واجب ہے؟	21
	نصاب قربانی و زکوۃ میں فرق	24
	مشق (قربانی کس پر واجب ہے؟)	26
.3	**منڈی جانے سے پہلے ان امور کا اہتمام کیجیے**	29
3.1	استخارہ	30
3.2	صلوۃ الحاجات	30
3.3	مشورہ	30
3.4	نماز کا خیال	30
3.5	نیت کی درستگی	31
3.6	صراحۃً اجازت لینا	32
3.7	مال حلال کا استعمال	32
3.8	پہلے سے جانور پالنا	33
3.9	مسائل کا سیکھنا	33
3.10	حفاظتی دعاؤں کا اہتمام	34
	مشق (منڈی جانے سے پہلے ان امور کا اہتمام کیجیے)	35
.4	**منڈی پہنچ کر ان امور کا اہتمام کریں**	36
4.1	منڈی میں کیسے داخل ہوں؟	37
4.2	منڈی میں کتنی دیر لگائیں؟	38
4.3	کب خریدنا ہے؟	38
4.4	کس سے خریدنا ہے؟	38
4.5	کیسے خریدنا ہے؟	39
4.6	کون سا جانور خریدنا ہے اور کون سا نہیں؟	40

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
(1)	جنس کے اعتبار سے جانور میں دیکھنے کی چیزیں	40
(2)	قیمت کے اعتبار سے جانور میں دیکھنے کی چیزیں	41
(3)	گوشت کے اعتبار سے جانور میں دیکھنے کی چیزیں	41
(4)	عمر کے اعتبار سے جانور میں دیکھنے کی چیزیں	41
(5)	اعضاء کے اعتبار سے جانور میں دیکھنے کی چیزیں	42
	جانور خریدنے کے بعد یہ دعا پڑھیں اور کچھ صدقہ کریں	45
	مشق (منڈی پہنچ کر ان امور کا اہتمام کیجیے)	46
.5	**جانور خریدنے کے بعد سے شبِ عید تک کرنے کے کام**	**48**
5.1	جانور کے گلے میں گھنٹی ڈالنا/نمود و نمائش/تصویر	49
5.2	مناسب جگہ باندھنا	49
5.3	خریدنے کی مشقت پر ثواب کی امید رکھنا	49
5.4	حقوق کا خیال رکھنا	50
5.5	جانور کے تبدیل کرنے، گم ہوجانے وغیرہ کے مسائل	51
	مشق (جانور خریدنے کے بعد سے شبِ عید تک کے کام)	52
5.6	شبِ عید کی فضیلت	53
5.7	شبِ عید کے اعمال	53
	فرض نمازیں خصوصاً عشاء و فجر کا اہتمام	53
	گناہوں سے بچنے کا اہتمام	53
5.8	شبِ عید کی کوتاہیاں	54
	مشق (شبِ عید)	57
.6	**عید**	**59**
6.1	عید کی حقیقت	60

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
6.2	عید کے دن کے مسنون اعمال	60
	نمازِ عید کا طریقہ	62
6.3	عید کی کوتاہیاں	63
	مشق (عید)	65
.7	**جانور ذبح کرنے سے پہلے، بوقت ذبح اور ذبح کے بعد ان امور کا اہتمام کیجیے**	**67**
7.1	جانور کب سے کب تک ذبح کر سکتے ہیں؟	68
7.2	جانور کون ذبح کر سکتا ہے؟	68
7.3	ذبح سے قبل ان امور کا اہتمام کیجیے	69
7.4	ذبح کے وقت ان امور کا اہتمام کریں/کروالیں	69
	ذبح کرتے وقت قصائی ان امور کا اہتمام کرے	70
7.5	ذبح کا مسنون طریقہ	71
	نیت کی وضاحت	72
	تکبیر بسم اللہ، اللہ اکبر کی وضاحت	72
	ذبح کی جگہ کی وضاحت	73
7.6	ذبح کے بعد ان امور کا اہتمام کیجیے	73
7.7	کھال کے احکام	75
7.8	گوشت کے احکام	78
7.9	چربی کے احکام	80
	مشق (جانور ذبح کرنے سے پہلے، بوقت ذبح اور ذبح کے بعد کے امور)	81
	حوالہ جات	83
	تاثرات	107

کچھ سوالات فہم قربانی کورس کے بارے میں

(1) سوال: فہم قربانی کورس سیکھنا کیوں ضروری ہے اس کے سیکھنے کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: قرآن مجید میں ہے لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا(ہود 7) ترجمہ: تاکہ تمہیں آزمائے کہ عمل کے اعتبار سے تم میں کون زیادہ اچھا ہے۔ اور سورۃ قارعہ (آیت:۶،۷) میں ہے فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ. ترجمہ: اب جس شخص کے پلڑے وزنی ہوں گے تو وہ من پسند زندگی میں ہوگا۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کے یہاں اعمال گنے نہیں جاتے بلکہ تولے جاتے ہیں لہذا ہمارے عشرۂ ذی الحجہ کے اعمال روزہ، نیک اعمال، تکبیراتِ تشریق، قربانی وغیرہ جو بھی ہم کرتے ہیں وہ کل قیامت میں تولے جائیں گے اور اس وقت ہر ایک کی یہی خواہش ہوگی کہ کسی طرح ہمارے اعمال وزنی ثابت ہو جائیں، اور عمل وزنی ہوتے ہیں اتباع سنت سے یعنی ہمارا روزہ، قربانی وغیرہ اعمال جتنا حضور ﷺ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق ہوں گے اتنے ہی کل قیامت میں وزنی ہوں گے اور جتنے سنت طریقہ سے ہٹ کر ہوں گے اتنے بے وزنی ہوں گے اسی سنت طریقہ کو سیکھنے کے لیے اور خلاف سنت طریقہ سے بچنے کے لیے یہ فہم قربانی کورس ہے گویا فہم قربانی کورس سیکھ کر ہم اعمال عشرۂ ذی الحجہ کو کل قیامت میں وزنی بنا سکتے ہیں الغرض فہم قربانی کورس سیکھنا ہم سب کی ضرورت ہے، جس نے پہلے سے نہیں سیکھا وہ اس کے ذریعہ سے سیکھ لے گا اور جو پہلے سیکھ چکے ہیں ان کے لیے یہ کورس یاددہانی کا ذریعہ بن جائے گا۔

(2) سوال: فہم قربانی کورس سیکھنے کے کیا فوائد ہیں؟

جواب: ● **علم دین سیکھنے کے جتنے فضائل قرآن وحدیث میں آئے ہیں وہ سب حاصل ہو جائیں گے۔**

(1) حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے صبح کو چلتا ہے تو فرشتے اس پر سایہ کرتے ہیں اور اس کے روزگار میں برکت ہوتی ہے اور اس کے رزق میں کمی نہیں ہوتی اور رزق اس کے لیے مبارک ہوتا ہے۔(1)

(2) حضور ﷺ کے زمانہ میں دو بھائی تھے ایک کماتا دوسرا حضور ﷺ کے ساتھ رہتا علم سیکھتا کمائی والے نے اپنے بھائی کی شکایت کی حضور ﷺ نے فرمایا شاید اسی کی وجہ سے تمہیں روزی ملتی ہو۔(2)

(3) حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا چاہتے ہیں اس کو دین کی سمجھ بوجھ عطا فرماتے ہیں۔(3)

(4) جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں اور فرشتے خوش ہو کر پروں سے اس کے لیے سایہ کرتے ہیں۔(4)

(5) آپ ﷺ نے فرمایا جس کو اس حال میں موت آئی کہ وہ علم حاصل کر رہا ہوتا کہ وہ علم حاصل کر کے دین اسلام کو زندہ کرے تو اس کے اور نبیوں کے درمیان ایک درجہ کا فرق ہوگا۔(5)

● **سیکھ لیا لیکن عمل نہ کر سکے یہ بھی فائدہ سے خالی نہیں۔**

(1) عشرۂ ذی الحجہ اور قربانی کی فضیلت اور اس سے متعلق مسائل کا صحیح علم سامنے آجانے کے بعد گمراہی اور جہالت سے حفاظت ہو جائے گی۔

(2) کبھی نہ کبھی عمل کی توفیق بھی نصیب ہو جائے گی۔

(3) خود عمل نہ بھی کیا دوسروں کو سکھلا دیا تو بھی ثواب ملے گا۔**(6)**

● **سیکھنے کے بعد عمل بھی کرلیا۔**

(1) تو اس عمل پر جو خیر و برکت کے وعدے ہیں وہ یقیناً پورے ہوں گے۔

(2) جب ان خیروں اور برکتوں کا مشاہدہ خود عمل کرنے والے اور دوسروں کو ہوگا تو اپنے یقین میں بھی اضافہ ہوگا اور دوسروں کو بھی عمل کی ترغیب ملے گی۔

(3) قربانی کے متعلق اسلام کی ہدایات عام ہوں گی، جہالت ختم ہوگی اور کتابوں سے پڑھے اور سیکھے بغیر بھی صرف دیکھنے اور سننے سے قربانی اور عشرۂ ذی الحجہ کے بہت سارے احکام لوگوں کو معلوم ہو جائیں گے۔

(4) قربانی کے بہت سارے احکام جن پر عمل کرنے میں کوئی مجاہدہ اور مشقت نہیں اٹھانی پڑتی صرف نہ جاننے یا غلط جاننے کی وجہ سے عمل نہیں کر پا رہے تھے ان پر بسہولت عمل کی توفیق نصیب ہو جائے گی۔

● **قربانی اور عشرۂ ذی الحجہ کے فضائل و مسائل اور عمل کرنے کے بعد اگر دوسروں کو سکھا بھی دیا تو سکھانے کے جتنے فضائل ہیں وہ سب نصیب ہو جائیں گے۔**

(1) حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک معمولی شخص پر۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو بھلائی سکھلانے والے پر اللہ تعالیٰ، ان کے فرشتے، آسمان اور زمین کی تمام مخلوقات یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں سے مچھلی (پانی میں اپنے اپنے انداز میں) رحمت بھیجتی اور دعائیں کرتی ہیں۔**(7)**

(2) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کے مرنے کے بعد جن اعمال کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے ان میں ایک تو علم ہے جو کسی کو سکھایا اور پھیلایا ہو، دوسرا صالح اولاد ہے جس کو چھوڑا ہو، تیسرا قرآن شریف ہے جو میراث میں چھوڑ گیا ہو، چوتھا مسجد ہے جو بنا گیا ہو، پانچواں مسافر خانہ ہے جس کو اس نے تعمیر کیا ہو، چھٹا نہر ہے جس کو اس نے جاری کیا ہو، ساتواں وہ صدقہ ہے جس کو اپنی زندگی اور صحت میں اس طرح دے گیا ہو کہ مرنے کے بعد اس کا ثواب ملتا رہے (مثلاً وقف کی شکل میں صدقہ کر گیا ہو)**(8)**

(3) اللہ تعالیٰ سرسبز و شاداب کرے اس آدمی کو جو ہم سے کچھ بات سنے پھر اسے آگے پہنچا دے جیسا اس کو سنا تھا بہت سے ایسے آدمی جن کو بات پہنچائی جائے زیادہ محفوظ کرنے والے ہوتے ہیں بہ نسبت سننے والے سے **(9)**

(3)　سوال: فہم قربانی کورس میں کون سے مضامین ہیں اور اس کا تعارف کیا ہے؟

جواب: اس میں درج ذیل عنوانات بیان کئے جائیں گے۔(1) ذی الحجہ کے دس دنوں کی فضیلت، اعمال، تکبیر تشریق کے مسائل (2) قربانی کے فضائل، کس پر واجب ہے کس پر نہیں؟ (3) منڈی جانے سے پہلے ان امور کا اہتمام کیجیے (4) منڈی پہنچ کر ان امور کا اہتمام کریں (5) جانور خریدنے کے بعد سے شب عید تک کرنے کے کام (6) عید (7) جانور ذبح کرنے سے پہلے، بوقت ذبح اور ذبح کے بعد ان امور کا اہتمام کیجیے۔ مزید تفصیل کے لیے کورس کی فہرست ملاحظہ فرمائیں۔

(4)　سوال: یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ فہم قربانی کورس کے ذریعہ باقاعدہ مسائل قربانی سیکھنے کے بجائے جب کسی مسئلہ میں ضرورت پیش آجائے ہم مفتی حضرات سے وہ مسئلہ پوچھ لیں اور جب تک اس مسئلہ کا علم نہ ہوجائے اس وقت تک اس معاملہ کو موقوف رکھیں۔

جواب: بنیادی مسائل کا علم حاصل کرنا پھر بھی ضروری ہے، کیونکہ جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ کس چیز کا تعلق شریعت سے ہے اور کس چیز کا نہیں ہے تو اس سے پہلے لوگ پوچھنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کریں گے۔ امام غزالیؒ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ تجارت کے بنیادی مسائل کا علم بہر حال پھر بھی سیکھنا ضروری ہے کیونکہ جب تک ان کا علم نہ ہوگا یہ بھی معلوم نہیں ہوگا کہ کہاں معاملہ موقوف کرنا چاہیے اور کہاں علماء سے دریافت کرنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں تو اسی وقت کسی خاص مسئلے کا علم حاصل کروں گا جب مجھے اس کی ضرورت پیش آئے گی، اس سے پوچھا جائے گا کہ آپ کو یہ بات کس طرح معلوم ہوگی کہ فلاں واقعے کے سلسلے میں شریعت کا حکم دریافت کرنا چاہیے۔ آپ تو اپنے معاملات میں مشغول رہیں گے اور یہ سمجھتے رہیں گے کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں وہ جائز ہے، حالانکہ یہ ممکن ہے کہ وہ جائز نہ ہو، اس لیے تجارت کے سلسلے میں مباح اور غیر مباح کا جاننا بے حد ضروری ہے۔ **(10)**

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اپنے دور خلافت میں بازار کا گشت کرتے اور بعض جاہل تاجروں کو درے لگاتے۔ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے بازار میں صرف وہی لوگ خرید و فروخت کریں، جنہیں تجارت کے شرعی احکام کا علم ہو، ورنہ ان کے معاملات سودی ہوں گے خواہ وہ مانیں یا نہ مانیں ☆

(5)　سوال: یہ ذہن میں آتا ہے کہ اب تو عمر کافی ہوگئی بات یاد نہیں رہتی، اب حافظہ پہلے جیسا نہیں رہا۔ پھر کلاس میں پڑھ بھی لیا تو واپس جا کر مشغولیت کی وجہ سے پڑھنے اور یاد کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔

جواب: علم دین کا تعلق دماغ سے زیادہ، دل اور عمل سے ہے، عمل کی نیت سے درس سنیں اور کرنے کی چیزوں پر عمل شروع کریں، بچنے کی چیزوں سے بچنا شروع کردیں۔ پس علم بھی محفوظ ہوجائے گا، وہ چیزیں انسان بھولتا ہے جو عمل میں نہیں ہوتیں۔

(6)　سوال: یہ ذہن میں آتا ہے کہ زیادہ دیر زمین پر بیٹھنا مشکل ہوتا ہے۔

جواب: عذر ہے تو ٹیک لگا کر، کرسی پر جیسے سہولت ہو بیٹھ سکتے ہیں۔

(7) **سوال:** اپنی مشغولیتوں کے اعتبار سے آئندہ اگر پابندی مشکل ہو جائے؟

جواب: کامل فائدہ تو پابندی سے ہی ہوگا، باقی کچھ نہ ہونے سے ہونا بہتر ہے، عزم، ہمت اور دعا کر کے کورس میں آنا تو شروع کر دیں۔

(8) **سوال:** کورس کی فیس کیا ہے؟

جواب: ﴿وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (شعراء:109)﴾ اور میں تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا میرا صلہ تو بس رب العالمین کے ذمہ ہے۔ ﴿اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ (ہود:88)﴾ میں تو اصلاح چاہتا ہوں جہاں تک میرے امکان میں ہے۔

(9) **سوال:** اس کورس کا دورانیہ کتنا ہے؟

جواب: اگر مجمع سے یومیہ ایک گھنٹہ لیا جائے تو تین، چار کلاسوں میں بہت اچھے انداز سے اس کو پڑھایا جا سکتا ہے۔

(10) **سوال:** کیا دوسروں کو بھی کورس میں لا سکتے ہیں؟

جواب: ضرور، ﴿مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا (نساء:85)﴾ جو شخص اچھی سفارش کرے اس کو اس کی وجہ سے حصہ ملے گا۔

(11) **سوال:** اس کے علاوہ اور مزید کون کونسے کورس یہاں ہوتے ہیں

جواب: فہم رمضان کورس، فہم تجارت کورس، سیرت رسول ﷺ بذریعہ پروجیکٹر (برائے حضرات وخواتین) 3 ماہی سمر کیمپ، چالیس روزہ سمر کیمپ، تعلیم بالغان، دو سالہ مختصر علم دین کورس، مکتب تعلیم القرآن۔

فہم قربانی کورس کو پڑھانے کا طریقہ

(12) **سوال:** فہم قربانی کورس کو پڑھنے پڑھانے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: **طریقہ 1:** سب سے اعلیٰ طریقہ تو یہ ہے کہ تدریسی انداز اختیار کیا جائے۔ پڑھانے والے کے سامنے بھی یہ کورس ہو اور تمام پڑھنے والوں کے پاس بھی، ایک ایک بات اچھی طرح سمجھائی جائے، اور دوران تدریس بذریعہ سوالات اس بات کی تسلی کی جائے کہ مجمع سمجھ رہا ہے یا نہیں اور درمیان میں جو مشقیں آئیں طلبہ ان کو گھر سے حل کر کے آئیں۔ اور اگلے دن استاذ سے اس کی تصحیح کرالیں، اگر روزانہ ایک گھنٹہ مجمع سے لے رہے ہیں تو پہلی کلاس میں شروع کتاب یعنی عشرۂ ذی الحجہ اور قربانی کے فضائل سے صفحہ 18 تک پڑھائیں اور دوسری کلاس میں صفحہ 19 یعنی "منڈی جانے سے پہلے کے امور" سے صفحہ 33 تک پڑھائیں اور تیسری کلاس میں صفحہ 34 سے آخر کتاب تک پڑھا دیں۔

طریقہ 2: اور اگر مجمع بہت زیادہ ہے کچھ کے پاس یہ کورس ہے اکثر کے پاس نہیں تو تدریسی انداز کے بجائے ترغیبی

انداز سے پڑھا سکتے ہیں مثلاً کتاب میں سے عنوان دیکھا اور مجمع کو سنا دیا۔کہیں کہیں عبارت پڑھ دی، مشقوں میں جو ضروری ضروری سوال ہیں وہ مجمع سے پوچھ لیے۔

طریقہ 3: جمعہ کے بیانات میں اس کے مضامین بیان کر دیئے جائیں مثلاً ذی الحجہ سے ایک یا دو جمعہ پہلے عشرۂ ذی الحجہ اور قربانی کے تحت جو مضامین ہیں وہ سنا دیئے پھر ذی الحجہ شروع ہو جانے کے بعد قربانی اور شبِ عید وغیرہ سے متعلقہ احکام کی وضاحت کر دی جائے۔

طریقہ 4: بعض مساجد میں فجر یا عصر کے بعد ائمہ حضرات مجمع سے ترغیبی بات کرتے ہیں ان نشستوں میں بھی فہم قربانی کے مضامین زبانی یا کتاب سے جیسے مناسب ہو مجمع کو سنائے جا سکتے ہیں۔

طریقہ 5: جن حضرات نے یہ کورس پڑھ لیا ہے وہ اپنے اپنے گھروں میں پڑھائیں۔

طریقہ امتحان

اگر اس کورس کو طریقہ 1 کے مطابق پڑھایا جائے تو جس انداز میں مشقوں کے تحت سوالات دیئے گئے ہیں ان ہی میں سے انتخاب کر کے پرچہ میں دے دیئے جائیں۔

1. عشرۂ ذی الحجہ

1.1 فضائل

1.2 اعمال

1. عشرۂ ذی الحجہ

1.1 فضائل

(1) دس راتوں کی قسم

وَالْفَجْرِ وَ لَيَالٍ عَشْرٍ (سورۃالفجر)

ترجمہ:قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی۔

تشریح: اس آیت میں دس راتوں سے مراد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک ماہِ ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔(11)

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ۔ (سورۃالحج:28)

ترجمہ:اور چند مقرر دنوں میں اللہ کا نام لیں۔

تشریح: کئی مفسرین کے نزدیک ان مقرر دنوں سے ذی الحجہ کا پہلا عشرہ مراد ہے، کہ جس میں اللہ کے ذکر کی خاص فضیلت و اہمیت ہے۔(12)

(2) کوئی دن ایسا نہیں جس میں عمل کرنا ان دس دنوں سے زیادہ محبوب ہو

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی دن ایسا نہیں ہے کہ جس میں عمل صالح اللہ تعالیٰ کے یہاں اِن (ذی الحجہ کے) دس دنوں کے عمل سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! کیا جہاد بھی ان (ایام کے عمل) کے برابر نہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''(ہاں) جہاد بھی ان (دنوں میں کئے ہوئے عمل) کے برابر نہیں، مگر وہ شخص جو جان و مال لے کر جہاد کے لیے نکلے پھر ان میں سے کوئی چیز بھی واپس نہ لائے۔ (نہ جان، نہ مال، دونوں قربان کردے، یعنی شہید ہو جائے)(13)

(3) عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ عظمت والا کوئی دن نہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ عظمت والا کوئی دن نہیں اور نہ ان دنوں کے عمل سے اور کسی دن کا عمل زیادہ محبوب ہے۔ لہٰذا تم ان دنوں میں تسبیح و تہلیل اور

تکبیر وتحمید کثرت سے کیا کرو۔(14)

(4) عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ پسندیدہ عبادت کسی دن کی نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں عبادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک عشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ پسند ہو۔ (کیونکہ) عشرہ ذی الحجہ میں سے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور اس کی ہر رات کی عبادت شب قدر کی عبادت کے برابر ہے۔(15)

(5) قربانی والا اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے

اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا: ''جب ذی الحجہ کا مہینہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کسی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔''(16)

(6) 9 ذی الحجہ کے روزے سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف ہوتے ہیں

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب رب العالمین ﷺ نے یوم عرفہ (9 ذی الحجہ) کے روزے کے بارے میں فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے پختہ اُمید رکھتا ہوں کہ وہ اس کی وجہ سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ فرما دیں گے۔(17)

(7) عیدین کی راتوں میں عبادت کرنے والے کا دل قیامت کے دن مرے گا نہیں

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے دونوں عیدوں (یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی راتوں کو ثواب کا یقین رکھتے ہوئے زندہ رکھا تو اس کا دل اس دن نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے۔''(18)

(8) 8، 9 ذی الحجہ، عیدین، شب براُت کی راتوں کو زندہ کرنے والے کے لیے جنت واجب

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے (ذکر اور عبادت کے ذریعہ) پانچ راتیں زندہ رکھیں، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ (وہ پانچ راتیں یہ ہیں) آٹھ ذی الحجہ کی رات، عرفہ کی رات، بقر عید کی رات، عید الفطر کی رات اور پندرھویں شعبان کی رات۔(19)

1.2 اعمال

(1) یکم ذی الحجہ سے دس ذی الحجہ تک نیک اعمال کا اہتمام کرنا اور خاص طور سے تسبیح (سبحان اللہ) تحمید (الحمدللہ)، تکبیر (اللہ اکبر) اور تہلیل (لا الہ الا اللہ) کی کثرت کرنا۔

(2) روزے رکھنا۔

(3) راتوں کو عبادت میں گزارنا۔

(4) قربانی کرنے والے کا بال اور ناخن قربانی کے بعد کاٹنا۔(20)

(5) تکبیر تشریق پڑھنا۔

تکبیر تشریق

(الف) کن الفاظ میں پڑھنا ہے؟

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔(21)

(ب) کب پڑھنا ہے؟

ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی فجر سے ذی الحجہ کی 13 تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد۔(22)

(ج) کس نماز کے بعد پڑھنا ہے؟

ہر فرض نماز کے بعد، بقرعید کی نماز کے بعد کہنے نہ کہنے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک کہہ لینا واجب۔(23)

(د) کتنی مرتبہ پڑھنا ہے؟

ایک مرتبہ تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے۔(24)

(ہ) کس کو پڑھنا ہے؟

تکبیر تشریق امام، مقتدی، مسبوق، منفرد، شہری، دیہاتی، مقیم، مسافر، مرد و عورت پر واجب ہے۔(25)

(و) کیسے پڑھنا ہے؟

مردوں کو بلند آواز سے اور عورتوں کو آہستہ آواز سے پڑھنا ہے۔(26)

(ز) تکبیرات کہنا بھول گیا تو کیا کرے؟

سلام کے متصل بعد تکبیرات بھول جانے کی صورت میں اگر نماز کے منافی کوئی کام نہیں کیا تو یاد آنے پر تکبیرات کہہ دینی چاہئیں اور اگر نماز کے منافی کوئی کام کرلیا مثلاً آواز سے ہنس پڑا، جان بوجھ کر وضو توڑ دیا، جان بوجھ کر یا غلطی سے کلام کرلیا' مسجد سے نکل گیا یا میدان میں نماز پڑھی اور صفوں سے باہر نکل گیا تو تکبیرات فوت ہوگئیں، اب کہنے سے واجب ادا نہ ہوگا، اس پر استغفار ضروری ہے۔(27)

مشق: عشرۂ ذی الحجہ

1. حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی دن ایسا نہیں ہے کہ جس میں عمل صالح اللہ تعالیٰ کے یہاں ان ________ دنوں کے عمل سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو۔''

2. عشرہ ذی الحجہ میں سے ہر دن کا روزہ ____________ کے روزوں کے برابر ہے اور اس کی ہر رات کی عبادت ______ کی
عبادت کے برابر ہے۔

3. حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے (ذکر، عبادت کے ذریعہ) پانچ راتیں زندہ رکھیں اس کے لیے جنت واجب ہوگی وہ پانچ راتیں یہ ہیں۔

1. ____________ 2. ____________ 3. ____________ 4. ____________
5. ____________

4. عشرہ ذی الحجہ میں کون کون سے اعمال کرنے چاہئے تحریر فرمائیں:

____

____

____

5. تکبیر تشریق کے الفاظ یہ ہیں:

____

6. تکبیر تشریق کب سے کب تک پڑھنا چاہئے؟

____

7. تکبیر تشریق کس کے اوپر واجب ہے؟

____

2. قربانی آپ پر واجب ہے یا نہیں؟ جلد فیصلہ کریں

2.1 فضائل قربانی

2.2 قربانی سے حاصل ہونے والا سبق

2.3 قربانی نہ کرنے پر وعید

2.4 قربانی کس پر واجب ہے؟

2.1 فضائل قربانی

(1) بقرہ عید کے دن قربانی سے بہتر کوئی عمل نہیں

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذی الحجہ کی دس تاریخ (بقرہ عید) کو کوئی نیک عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کا خون بہانے سے بڑھ کر محبوب اور پسندیدہ نہیں اور قیامت کے دن قربانی کرنے والا اپنے جانور کے بالوں، سینگوں اور کھروں کو لے کر آئے گا (اور یہ چیزیں ثواب عظیم ملنے کا ذریعہ بنیں گی) نیز فرمایا کہ قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرفِ قبولیت حاصل کر لیتا ہے، لہٰذا تم خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔(28)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقرہ عید کے دن فرمایا کہ آج کے دن کوئی شخص قربانی سے بہتر عمل نہیں کر سکتا۔ الا یہ کہ صلہ رحمی کرے (یاد رہے کہ صلہ رحمی نفلی قربانی کا بدل تو ہو سکتی ہے واجب قربانی کا نہیں۔)''(29)

(2) خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی سارے گناہ معاف

''حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے فاطمہ! جاؤ اپنی قربانی پر حاضری دو، کیونکہ اس کے خون سے جونہی پہلا قطرہ گرے گا تمہارے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ نیز وہ جانور (قیامت کے دن) اپنے خون اور گوشت کے ساتھ لایا جائے گا اور پھر اسے ستر گنا (بھاری کر کے) تمہارے میزان میں رکھا جائے گا۔'' حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (یہ عظیم الشان فضیلت سن کر بے ساختہ) عرض کیا: ''یا رسول اللہ! کیا یہ (فضیلت عظیمہ صرف) آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے کیونکہ وہ (واقعتہً) اس کارِ خیر کے زیادہ مستحق ہیں یا آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''(یہ عظیم الشان فضیلت) آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تو بطور خاص ہے اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی عام ہے (یعنی ہر مسلمان کو بھی قربانی کرنے کے بعد یہ فضیلت حاصل ہو گی۔)''(30)

(3) قربانی کا جانور خریدنے کے لیے رقم خرچ کرنا اور چیزوں میں خرچ کرنے سے افضل ہے۔

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''عید کے دن قربانی کا جانور (خریدنے) کے لیے پیسے خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے یہاں اور چیزوں میں خرچ کرنے سے زیادہ افضل ہے۔''(31)

(4) قربانی سنّت ابراہیمی ہے، ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے۔

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! یہ قربانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنّت ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! اس میں ہمارا کیا فائدہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(تمہارا فائدہ یہ ہے کہ تمہیں قربانی کے جانور کے) ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی۔'' انہوں نے پھر عرض کیا: ''یا رسول اللہ! (جن جانوروں کے بدن پر اون ہے اس) اون کا کیا حکم ہے؟ (کیا اس پر بھی کچھ ملے گا؟)'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اون کے ہر بال کے عوض بھی ایک نیکی ملے گی۔''(32)

خلاصہ یہ کہ:

قربانی ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، قربانی کے جانور کے ہر بال ہر اُون کے عوض ایک نیکی ملتی ہے۔ ایامِ بقرہ عید میں قربانی سے بڑھ کر کوئی عمل اللہ کو پسند نہیں، قیامت کے دن قربانی کرنے والا اپنے جانور کے بالوں، سینگوں اور کھروں کو لے کر آئیگا اور یہ چیزیں بہت بڑے ثواب کے ملنے کا ذریعہ بنیں گی۔ نیز قربانی کا جانور اپنے وزن سے ستر گنا بڑھا کر لایا جائیگا اور قربانی کرنے والے کے اعمال کے ترازو میں رکھ دیا جائیگا، جس سے اس کی نیکیوں کا پلڑا بہت وزنی ہو جائے گا، قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ کے نزدیک شرفِ قبولیت حاصل کر لیتا ہے اور جونہی خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتا ہے قربانی کرنے والے کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔(33)

الغرض ان فضیلتوں کو حاصل کرنے کیلئے تو یہاں تک کوشش کریں کہ جس پر قربانی واجب نہ بھی ہو وہ بھی کرنے کی کوشش کرے۔ آخر اس تنگی کی حالت میں اپنی خواہشات پر بھی تو خرچ کرتے ہی رہتے ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب بندہ تنگی کی حالت میں اس کے حکم پر خرچ کرتا ہے تو وہ تنگی اور سختی کو فراخی اور آسانی سے بدل دیتا ہے۔(34) اور جس پر واجب ہو تو اپنے واجب کی ادائیگی کے ساتھ اگر مزید وسعت ہو تو حضور ﷺ آپ کے اہلِ بیت اور اپنے مرحوم والدین بہن بھائیوں کی طرف سے قربانی کرے اور ان کی روحوں کو عظیم الشان ثواب پہنچا کر ضرور خوش کرے۔ نیز یہ مال اللہ کا دیا ہوا ہے، جب اس کے حکم (قربانی) کو پورا کرنے کے لئے لگایا جائیگا تو اس میں برکتیں آئینگی ورنہ کمائیوں کی برکتیں ختم ہو جائینگی اور بسا اوقات اللہ تعالیٰ ناراض ہو کر ایسی الجھنیں اور مصائب میں گھیر دیتا ہے کہ قربانی سے زیادہ پیسہ برباد ہو جاتا ہے۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

2.2 قربانی سے حاصل ہونے والا سبق

(1) حکم الٰہی پر مال واولاد سب قربان کر دینے کا جذبہ ہو

1. قربانی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جس عظیم الشان عمل کی یادگار ہے، اس کا دل ودماغ میں استحضار کیا جائے اور اس حقیقت کو سوچا جائے کہ یہ سب کچھ محض اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور اس کی رضا جوئی کے لیے تھا اور یہ جذبہ ہونا چاہیے کہ اگر بیٹے ہی کو ذبح کرنے کا حکم باقی رہتا تو ہم بخوشی اس کی تعمیل کرتے، ہر والد کا جذبہ یہ ہو کہ میں ضرور اپنے لختِ جگر کو قربان کرتا اور ہر بیٹے کا جذبہ یہ ہو کہ میں قربان ہونے کے لیے دل وجان سے راضی ہوتا اور یہ عزم ہونا چاہیے کہ اگر یہ حکم آج صبح بھی نازل ہو جائے تو ہم اس میں ذرا بھی کوتاہی نہیں کریں گے۔

(2) تمام نفسانی خواہشات قربان کر دینے کا جذبہ ہو

2. قربانی کی اصل روح اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنی تمام نفسانی خواہشات کو قربان کر دے۔ جانور ذبح کر کے قربانی دینے کے حکم میں یہی حکمت پوشیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں تمام خواہشات نفسانیہ کو ایک ایک کر کے ذبح کرو۔ اگر کوئی شخص جانور کی قربانی تو بڑے شوق سے کرتا ہے مگر خواہش نفس اور گناہوں کو نہیں چھوڑتا، نہ اس کی فکر ہے تو اگرچہ واجب تو اس کے ذمہ سے ساقط ہو گیا، مگر قربانی کی حقیقت وروح سے محروم رہا، اس لیے قربانی کی ظاہری صورت کے ساتھ ساتھ اس کی حقیقت کو حاصل کرنے کا عزم، کوشش اور دعا بھی جاری رکھنی چاہیے۔

(3) حکم الٰہی کے مقابلہ میں اعزہ واحباب بیوی، بچے، ماں، باپ، خاندان، قوم، وطن کسی کو ترجیح نہ دینے کا جذبہ ہو

3. حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف ایک جانور کی قربانی نہیں کی، بلکہ پوری زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری میں گزارا جو حکم بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا فوراً تعمیل کی۔ جان، مال، ماں باپ، وطن ومکان، لختِ جگر غرض سب کچھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قربان فرمایا۔ ہمیں بھی اپنے اندر یہی جذبہ پیدا کرنا چاہیے کہ دین کا جو تقاضا بھی سامنے آئے اس پر عمل کریں گے۔ اپنے اعزہ واحباب، بیوی بچوں، ماں باپ، خاندان، قوم وطن کسی چیز کو بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابلے میں ترجیح نہیں دیں گے۔

2.3 قربانی نہ کرنے پر وعید

جو شخص قربانی کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی قربانی نہ کرے ایسے شخص سے حضور ﷺ ناراض ہوجاتے ہیں اور ناراضگی میں فرماتے ہیں: ''جو مالی وسعت کے باوجود قربانی نہ کرے تو ایسا شخص ہماری عیدگاہ میں بھی نہ آئے۔'' (35)

فائدہ: قربانی مکہ اور حج کے ساتھ خاص نہیں، نہ صدقہ اس کے قائم مقام ہے

آپ ﷺ کا قربانی نہ کرنے والے پر وعید اور ہجرت کے بعد سے مدینہ منورہ کی 10 سالہ زندگی میں حضور ﷺ کا ہر سال قربانی کرنا (36) جبکہ حج صرف آخری سال کیا پھر صحابہ، تابعین بلکہ دنیا کے ہر خطے ہر ملک ہر جگہ اس واجب کی تعمیل کرنا، اس بات کی واضح دلیل ہے کہ قربانی کا وجوب، نہ حج کے ساتھ خاص ہے، نہ مکہ معظّمہ کے ساتھ اور نہ ہی صدقہ خیرات اس قربانی کے قائم مقام ہو سکتے ہیں۔

مشق: فضائل قربانی

1. قربانی __________ کی سنت ہے۔
2. قربانی کے جانور کے ہر بال ہر اون کے عوض __________ ملتی ہے۔
3. ایام بقرہ عید میں __________ سے بڑھ کر کوئی عمل اللہ کو پسند نہیں۔
4. جو مالی وسعت کے باوجود قربانی نہ کرے ایسے شخص کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا:

____

5. کیا قربانی صرف حاجیوں پر واجب ہے؟

____

____

____

2.4 قربانی کس پر واجب ہے؟

قربانی پانچ شرطوں سے واجب ہوتی ہے۔جومندرجہ ذیل ہیں:

(1) مسلمان ہونا، غیر مسلم پر قربانی نہیں۔ **(2)** مقیم ہونا، مسافر پر قربانی واجب نہیں۔

(3) بالغ ہونا، نابالغ پر قربانی واجب نہیں۔

(4) عاقل ہونا، مجنون پر قربانی واجب نہیں۔ہاں اگر قربانی کے ایام میں مجنون کو افاقہ ہوتو قربانی واجب ہے۔

(5) تونگری یعنی صاحب نصاب ہونا، مسکین پر قربانی نہیں۔(37)

مسئلہ 1: جس شخص کی ملک میں قربانی کے تین ایام (10 / 11 / 12 ذوالحجہ) میں یا 12 ذوالحجہ کی شام غروب آفتاب سے ذرا پہلے

(1) ساڑھے سات تولہ (87,479 گرام) سونا (2) ساڑھے 52 تولہ (612,35 گرام) چاندی (3) نقدی (4) مال تجارت (5) یا ضرورت سے زائد سامان۔

ان پانچوں میں سے کوئی ایک (6) یا ان پانچوں کا مجموعہ (7) یا ان میں سے بعض کا مجموعہ (مثلاً چاندی اور نقدی یا نقدی اور ضرورت سے زائد سامان وغیرہ وغیرہ) ساڑھے باون 52 تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو قربانی واجب ہے۔(38)

نوٹ: عموماً یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے حتیٰ کہ بعض اہل علم بھی اس کا شکار ہیں کہ جب تک سونا ساڑھے سات تولہ اور چاندی ساڑھے باون تولہ نہ ہو تو اس پر کسی مال میں نہ زکوۃ فرض ہے، نہ قربانی واجب ہے، حالانکہ وزن کا اعتبار اس صورت میں ہے کہ جب کسی کی ملک میں صرف سونا یا صرف چاندی ہو، نقدی ایک پیسہ بھی نہ ہو، مال تجارت ذرا سا بھی نہ ہو اور ضرورت سے زائد کچھ بھی نہ ہو۔اگر دو یا زیادہ اقسام کے اموال ہوں تو ہر ایک کا علیحدہ نصاب پورا ہونا ضروری نہیں، بلکہ اس صورت میں سب کی قیمت لگائی جائے، اگر سب کی قیمت کا مجموعہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا زائد ہو جائے تو مسئلہ نمبر 1 میں مذکور تفصیل کے مطابق زکوۃ، صدقۃ الفطر اور قربانی واجب ہے، مثلاً اگر کسی کے پاس ایک تولہ سونا ہے اور ایک روپیہ نقدی ہے تو دونوں کی مالیت کو دیکھا جائے گا، ایک تولہ سونے کی قیمت اگر پانچ ہزار ہے تو ایک روپیہ نقدی اس کے ساتھ جمع کریں گے، گویا یہ شخص 5001 روپے کا مالک ہے، اگر یہ رقم ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زائد ہے تو زکوۃ، صدقۃ الفطر اور قربانی واجب ہے۔چنانچہ خواتین کے پاس کئی کئی تولے سونا ہوتا ہے، کچھ نہ کچھ نقدی بھی ضرور ہوتی ہے، ضرورت سے زائد

سامان کے ڈھیر ہوتے ہیں مگر وہ نہ زکوٰۃ ادا کرتی ہیں نہ قربانی،اس کی اصلاح بہت ضروری ہے۔

ضرورت اصلیہ سے مراد وہ ضرورت ہے جو جان یا آبرو سے متعلق ہو،یعنی اس کے پورا نہ ہونے سے جان یا عزت وآبرو جانے کا اندیشہ ہو،مثلاً کھانا پینا، پہننے کے کپڑے، رہنے کا مکان،اہل صنعت وحرفت کے لیےاس کے پیشہ کےاوزارضرورت اصلیہ میں داخل ہیں البتہ اگر کسی شخص نے اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لیے سال بھر کا نفقہ جنس کی شکل میں مثلاً آٹے چاول وغیرہ کی شکل میں خرید کر رکھا ہوا ہے،تو سال بھر تک کے گزارے کا یہ سامان حاجت اصلیہ میں داخل ہے لہٰذا نصاب میں شامل نہ ہوگا۔جب کہ نقدی حاجت اصلیہ میں داخل نہیں وہ ہر حال میں نصاب میں شامل ہوگی۔چاہے اسے مستقبل کے اخراجات ہی کے لیے رکھا گیا ہو۔(39)

مسئلہ 2: VCR-TV،استعمال کیا ہوا ضرورت سے زائد فرنیچر اور وہ اشیاء جو گھروں میں رکھی ہوتی ہیں،سال میں ایک مرتبہ بھی ان کے استعمال کی ضرورت نہیں پڑتی،یہ سب نمبر 5یعنی ضرورت سے زائد سامان کے تحت داخل ہیں ۔لہٰذا ان کی قیمت بھی حساب میں لگائی جائیگی۔

مسئلہ 3: اگر کسی کے پاس ایک سے زائد مکان ہے تو زائد مکان کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہونے کی وجہ سے ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے۔(40)

مسئلہ 4: اگر کسی کے پاس ایک ہی مکان ہے لیکن اس میں وہ خود نہیں رہتا بلکہ کرایہ پر دے رکھا ہے اور وہ خود کرایہ کے گھر میں رہتا ہے تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے۔کیونکہ یہ مکان فی الحال حاجت اصلیہ (یعنی ضرورت) سے زائد ہے(41)

مسئلہ 5: اپنا گھر چاہے کرایہ پر کسی کو دیا ہو یا بغیر کرایہ کے یونہی کسی کو استعمال کے لیے دیا ہو یا وہ خالی پڑا ہوا ہو اور خود دوسرے مکان میں کرایہ پر رہتا ہو تو ہر ایک صورت میں قربانی میں اس مکان کی قیمت کا اعتبار ہوگا کیونکہ یہ مکان فی الحال حاجت اصلیہ (یعنی ضرورت) سے زائد ہے۔(42)

مسئلہ 6: چاندی کی قیمت میں چونکہ قربانی واجب ہونے کے دن کا اعتبار ہے۔اور چاندی کی قیمت بھی بدلتی رہتی ہے۔اس لئے جن حضرات کو اپنے بارے میں صاحب نصاب ہونے نہ ہونے میں شک ہو وہ ساڑھے 52تولہ (یعنی 612,35 گرام) چاندی کی قیمت صرافوں سے معلوم کرلیں ۔ ہماری معلومات کے اعتبار سے مؤرخہ __________ کو ساڑھے، 52تولہ چاندی کی قیمت ________RS روپے ہے۔

مسئلہ 7: عموماً یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ گھر کا سربراہ قربانی کرلے تو اسے سب گھروالوں کی طرف سے کافی سمجھا جاتا ہے ۔حالانکہ سربراہ کے علاوہ گھر کا کوئی اور فرد یا افراد نصاب کے مالک ہوں تو ان پر الگ سے قربانی واجب ہے ۔اس صورت میں گھر کے سربراہ کی قربانی کو سب گھر والوں کی طرف سے کافی سمجھنا ایسا ہے، جیسے سربراہ کی نماز کو سب گھر والوں کی طرف سے کافی سمجھا جائے ۔(43)

مسئلہ 8: اگر کسی شخص کے چار لڑکے ہیں ، باپ کے ہمراہ کماتے ہیں، اور خوب کماتے ہیں گھر میں بھی سب کچھ، حویلیاں، جائیداد زمین، مال وزر، بیویاں بچے وغیرہ اور سب مشترک رہتے ہیں، ایک جگہ کھانا پینا اور دیگر اخراجات ہیں باپ نے بیٹوں کو حسب مرضی خرچ کرنے کا اختیار دے رکھا ہے تو اس صورت میں اگر سب نصاب کے مالک ہیں تو ہر ایک پر ایک ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے، ایک باپ کی طرف سے اور چار لڑکوں کی طرف سے، اور اگر بیویاں بھی نصاب کی مالک ہیں تو ان پر بھی ایک ایک حصہ قربانی الگ الگ واجب ہوگی ۔(44)

مسئلہ 9: اگر چار بھائی مشترک ہیں اور سب نصاب کے مالک ہیں باپ کے مرنے کے بعد ترکہ کو تقسیم کر کے الگ نہیں ہوئے ، مشترک ہی کماتے اور خرچ کرتے ہیں تو ان چاروں بھائیوں پر بھی نصاب کے مالک ہونے کی وجہ سے الگ الگ ایک ایک حصہ قربانی واجب ہوگی ۔سب کی طرف سے ایک حصہ قربانی درست نہیں ہوگی ۔(45)

مسئلہ 10: بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جس پر زکوۃ فرض ہے اس پر قربانی بھی واجب ہے اور جس پر زکوۃ فرض نہیں تو اس پر قربانی بھی واجب نہیں تو ان کا یہ خیال درست نہیں ۔اس لیے کہ زکوۃ کے نصاب اور قربانی کے نصاب میں دو بنیادی فرق ہیں:

پہلا فرق: یہ ہے کہ ضرورت سے زائد وہ سامان جس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو پہنچ جائے لیکن اس مال میں تجارت کی نیت نہ ہو تو زکوۃ واجب نہیں لیکن قربانی واجب ہے ۔(46)

دوسرا فرق: یہ ہے کہ زکوۃ کا ادا کرنا اس وقت فرض ہوتا ہے جس نصاب پر چاند کے اعتبار سے بارہ مہینے گزر جائیں اور قربانی واجب ہونے کے لیے قربانی کی تاریخ آنے سے پہلے چوبیس گھنٹے گزرنا بھی ضروری نہیں ہے، اگر کسی کے پاس ایک آدھ دن پہلے ہی ایسا مال آیا جس کے ہونے سے قربانی واجب ہوتی ہے تو اس پر کل کو قربانی واجب ہو جائے گی ۔

لہٰذا اب یہ کہنا تو درست ہے کہ جس پر زکوۃ فرض ہے اس پر قربانی بھی واجب ہے ۔لیکن یہ کہنا صحیح نہیں کہ جس پر زکوۃ فرض نہیں اس پر قربانی بھی واجب نہیں ۔ (47)

نصاب قربانی وزکوۃ میں فرق

نمبر شمار	قربانی/صدقہ فطر	نمبر شمار	زکوۃ
1	صرف ساڑھے سات تولہ سونا	1	صرف ساڑھے سات تولہ سونا
2	صرف ساڑھے باون تولہ چاندی	2	صرف ساڑھے باون تولہ چاندی
3	ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر نقدی	3	ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر نقدی
4	ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر مال تجارت	4	ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر مال تجارت
5	ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر ضرورت سے زائد سامان	5	X X X
6	ان پانچوں کا مجموعہ بقدر ساڑھے باون تولہ چاندی	6	ان چاروں کا مجموعہ بقدر ساڑھے باون تولہ چاندی
7	ان میں سے بعض کا مجموعہ جب کہ ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر ہو۔	7	ان میں سے بعض کا مجموعہ جب کہ ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر ہو۔
8	قربانی واجب ہونے کے لیے قربانی کے نصاب پر سال گزرنا فرض نہیں	8	زکوۃ فرض ہونے کے لیے زکوۃ کے نصاب پر سال گزرنا شرط ہے

مسئلہ 11: قربانی صرف اپنی طرف سے واجب ہے، اپنی اولاد یا بیوی یا والدین کی طرف سے کرنا لازم نہیں یہ سب اگر صاحبِ نصاب ہوں تو اپنی اپنی قربانی خود ان پر واجب ہے البتہ بیوی کی اجازت سے اگر شوہر کرنا چاہے یا بچوں کی طرف سے والد کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔(48)

مسئلہ 12: نابالغ کی طرف سے کسی حال میں قربانی کرنا لازم نہیں چاہے اس کے پاس مال ہو یا نہ ہو۔(49)

مسئلہ 13: اگر مسئلہ کی رو سے کسی پر قربانی کرنا واجب نہ تھی پھر بھی اس نے جانور خرید لیا تو اب اس کی قربانی واجب ہوگی۔(50)

مسئلہ 14: اگر حاجی مسافر ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں۔ اگر مسافر حاجی اپنی خوشی سے قربانی کرے گا تو ثواب ملے گا۔(51)

مسئلہ 15: اگر حاجی مقیم ہے اور اس کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ نصاب کے برابر یا زائد رقم موجود ہے تو اس پر قربانی

کرنا لازم ہوگا۔مثلاً اگر کوئی شخص 8 ذی الحجہ سے پندرہ دن قبل مکہ مکرمہ پہنچ گیا تو وہ مقیم ہے۔اگر وہ صاحب نصاب ہے تو اس پر قربانی واجب ہے جسے وہ وہاں بھی ادا کرسکتا ہے اور اپنے وطن میں کسی کو وکیل بنا کر بھی ادا کرسکتا ہے اور اگر 8 ذی الحجہ سے چودہ دن قبل یا اس سے بھی کم دن قبل مکہ مکرمہ پہنچا تو وہ مسافر ہے،اس پر قربانی واجب نہیں ۔(52) واضح رہے کہ حج تمتع وقران کرنے والے پر بطور شکر الگ قربانی واجب ہوتی ہے،جس کا وہیں کرنا ضروری ہوتا ہے۔(53)

مسئلہ 16: اگر ملازم نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی واجب ہے،سرکاری اور غیر سرکاری دونوں قسم کے ملازمین کا حکم ایک ہے۔اگر ملازم نصاب کا مالک نہیں جو تنخواہ ملتی ہے وہ ماہانہ خرچ ہو جاتی ہے یا ماہانہ کچھ بچت ہو جاتی ہے لیکن بچی ہوئی رقم کی مقدار نصاب کے برابر نہیں بلکہ اس سے کم ہے تو اس پر زکوۃ اور قربانی واجب نہیں ۔ (54)

مسئلہ 17: اگر عورت کا حق مہر معجّل ہے اور شوہر بھی مالدار ہے اور وہ نصاب کے برابر یا زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی اور اس عورت پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔ (55)

مسئلہ 18: کسی کے پاس قربانی کا نصاب موجود ہے لیکن اس پر قرضہ بھی ہے،قرض ادا کرنے کے بعد اتنی مالیت بچ جاتی ہے جو نصاب کے بقدر رہے تو اس پر قربانی واجب ہے اور اگر بقدر نصاب نہیں بچتا تو واجب نہیں ۔ (56)

نوٹ: جو حضرات قربانی کر رہے ہیں تو بہت اچھا لیکن جو حضرات یہ سمجھ رہے ہیں کہ ان پر قربانی واجب نہیں وہ قربانی واجب نہ ہونے کا از خود فیصلہ کرنے کے بجائے اپنی مالی صورتحال کسی مستند مفتی صاحب کو بتا کر اپنے متعلق قربانی واجب ہونے نہ ہونے کا حکم ضرور معلوم کرلیں۔

مشق

1. قربانی کس پر واجب ہے؟

1. جس شخص کی ملکیت میں قربانی کے تین ایام ـــــــ میں یا ـــــــــــــــ تولہ سونا، یا ساڑھے ـــــــــــــــ تولہ چاندی یا نقدی یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد سامان ان پانچوں میں سے کوئی ایک یا ان پانچوں کا مجموعہ یا ان میں سے بعض کا مجموعہ ساڑھے ـــــــــ تولہ چاندی کے برابر ہو تو ایسے شخص پر قربانی واجب ہے۔

2. ضرورت سے زائد سامان مثلاً ـــ

ـــ

3. کیا یہ کہنا صحیح ہے کہ جس پر زکوۃ واجب نہیں اس پر قربانی بھی واجب نہیں؟

ـــ

ـــ

4. زکوۃ کے نصاب اور قربانی کے نصاب میں کیا فرق ہے؟

ـــ

ـــ

ـــ

ـــ

5. قربانی کے واجب ہونے میں گھر کے ہر فرد کی علیحدہ علیحدہ ملکیت دیکھی جائے گی یا گھر کے بڑے اور سرپرست کی قربانی سب گھر والوں کی طرف سے کافی ہو جائے گی؟

ـــ

ـــ

6. اپنی اولاد یا بیوی، والدین کی طرف سے کیا قربانی کرنا واجب ہے؟

____

____

7. کیانابالغ کی طرف سے قربانی کرنالازم ہے؟

____

8. اگر مسئلہ کی رو سے کسی پر قربانی واجب نہ تھی پھر بھی اس نے جانور خریدلیا تو کیا حکم ہے؟

____

2. صحیح ✓ یا غلط x کا نشان لگائیے۔

(1) اگر کسی شخص کے چار لڑکے ہیں، باپ کے ہمراہ کماتے ہیں اور خوب کماتے ہیں گھر میں بھی سب کچھ، حویلیاں، جائیداد زمین، مال وزر، بیویاں بچے وغیرہ اور سب مشترک رہتے ہیں، ایک جگہ کھانا پینا اور دیگر اخراجات ہیں باپ نے بیٹوں کو حسب مرضی خرچ کرنے کا اختیار دے رکھا ہے تو اس صورت میں اگر سب نصاب کے مالک ہیں تو ہر ایک پر ایک ایک حصہ قربانی کرنا۔

واجب ہے ☐ واجب نہیں ☐

(2) اگر چار بھائی مشترک ہیں اور سب نصاب کے مالک ہیں باپ کے مرنے کے بعد ترکہ کو تقسیم کر کے الگ نہیں ہوئے، مشترک ہی کماتے اور خرچ کرتے ہیں تو ان چاروں بھائیوں پر نصاب کے مالک ہونے کی وجہ سے الگ الگ ایک ایک حصہ قربانی کرنا۔

واجب ہوگی ☐ واجب نہیں ہوگی ☐

(3) اگر حاجی مسافر ہو تو اس پر قربانی کرنا

واجب ہوگی ☐ واجب نہیں ہوگی ☐

(4) اگر کسی کے پاس ایک سے زائد مکان ہے تو زائد مکان کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہونے کی وجہ سے ایک حصہ قربانی کرنا

واجب ہوگی ☐ واجب نہیں ہوگی ☐

(5) اگر کسی کے پاس ایک ہی مکان ہے لیکن اس میں وہ خود نہیں رہتا بلکہ کرایہ پر دے رکھا ہے اور وہ خود کرایہ کے گھر میں رہتا ہے تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا

واجب ہوگی ☐ واجب نہیں ہوگی ☐

(6) اپنا گھر چاہے کرایہ پر کسی کو دیا ہو یا بغیر کرایہ کے یونہی کسی کو استعمال کے لیے دیا ہو یا وہ خالی پڑا ہوا ہو اور خود دوسرے مکان میں کرایہ پر رہتا ہو تو ہر ایک صورت میں قربانی میں اس مکان کی قیمت کا

اعتبار ہوگا ☐ اعتبار نہیں ہوگا ☐

(7) اگر ملازم نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی کرنا

واجب ہوگی ☐ واجب نہیں ہوگی ☐

(8) اگر عورت کا حق مہر معجّل ہے اور شوہر بھی مالدار ہے اور وہ نصاب کے برابر یا زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی کرنا

واجب ہوگی ☐ واجب نہیں ہوگی ☐

(9) کسی کے پاس قربانی کا نصاب موجود ہے لیکن اس پر قرضہ بھی ہے، قرض ادا کرنے کے بعد اتنی مالیت بچ جاتی ہے جو نصاب کے بقدر ہے تو اس پر قربانی

واجب ہوگی ☐ واجب نہیں ہوگی ☐

3. منڈی جانے سے پہلے ان امور کا اہتمام کیجیے

3.1 استخارہ

3.2 صلوۃ الحاجت

3.3 مشورہ

3.4 نماز کا خیال

3.5 نیت کی درستگی

3.6 صراحۃً اجازت لینا

3.7 مال حلال کا استعمال

3.8 پہلے سے جانور پالنا

3.9 مسائل کا سیکھنا

3.10 حفاظتی دعاؤں کا اہتمام

3.1 استخارہ

دو رکعت استخارہ کی نفل پڑھ کر دعا کریں کہ اے اللہ جو معاملہ میرے لئے بہتر ہو اس کی رہنمائی فرما دیں اور جو معاملہ میرے حق میں برا ہو اس سے محفوظ فرمائیں۔(57)

یاد رکھیے جب بندہ ہر کام میں اللہ سے پوچھ پوچھ کر قدم اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی پوری پوری رہنمائی فرماتے ہیں اور استخارہ کرنے کے بعد اللہ وہی کرتے ہیں جو اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے(58) اور جب بندہ بغیر استخارہ کے اپنی عقل پر بھروسہ کر کے اپنے کاموں کو انجام دیتا ہے تو قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتا ہے۔

3.2 صلوٰۃ الحاجت

دو رکعت صلوٰۃ الحاجت بھی پڑھ کر اپنے لئے آسانی مانگ لیں کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کے بارے میں جو مانگا جائے ملتا ہے۔(59) نیز گھر سے نکلنے سے پہلے دو رکعت کا پڑھنا گھر سے باہر نکلنے کے بعد کی برائی سے بچا لیتا ہے۔ (60)

نوٹ: چار رکعت کے لئے دس منٹ نکال لیجئے دس گھنٹوں کی مشقت سے بچ جائیں گے۔

3.3 مشورہ

کسی جاننے والے کو ساتھ لے لیں یا مشورہ کر لیں کیونکہ مشورہ میں برکت ہے۔(61)

3.4 نماز کا خیال

ایسے وقت جائیں کہ نماز قضاء نہ ہو نہ جماعت چھوٹے بعض فقہاء نے یہاں تک لکھا ہے کہ جو جانتا ہے کہ جب وہ حج کیلئے جائیگا تو اس کی ایک نماز فوت ہو جائیگی تو اس کیلئے حج کیلئے جانا حرام ہے چاہے وہ مرد ہو یا عورت اس لئے کہ جس کی ایک نماز قضا ہو جائے تو اس کا عوض ستر حج سے کم میں نہیں ہوتا (62) اور جب قربانی اسی لئے کر رہے ہیں کہ اللہ راضی ہو جائیں تو پھر کتنی عجیب بات ہے ایک عمل (قربانی) اس کو راضی کرنے کے لئے کریں اور اسی وقت اس سے بڑا عمل (نماز) چھوڑ کر اس کو ناراض کر دیں لہٰذا منڈی میں بھی نماز کی طرف دھیان لگا رہے کہ کہیں با جماعت نماز نہ نکل جائے یہ نہیں کہ گھر جا کر انفرادی نماز پڑھ لیں گے۔

3.5 نیت کی درستگی

نیت اگر صحیح نہ ہو تو احادیث میں اس پر بہت وعیدیں آئی ہیں۔

(الف) حدیث میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے سب لوگوں کو جمع فرمائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا۔ جس شخص نے اپنے کسی ایسے عمل میں جو اس نے اللہ کے لئے کیا تھا کسی اور کو بھی شریک کیا تو وہ اس کا ثواب اسی دوسرے سے جا کر مانگ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ شرکت میں سب شرکاء سے زیادہ بے نیاز ہیں۔ (63)

(ب) جو شخص اپنے عمل کو لوگوں کے درمیان مشہور کریگا تو اللہ تعالیٰ اس کے اس ریا والے عمل کو اپنی مخلوق کے کانوں تک پہنچا دیں گے (کہ یہ شخص ریاکار ہے) اور اس کو لوگوں کی نگاہ میں چھوٹا اور ذلیل کر دیں گے۔ (64)

(ج) جو شخص کسی نیک کام میں دکھلاوے اور شہرت کی نیت سے لگے تو جب تک وہ اس نیت کو چھوڑ نہ دے اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی میں رہتا ہے۔ (65) لہٰذا اپنی نیت درست فرمائیں یہ ذہن میں نہ ہو کہ ہماری گلی یا محلّہ میں فلاں صاحب نے پچاس ہزار کا جانور خریدا ہے تو بس اب ہماری حیثیت ہو یا نہ ہو لاکھ کا جانور خریدیں گے یا ان کے جانور سے تگڑا خریدیں گے۔

نیز یہ بھی نہیں کہ حیثیت کے باوجود بس سستے سے سستا خریدنا ہے۔ جیسے اپنی خواہشات (موبائل / گاڑی / کھانے پینے) پر خوب خرچ کرتے ہیں اور اچھے سے اچھے کی کوشش کرتے ہیں ایسے ہی اللہ کے حکم کو پورا کرنے میں بھی یہی جذبہ ہو اور قیمتی سے قیمتی چیز دی جائے۔ (66)

نیز جانور خریدنے کیلئے جب رقم نکالیں تو خوشدلی اور طبیعت میں بشاشت اور جوشِ محبت ہو کہ اللہ کے دیئے ہوئے مال کو اللہ کے حکم پر خرچ کر رہا ہوں وہ راضی ہو کر ان شاء اللہ اور دیگا۔ طبیعت میں بوجھ نہ ہو۔ (67)

نیز ایسا بھی نہ ہو کہ مقروض ہیں (قربانی واجب نہیں) بس شرمندگی سے بچنے کیلئے کہ لوگ کیا کہیں گے کہ ان کے یہاں قربانی ہی نہیں ہوئی صرف اس وجہ سے جانور خرید رہے ہیں اور قرضہ کی ادائیگی کی فکر نہیں تاہم اگر قربانی کر لی تو ثواب ملے گا۔ (68)

نیز چونکہ قربانی صحیح ہونے کیلئے قربانی کا ثواب یا واجب ادا کرنے کی نیت سے جانور خریدنا یا ذبح کرتے وقت اس نیت کا خیال کرنا ضروری ہے، ورنہ قربانی صحیح نہ ہو گی (69) لہٰذا قربانی کرنے والے یا قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے کسی نے

بھی گوشت کھانے کی یا فروخت کرنے کی نیت کی یا بقرہ عید کے بعد کوئی شادی ہونے والی ہے قربانی کے جانور سے اس کی دعوت نمٹانے کی نیت کی تو قربانی نہیں ہوگی۔(70) البتہ اگر قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے بعض نے واجب یا نفلی قربانی کی نیت کی اور بعض نے عقیقہ یا ولیمہ مسنونہ کی نیت سے جانور میں حصہ لیا تو شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔(71)

3.6 صراحتہً اجازت لینا

اگر کسی دوسرے شخص (بیوی/ بہن بھائی/ والدین/ دوست وغیرہ) کی طرف سے اس کی واجب قربانی آپ اپنی رقم سے کرنا چاہ رہے ہیں تو اس سے اجازت لینا ضروری ہے۔اجازت کے بغیر قربانی کرنے کی صورت میں دوسرے کی واجب قربانی ادا نہ ہوگی۔

لہٰذا بہتر یہ ہیکہ ان کو بتا دیں کہ میں آپکی طرف سے حصہ یا جانور لینے جارہا ہوں ورنہ حصہ یا جانور لانے کے بعد بتا دیں۔ (72)

البتہ کسی جگہ یہ رواج ہی ہو کہ شوہر اپنی بیوی یا باپ اپنی بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرتا ہے اور بیوی اور اولاد کو بھی یہ بات معلوم ہو تو اس عرف و رواج کی وجہ سے ان کی طرف سے واجب قربانی درست ہو جائیگی صراحتاً اجازت لینا ضروری نہ ہوگا اور جہاں یہ عرف نہ ہو تو واجب قربانی کیلئے صریح اور صاف طور پر اجازت لینا ضروری ہے، ورنہ اس شخص کی واجب قربانی ادا نہ ہوگی(73) اور اگر کسی زندہ یا مرحوم کی طرف سے نفلی قربانی کرنا چاہ رہے ہیں تو اجازت لینا ضروری نہیں۔ (74)

3.7 مالِ حلال کا استعمال

ویسے تو اپنی ضروریات، کھانے پینے، پہننے سواری مکان وغیرہ ہر چیز ہی میں حلال مال لگانا ضروری ہے لیکن جب مال قربانی جیسی اہم عبادت میں اللہ کیلئے لگایا جارہا ہو تو اس میں تو مال کا حلال ہونا بہت ہی زیادہ ضروری ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاک مال ہی کو قبول کرتے ہیں۔ (75)

اور ہمیں پاک مال ہی میں سے خرچ کرنے کا حکم ہے (بقرہ 267) حرام مال سے کوئی صدقہ قبول نہیں ہوگا (76) چنانچہ حرام مال سے تو قربانی کرنا جائز نہیں ہے۔

(الف) اب اگر کسی کے پاس صرف اور صرف بینک، انشورنس، سود جوا، چوری وغیرہ کی آمدنی ہے اس کے علاوہ حلال آمدنی نہیں ہے۔

(ب)　یا حلال اور حرام آمدنیاں ملی جلی ہیں جن میں اکثر حرام آمدنی ہے تو ایسے حضرات مذکورہ آمدنی سے نہ اپنے لئے جانور خریدیں اور نہ اجتماعی اور مشترکہ قربانی میں حصہ لیں اور نہ ہی حلال آمدنی والے مذکورہ آمدنی والوں کو اپنے ساتھ شریک کریں کیونکہ ایسا کرنے کی صورت میں جن کی گائے یا اونٹ میں حصہ لیا ہے ان میں سے کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی (77) بلکہ کوشش کرکے کہیں سے حلال آمدنی کا بندوبست کریں پھر اس رقم سے جانور خریدیں یا حصہ لیں۔

(ج) ہاں اگر بینک انشورنس وغیرہ کی آمدنی کے ساتھ حلال آمدنی بھی ہے اور وہ حرام آمدنی کے ساتھ ملی ہوئی اور مخلوط نہیں ہے بلکہ الگ ہے تو جو حلال آمدنی الگ رکھی ہے اسی سے قربانی کریں۔

(د) اگر آپ کی آمدنی حلال ہے اور آپ اجتماعی قربانی میں حصہ لینے کیلئے جا رہے ہیں تو یہ یقین اور دھیان بھی کر لیں کہ اجتماعی قربانی کا انتظام کرنے والا یہ ادارہ، کسی حرام آمدنی والے کی جان بوجھ کر شرکت نہ ہو اس کا بھی خیال رکھتا ہے یا نہیں۔

جس کی آسان صورت یہ ہے کہ محتاط ادارے والے جہاں حصوں کی بکنگ ہوتی ہے وہاں بڑے حروف میں یہ اعلان لکھ کر آویزاں کر دیتے ہیں یا حصہ لینے والے کو یہ اعلان پڑھا دیتے ہیں کہ حرام آمدنی والے مثلاً: سود، جوا، بینک، انشورنس، ڈاکہ اور چوری کی رقم والے اجتماعی قربانی میں شرکت نہ کریں ورنہ وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ اب آپ دیکھ لیں کہ اس ادارے نے ایسا کوئی بندوبست کیا ہے یا نہیں۔

3.8　پہلے سے جانور پالنا

چونکہ قربانی کے جانور کو چند روز پہلے سے پالنا افضل ہے تا کہ اس سے محبت ہو اور پھر اس محبوب جانور کی قربانی کرنے میں زیادہ ثواب ہے اس لئے زیادہ ثواب حاصل کرنے کیلئے چند دن پہلے سے جانور خریدا جائے (78) صرف اس نیت سے اجتماعی قربانی میں حصہ لے لینا کہ کون منڈی کے چکر لگائے اور کون جانور کی دیکھ بھال صفائی ستھرائی، قصائی کے بندوبست کے بکھیڑے برداشت کرے بس اجتماعی قربانی میں حصہ لے لو یہ بڑی محرومی کی بات ہے، ہاں اگر کھال کی وجہ سے جان کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں اجتماعی قربانی میں حصہ لینے کو ترجیح دینا بہتر ہے تا کہ قربانی بھی ہو جائے اور کھال بھی مستحق لوگوں کو مل جائے۔ (79)

3.9　مسائل کا سیکھنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ ہمارے بازار میں انہی کو خرید و فروخت کی اجازت ہے جنھوں نے دین کی سمجھ حاصل

کرلی ہو (یعنی خرید وفروخت کے احکام سے واقف ہوں۔(80)

اس لئے منڈی جانے سے پہلے خرید وفروخت کے موٹے موٹے ضروری احکام ضرور سیکھ لیں، جانور کب خریدنا چاہیے۔ کس سے خریدنا چاہیے۔کہاں سے کتنے وقت میں خریدنا چاہیے۔

لہٰذا ان مسائل کو منڈی جانے سے پہلے ہی سیکھنے کا اہتمام فرمائیں اور اگر خدانخواستہ ایسا نہیں کر پائے تو کم از کم فہم قربانی کورس ضرور اپنے ساتھ رکھ لیں راستہ میں اور منڈی پہنچنے کے بعد عنوان ﴿منڈی میں ان امور کا اہتمام کریں﴾ اس کو پڑھ لیں اس کے مطابق خریدنے اور عمل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

3.10 حفاظتی دعاؤں کا اہتمام

رقم کی حفاظت کا بندوبست بھی کرلیں حفاظت کے ظاہری اور دنیاوی اسباب کا تو ہم سب اہتمام کرتے ہیں، مگر جان ومال کی حفاظت کے حقیقی اور یقینی اسباب کو بھول جاتے ہیں ہم سب کو معلوم ہے کہ **حَفِیْظ** (حفاظت کرنے والا) اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔وہ حفاظت کریں تو کوئی ذرہ برابر بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔اب حفیظ نے حفاظت کا ضابطہ حضرت محمد ﷺ کے واسطہ سے ہم کو بتایا، وہ دعاؤں کا اہتمام ہے۔بس اب جو اسکا اہتمام کریگا خدا کا غیبی نظام حرکت میں آئے گا اور فرشتوں سے اللہ تعالیٰ اس شخص کی جان مال کی حفاظت فرمائیں گے۔جو شخص گھر سے نکل کر یہ پڑھے

"بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ"

"میں اللہ کا نام لیکر نکلا میں نے اللہ پر بھروسہ کیا گناہوں سے بچانا اور نیکیوں کی قوت دینا اللہ ہی کی طرف سے ہے۔"

تو اس کو (غائبانہ) ندا دی جاتی ہے کہ تیری ضرورتیں پوری ہوں گی اور تو (ضرور نقصان سے) محفوظ رہے گا اور ان کلمات کو سن کر شیطان وہاں سے ہٹ جاتا ہے یعنی اس کو بہکانے اور ایذاء دینے سے باز رہتا ہے۔(81)

(ب) آیۃ الکرسی کے پڑھ لینے سے اللہ کی طرف سے ایک نگران حفاظت کیلئے مقرر ہو جاتا ہے۔(82) لہٰذا گھر سے نکلتے وقت مذکورہ دعا اور آیۃ الکرسی ضرور پڑھ لیں۔

مشق

1. **منڈی جانے سے پہلے ان امور کا اہتمام کیجیے۔**

(1) منڈی جانے سے پہلے کون سے دس کام کرنے چاہئیں؟

____

____

2. **صحیح ✓ یا غلط x کا نشان لگائیے۔**

(2) اگر کسی دوسرے شخص کی طرف سے اس کی واجب قربانی آپ اپنی رقم سے کرنا چاہ رہے ہیں تو اس سے اجازت لینا ضروری نہیں۔ ☐

(3) اگر کسی کے پاس صرف اور صرف بینک، انشورنس، سود، جوا، چوری وغیرہ کی آمدنی ہے اس کے علاوہ حلال آمدنی نہیں ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ کہیں سے حلال آمدنی کا بندوبست کریں پھر اس رقم سے جانور خریدیں یا حصہ لیں۔ ☐

4. منڈی پہنچ کر ان امور کا اہتمام کریں

4.1 منڈی میں کیسے داخل ہوں؟

4.2 منڈی میں کتنی دیر لگائیں؟

4.3 کب خریدنا ہے؟

4.4 کس سے خریدنا ہے؟

4.5 کیسے خریدنا ہے؟

4.6 کونسا جانور خریدنا ہے اور کونسا نہیں؟

4.1 منڈی میں کیسے داخل ہوں؟

جب منڈی میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں:

"لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ"

بازار یا منڈی میں اس کے پڑھنے سے دس لاکھ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس لاکھ درجے بلند ہوتے ہیں اور اس کے پڑھنے والے کیلئے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔ (83)

اور یہ بھی پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَافِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا یَمِیْنًا فَاجِرَۃً اَوْ صَفْقَۃً خَاسِرَۃً (84)

"میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوا اے اللہ میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بازار کے شر سے اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کے شر سے، اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ یہاں جھوٹی قسم کھاؤں یا معاملہ میں خسارہ اٹھاؤں"

کتنی پیاری دعا ہے خیر اور شر کے سودے اللہ ہی کی طرف سے ہوتے ہیں۔ جو خیر کا طالب بنے گا خیر پائے گا جو شر سے پناہ مانگے گا بچ جائے گا۔ جو خدا کی طاقت کو کچھ نہ سمجھ کر اس سے نہیں مانگے گا نہ معلوم کہاں کہاں ٹھوکر کھائیگا، لہٰذا یہ دُعا ضرور مانگیں اردو ہی میں مانگ لیں، نیز جب تک جانور مل نہیں جاتا دل ہی دل میں اللہ سے دعا کرتے رہیں کہ اے اللہ جو سودا بہتر ہو وہ کروا دیں خسارہ کے سودے سے بچالیں۔

4.2 منڈی میں کتنی دیر لگائیں؟

حدیث میں آتا ہے سب سے اچھی جگہیں مساجد ہیں اور سب سے بری جگہیں بازار ہیں(85) اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم حتی الامکان ایسے مت بنو کہ بازار میں سب سے پہلے جاؤ اور سب سے آخر میں نکلو، کیونکہ وہ شیطان کے معرکہ کی جگہ ہے اور وہیں اس کا جھنڈا گاڑھا جاتا ہے۔ (86)

لہٰذا جلد از جلد فارغ ہونے کی کوشش فرمائیں، بلاوجہ اپنی حیثیت سے زیادہ جانور کی قیمت معلوم کرنا ان کو دیکھنے کے لئے اِدھر اُدھر جانا، پھر تبصرے کر کے وقت ضائع کرنا، اچھی بات نہیں ہے۔

4.3 کب خریدنا ہے؟

(الف) جمعہ کی پہلی اذان کے وقت سے خرید و فروخت کرنا مکروہ تحریمی ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے جمعہ کیلئے **سَعِیْ** (یعنی جمعہ کی نماز کے لئے جانے) میں خلل آتا ہے لہٰذا اگر جمعہ کے دن خریدنے جارہے ہیں تو اس کا خیال کریں۔(87)

(ب) کسی جانور کے بارے میں فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بات چیت چل رہی ہو اور بیچنے والا ایک قیمت پر رضامند نظر آرہا ہو وہ جانور آپ کو بھی پسند آگیا اب ایسے موقع پر آگے بڑھ کر اپنے دام لگانا اور دوسرے کا سودا خراب کر کے اپنا سودا بنانے کی کوشش کرنا مکروہ ہے۔ حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ (88) ایسا کرنے پر گناہ ہوگا۔

4.4 کس سے خریدنا ہے؟

(الف) دیہاتی لوگ جانور فروخت کرنے کے لئے شہر لا رہے ہوں اب کوئی شہری شہر سے باہر نکل کر ان کو دھوکہ دے کہ شہر کے نرخ گرے ہوئے ہیں اور اس طرح خود ان سے سستے داموں میں خرید لے کہ جانور لانے والوں کو شہر کے اصل نرخ کا علم ہی نہ ہو۔ ایسا کرنا منع ہے مکروہ تحریمی ہے اس پر گناہ ہوگا۔(89)

(ب) جس جانور کے متعلق قرائن سے معلوم ہو جائے کہ یہ چوری کا ہے یا غصب شدہ ہے اس کو خریدنا شرعاً جائز نہیں حدیث میں ہے کہ جس نے جانتے ہوئے چوری شدہ مال خریدا وہ بھی چور کے ساتھ اس کے گناہ اور عار میں شریک ہوگا۔(90)

4.5 کیسے خریدنا ہے؟

(الف) اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طور پر مت کھاؤ ۔(91)

(ب) لَا ضَـرَرَ وَلَا ضِرَارَ (نہ ضرر پہنچے نہ ضرر پہنچایا جائے) نہ ضرر ایک کی طرف سے پہنچنا چاہئے نہ دوسرے کی طرف سے ۔(92)

(ج) جو شخص دھوکہ دیگا وہ ہم میں سے نہیں ۔(93)

بنیادی طور پر یہ اصول سامنے ہوں اِن کا خیال کیا جائے اس کے علاوہ خریدتے وقت کچھ کرنے کی چیزیں، کچھ نہ کرنے کے کام خاص طور سے احادیث میں آئے ہیں ان کا بھی خیال رکھا جائے ۔مثلاً۔

(د) باہمی لین دین اور خرید وفروخت کے معاملات میں نرمی، چشم پوشی دلیرانہ درگذر اور اپنے حق کا مطالبہ اور تقاضہ کرنے میں احسان سے کام لیں سختی سے بچیں، ایسے کرنے والے کے لئے حضور ﷺ کی دعائے رحمت ومغفرت ہے (94) ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں۔ گزشتہ امتوں میں سے ایک شخص کو صرف اسی بنیاد پر جنت میں داخل کردیا گیا ۔(95)

(ھ) سودا طے ہوگیا اب بیچنے والا معاملہ کر کے پچھتا رہا ہے تو بہتر ہے کہ اس پر احسان کرتے ہوئے معاملہ ختم کردیں ۔حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کے ناپسندیدہ معاملہ کو (جس میں اس کو ندامت ہورہی ہے) ختم کردیگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں کو بخش دیگا ۔(96)

(و) خریدنے کی نیت نہ ہو تو دام لگا کر دوسرے کو دھوکہ میں نہ ڈالیں حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے ۔(97)

(ز) جھوٹ سے اور جھوٹی قسم سے بچا جائے حدیث میں ہے جو جھوٹی قسم سے مال حاصل کریگا اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ کوڑھی ہوگا (98) دوزخی بھی ہوگا، اس سے برکت ختم ہوجاتی ہے (99) اس سے آبادیاں کھنڈروں میں تبدیل ہوجاتی ہیں (100) لہٰذا خلافِ واقعہ کہنا کہ بھائی ہماری رینج میں نہیں ہے ہم اتنے ہی پیسے لائے ہیں ایسا ہی جانور اس سے سستا ہمیں مل رہا تھا، اس سے بہت پرہیز کیا جائے۔

(ح) جہاں زندہ جانور وزن سے فروخت کرنے کا رواج ہو، وہاں وزن کے حساب سے جانور خریدنا جائز ہے کیونکہ اسمیں دھوکا کم ہوتا ہے اور ناتجربہ کار لوگ نقصان اٹھانے سے بچ جاتے ہیں ۔(101)

(ط) منڈی میں اس بات کا خوب اہتمام رہے کہ کہیں کپڑے ناپاک نہ ہوجائیں، نیز نماز کی طرف بھی دھیان لگا رہے

کہیں نماز یا جماعت نکل نہ جائے۔

4.6 کونسا جانور خریدنا ہے اور کونسا نہیں؟

چونکہ قربانی کا جانور بارگاہ خداوندی میں پیش کیا جاتا ہے اس لئے بہت عمدہ موٹا تازہ صحیح سالم، عیبوں سے پاک ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے گری پڑی حیثیت کا جانور اختیار کرنا نا سمجھی بھی ہے اور ناشکری بھی ہے۔

(1) جنس کے اعتبار سے جانور میں دیکھنے کی چیزیں:

(الف) قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں۔(102)

پہلی قسم: اونٹ نر و مادہ۔ اس میں سات افراد شریک ہوسکتے ہیں لیکن سات افراد کا شریک ہونا ضروری نہیں، سات افراد سے کم شریک ہوں تب بھی قربانی درست ہے۔ مثلاً کسی جانور میں چھ یا پانچ یا اس سے بھی کم شریک ہوں تو بھی درست ہے یہاں تک کہ اگر صرف تنہا ہی ایک آدمی پورے بڑے جانور کی قربانی اپنی طرف سے کرے تو بھی جائز ہے۔(103)

دوسری قسم: بکرا بکری، مینڈھا، بھیڑ، دنبہ نر و مادہ ان میں شرکت نہیں ہوسکتی ایک شخص کی جانب سے ایک ہی جانور ہوسکتا ہے۔(104)

تیسری قسم: گائے بھینس نر و مادہ اس میں بھی سات افراد شریک ہوسکتے ہیں ان جانوروں کے علاوہ کسی اور جانور (گھوڑے ، مرغ، ہرن، نیل گائے وغیرہ) کی قربانی درست نہیں۔(105)

(ب) جانور میں اصل اعتبار، ماں/مادہ کا ہے اگر وہ ان جانوروں میں سے ہے جس کی قربانی درست ہے تو اس سے پیدا ہونے والے بچے کی قربانی بھی درست ہے چنانچہ ہرن اور بکری سے، اگر کوئی بکرا/بکری پیدا ہوئے تو یہ بکری ہی کی جنس کہلائیں گے ہرن کی نہیں لہذا ان کی قربانی درست ہوگی۔(106)

اسی طرح جرسی گائے کی قربانی بھی درست ہے عام گائیوں کی طرح اس کی پشت پر کوہان کی طرح ابھار نہیں ہوتا اور فطری طریقہ کے برخلاف (ولایتی بیل کے نطفہ کو انجیکشن کے ذریعہ گائے کے رحم میں پہنچا کر) اس کی پیدائش ہوتی ہے۔ البتہ اس کو ذبح کرنا بہتر نہیں ہے۔(107)

(ج) بھیڑ سے بکری افضل ہے۔(108) مادہ کی قربانی نر کی قربانی سے بہتر ہے (109) اگر بڑے جانور گائے وغیرہ کے ساتویں حصہ کی قیمت اور بکری کی قیمت برابر ہے اور گوشت بھی برابر ہے تو بکری خریدنا افضل ہے۔(110)

(د) خصی بکرے، مینڈھے، بیل کی قربانی جائز ہے اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں۔ حضور ﷺ نے خصی جانور کی قربانی فرمائی ہے اس لئے یہ عیب نہیں نیز یہ کہ اس سے گوشت اچھا ہوتا ہے بدبو ختم ہو جاتی ہے اور گوشت اچھی طرح پکتا ہے اور کھانے میں لذیذ ہوتا ہے اور جانور موٹا تازہ ہوتا ہے لوگوں کو کاٹتا نہیں۔ (111)

(2) قیمت کے اعتبار سے جانور میں دیکھنے کی چیزیں:

جس قربانی کی قیمت زیادہ ہو وہ بہتر ہے اور اگر دو جانوروں کی قیمت برابر ہو لیکن ایک کا گوشت زیادہ ہے تو وہی بہتر اور افضل ہے۔ (112)

(3) گوشت کے اعتبار سے جانور میں دیکھنے کی چیزیں:

3.1 اگر فقراء اور نادار، ضرورت مند لوگ زیادہ ہوں تو زیادہ گوشت والے جانور کو خریدنا افضل ہے۔ (113)

3.2 اور اگر ضرورت مند لوگ کم ہوں تو پھر جس جانور کی قیمت زیادہ اور گوشت عمدہ ہو وہ افضل ہے۔ (114)

3.3 بہت زیادہ فربہ اور موٹے تازے جانور کی قربانی مستحب ہے چنانچہ ایک فربہ موٹے تازے عمدہ گوشت والے بکرے کی قربانی دو کمزور دبلے بکروں کی قربانی سے افضل ہے۔ (115)

(4) عمر کے اعتبار سے جانور میں دیکھنے کی چیزیں:

نمبر شمار	جانور	عمر	مذکورہ عمر کی پہچان اور علامت
4.1	اونٹ/ اونٹنی	کم از کم 5 سال کا ہونا ضروری ہے (116) اگر عمر 5 سال سے ایک گھنٹہ بھی کم ہوئی تو قربانی درست نہ ہوگی۔	چونکہ اکثر منڈی سے جانور خریدا جاتا ہے گھر کا پالتو نہیں ہوتا لہٰذا جانور کی صحیح عمر معلوم نہیں ہو پاتی، اس لیے سامنے کے دو پکے دانتوں کو دیکھ لیا جاتا ہے۔ اگر یہ دو دانت نکل گئے ہیں تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ جانور پوری عمر کا ہے لیکن شریعت میں دو دانت نکلنا ضروری نہیں جانور کی مذکورہ عمر کا پورا ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا اگر جانور اپنے یا کسی جاننے والے کے گھر کا پلا ہوا ہے اور مذکورہ عمر کے پورا ہونے کے باوجود دانت نہیں نکلے یا جانور بیچنے والا جانور کی عمر پوری بتلاتا ہے اور ظاہری حالات سے بھی یہی لگتا ہے کہ وہ سچ کہہ رہا ہے تو اس کی بات پر اعتماد کرنا جائز ہے۔ (120) الغرض دو دانت صرف علامت اور پہچان ہیں معیار اور شرط نہیں، اصل معیار اور شرط جانور کی مذکورہ عمروں کا پورا ہونا ہے۔ (121)
4.2	گائے/ بیل/ بھینس/ بھینسا	کم از کم 2 سال کا ہونا ضروری ہے (117) اگر عمر 2 سال سے ایک گھنٹہ بھی کم ہوئی تو قربانی درست نہ ہوگی۔	
4.3	بکرا/ بکری	کم از کم ایک سال کا ہونا ضروری ہے (118) اگر عمر ایک سال سے ایک گھنٹہ بھی کم ہوئی تو قربانی درست نہ ہوگی۔	
4.4	بھیڑ/ دنبہ	ان کی عمر ایک سال ہونی چاہیے، البتہ اگر بھیڑ/ دنبہ چھ ماہ کے ہوں مگر اس قدر صحت مند اور موٹے ہوں کہ دیکھنے میں پورے سال کے معلوم ہوتے ہوں جس کی علامت یہ ہے کہ انہیں سال کی بھیڑوں/ دنبوں میں چھوڑ دیا جائے تو دیکھنے والا ان میں فرق نہ کر سکے تو سال سے کم عمر ہونے کے باوجود ان کی قربانی جائز ہے اگر چھ ماہ سے عمر کم ہو تو کسی صورت میں قربانی درست نہیں خواہ بظاہر کتنے ہی بڑے لگتے ہوں (119)	

(5) اعضاء (آنکھ، کان وغیرہ) کے اعتبار سے جانور میں دیکھنے کی چیزیں:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ حضورؐ نے ہمیں حکم دیا کہ قربانی کے جانور کے آنکھ، کان خوب اچھی طرح دیکھ لیں۔ (122)

اس لئے مندرجہ ذیل چیزیں اچھی طرح دیکھ لیں یا جانور کے جس عضو کے متعلق شبہ ہو اس کا حکم اس کتاب کے صفحہ 28 تا 31 سے معلوم کرلیں۔

(الف) سینگ

(1) جس جانور کے ایک یا دو سینگ جڑ سے اکھڑ گئے ہوں اندر کی مینگ بھی ختم ہوگئی ہو تو اسکی قربانی درست نہیں (123)

(2) جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں (لیکن عمر پوری ہو) اس کی قربانی درست ہے مگر خلاف اولیٰ ہے (124)

(3) جس کے ایک یا دونوں سینگ کچھ ٹوٹ چکے ہوں مگر ٹوٹنے کا اثر جڑ تک نہ پہنچا ہو اس کی قربانی درست ہے مگر خلاف اولیٰ ہے (125)

(4) جس جانور کے ایک یا دونوں سینگ کے اوپر کا خول اتر گیا ہو اس کی قربانی درست ہے (126)

(ب) دماغ

(1) جس جانور کو مرض جنون اس حد تک لاحق ہوگیا ہو کہ چارہ بھی نہ کھا سکے اس کی قربانی درست نہیں (127)

(2) وہ مجنون جانور جو موٹا تازہ ہو جس کا جنون اس حد تک نہ پہنچا ہو کہ چارہ نہ کھا سکے اس کی قربانی جائز ہے مگر بہتر نہیں (128)

(ج) کان

(1) جس جانور کے پیدائشی طور پر دونوں یا ایک کان نہ ہوں تو اس کی قربانی درست نہیں (129)

(2) جس جانور کے کسی کان کا تہائی سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی بھی درست نہیں (130)

(3) جس جانور کے دونوں کان ہیں اور صحیح سالم ہیں لیکن ذرا چھوٹے چھوٹے ہیں تو اس کی قربانی درست ہے (131)

(4) جس جانور کا کان لمبائی میں چیرا ہوا ہو یا اس کے منہ کی طرف سے پھٹ جائے اور لٹکا ہوا ہو یا پیچھے کی طرف سے پھٹا ہوا ہو یا جس کے کان میں سوراخ ہو تو اس کی قربانی جائز ہے اگرچہ بہتر نہیں (132)

(د) آنکھ

(1) جو جانور اندھا ہو یا بالکل کانا ہو کہ اس کا کانا پن واضح نظر آتا ہو یا اس کی آنکھ کی تہائی روشنی سے زیادہ روشنی چلی گئی

ہوتو اس کی قربانی جائز نہیں (133)

(2) بھینگی آنکھ والے جانور کی قربانی درست ہے (134)

(ھ) ناک

جس جانور کی ناک نہیں ہے یا کٹ چکی ہے اس کی قربانی درست نہیں (135)

(و) دانت

(1) جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں یا اکثر گر جانے یا گھس جانے کی وجہ سے چارہ نہ کھا سکتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں (136)

(2) جس جانور کے دانت گر گئے ہوں لیکن جو باقی ہیں وہ تعداد میں گر جانے والے دانتوں سے زیادہ ہیں تو اس کی قربانی درست ہے بشرطیکہ وہ چارہ کھا سکتا ہو (137)

نوٹ: دو دانت کا ہونا جانور کی عمر کے پورا ہونے کی صرف علامت اور پہچان ہے، اصل اعتبار عمر کا ہے

(دیکھیں نمبر 4 عمر کے اعتبار سے جانور میں دیکھنے کی چیزیں)

(ز) زبان

جس جانور کی پوری یا تہائی سے زائد زبان کٹی ہوئی ہو جس کی وجہ سے وہ چارہ نہ کھا سکے تو اس کی قربانی درست نہیں (138)

(2) بکری جس کی زبان کٹ گئی ہو لیکن چارہ آسانی کھا سکتی ہو اس کی قربانی جائز ہے مگر بہتر نہیں (139)

(3) جس جانور کی غذا صرف نجاست اور گندگی ہو اس کی قربانی درست نہیں البتہ اگر چند روز کے لئے باندھ کر چارہ کھلایا جائے۔ کھلا اور آزاد نہ پھرنے دیا جائے تاکہ گندگی اور غلاظت میں منہ نہ ڈالے تو اس کی قربانی درست ہے۔ اگر اونٹ ہے تو 40 دن، گائے، بھینس، بیل وغیرہ کو 20 دن اور بکرا، بکری کو 10 دن باندھ کر چارہ کھلایا جائے (140)

(ح) حلق

جس جانور کو کھانسی ہو اس کی قربانی درست ہے۔ (141)

(ط) پیٹ

(1) جس جانور کے پیٹ میں بچہ ہو اس کی قربانی بھی صحیح ہے۔ البتہ جان بوجھ کر ولادت کے قریب جانور کو خرید کر ذبح کرنا

مکروہ ہے(142)

(2) رسولی والے جانور کی قربانی بھی درست ہے(143)

(3) بانجھ (ولادت سے عاجز) جانور کی قربانی درست ہے، بانجھ ہونا قربانی کے لئے عیب نہیں(144)

(ی) دُم

(1) جس جانور کی پیدائش ہی سے دُم نہیں اس کی قربانی جائز نہیں(145)

(2) جس جانور کی دُم کا تہائی حصے سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز نہیں(146)

(3) دنبے کی چکتی کے نیچے ایک چھوٹی سی دُم ہوتی ہے، یہ دُم اگر ٹوٹ جائے یا پوری دُم کٹی ہوئی ہو تو بھی قربانی جائز ہے کیونکہ دنبے کی دُم کا اعتبار نہیں(147)

(4) وہ بھیڑ بکری جس کی دُم پیدائشی طور پر بہت چھوٹی ہو اس کی قربانی درست ہے۔(148)

(ک) چکتی

جس جانور کی چکتی کا تہائی حصے سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز نہیں۔(149)

(ل) ٹانگ

(1) جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ صرف تین پاؤں سے چلتا ہے، چوتھا پاؤں یا تو ہے ہی نہیں یا چوتھا پاؤں ہے تو مگر اس سے چل نہیں سکتا یعنی چلنے میں اس سے کچھ سہارا نہیں لیتا جسم کا وزن اس پر نہیں رکھتا تو اس کی قربانی درست نہیں(150)

(2) اگر چلتے وقت چوتھا پاؤں جس میں لنگ ہے زمین پر ٹیک کر چلتا ہے اور چلنے میں اس سے سہارا لیتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے مگر بہتر نہیں(151)

(م) تھن

(1) جس اونٹنی، گائے، بھینس کے چاروں تھن کٹ گئے ہوں یا دو کٹ گئے ہوں یا چاروں تھنوں کی گھنڈیاں (سرا) نہ ہوں یا دو کی نہ ہوں یا چاروں تھن خشک ہو جائیں یا دو تھن خشک ہو جائیں یا چاروں تھن یا دو تھن اس طرح زخمی ہوں کہ بچہ کو دودھ نہ پلا سکے تو ایسی اونٹنی، گائے، بھینس کی قربانی درست نہیں(152)

(2) اونٹنی، گائے، بھینس کا ایک تھن کٹ گیا یا ایک تھن کا سرا کٹ گیا یا ایک تھن خشک ہو گیا یا ایک تھن اس طرح زخمی ہو گیا

کہ بچہ کو دودھ نہ پلا سکے تو اس کی قربانی جائز ہے(153)

(3) جس بھیڑ، بکری، دُنبی کے دونوں تھن یا ایک تھن کٹ گیا یا ایک تھن کا بھی سرا کٹ گیا یا ایک تھن خشک ہو گیا یا ایک تھن اس طرح زخمی ہو گیا کہ اس سے دودھ نہ پلا سکے تو ایسی بھیڑ، بکری، دُنبی کی قربانی درست نہیں (154)

(ن) کھال

(1) بہتر یہ ہے کہ ایسا جانور خریدا جائے جس کی کھال اور ظاہری جسم پر کوئی زخم کا نشان یا زخم کا داغ نہ ہو تاہم ایسے جانور کی قربانی درست ہے بشرطیکہ زخم کا اثر گوشت تک نہ پہنچا ہو (155)

(2) اگر کسی جانور کو خارش یا جلدی بیماری ہے اور اس کا اثر کھال سے گزر کر گوشت تک پہنچ گیا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں (156)

(3) جو جانور خارش کی وجہ سے بالکل کمزور ہو گیا تو اس کی قربانی بھی درست نہیں (157)

(4) جس جانور کے بال اون کاٹ لئے گئے ہوں اس کی قربانی درست ہے (158)

(س) ہڈی

اتنا دبلا لاغر جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو یا جو ذبح کرنے کی جگہ تک خود نہ جا سکتا ہو اس کی قربانی درست نہیں (159)

جانور خریدنے کے بعد یہ دُعا پڑھیں اور کچھ صدقہ کریں

(1) جانور خریدنے کے بعد اس کی پیشانی پر، اونٹ ہو تو اس کے کوہان پر ہاتھ رکھ کے یہ دعا پڑھیں۔ان شاء اللہ جانور پریشان نہیں کریگا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ

”اے اللہ میں تجھ سے اس کی اور اس کی پیدائشی خصلت کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے۔اور اس کے شر سے اور اس کی پیدائشی خصلت کے شر سے جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے پناہ مانگتا ہوں۔“(160)

(2) جانور خریدنے کے بعد کچھ صدقہ بھی کر دیں۔حدیث میں آتا ہے کہ خرید و فروخت کرتے وقت انسان سے غلطیاں ہو ہی جاتی ہیں۔جھوٹی بات زبان سے نکل جاتی ہے قسم کھا بیٹھتا ہے لہٰذا صدقہ کر کے اس کی تلافی کر لی جائے (161)

مشق

.1 منڈی پہنچ کران امورکا اہتمام کریں۔

.1 منڈی میں داخل ہوتو یہ دعا پڑھیں ۔ ____________________________________

.2 جس جانور کے متعلق قرائن سے معلوم ہو جائے کہ یہ چوری کا ہے یا غصب شدہ ہے اس کو خریدنا ________ ہے ۔

.3 خریدتے وقت بنیادی طور پر کن تین اصولوں کا خیال رکھنا چاہیے ۔

.1 ________________ .2 ________________ .3 ____________________

.4 جہاں زندہ جانور وزن سے فروخت کرنے کا رواج ہو، وہاں وزن کے حساب سے جانور خریدنا ________ ہے ۔

.5 قربانی کے جانور _____ قسم کے ہیں ۔ .1 __________ .2 __________ .3 ________

.2 کون سا جانور خریدنا ہے کون سا نہیں؟

	جائز نہیں	جائز ہے	مکروہ ہے	بیانات
1	☐	☐	☐	خصی بکرے، مینڈھے، بیل کی قربانی ۔
2	☐	☐	☐	جس جانور کی پوری یا تہائی سے زیادہ زبان کٹی ہوئی ہو جس کی وجہ سے وہ چارہ نہ کھا سکے ۔
3	☐	☐	☐	جان بوجھ کر ولادت کے قریب جانور کو خرید کر ذبح کرنا ۔
4	☐	☐	☐	جس جانور کی دُم کا تہائی سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہو اس کی قربانی ۔
5	☐	☐	☐	جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ صرف تین پاؤں سے چلتا ہے، چوتھا پاؤں یا تو ہے ہی نہیں یا چوتھا پاؤں ہے تو مگر اس سے چل نہیں سکتا یعنی چلنے میں اس سے کچھ سہارا نہیں لیتا جسم کا وزن اس پر نہیں رکھتا تو اس کی قربانی ۔
6	☐	☐	☐	جو جانور خارش کی وجہ سے بالکل کمزور ہو گیا ہو تو اس کی قربانی ۔
7	☐	☐	☐	اتنا دُبلا لاغر جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو یا جو ذبح کرنے کی جگہ تک خود نہ جا سکتا ہو اس کی قربانی ۔

8.			ایسے اونٹ/اونٹنی کی قربانی جس کی عمر 5 سال ہو۔
9.			ایسی گائے/بیل / بھینس/ بھینسا کی قربانی جس کی عمر 1 سال ہو۔
10.			جس جانور کے ایک یا دو سینگ جڑ سے اکھڑ گئے ہوں اندر کی مینگ بھی ختم ہوگئی ہو تو اس کی قربانی۔
11.			جس جانور کے کسی کان کا تہائی سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی۔
12.			جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں یا اکثر گر جانے یا گھس جانے کی وجہ سے چارہ نہ کھا سکتا ہو تو اس کی قربانی۔

جائز نہیں	جائز ہے	مکروہ ہے	بیانات
13.			اگر دونوں کان ہیں اور صحیح سالم ہیں لیکن ذرا چھوٹے چھوٹے ہیں تو اس کی قربانی
14.			جس جانور کے پیدائشی سینگ نہیں ہیں لیکن عمر اتنی ہو چکی ہے جتنی قربانی کے جانور کی ہونی لازم ہے تو اس کی قربانی
15.			اگر سینگ نکل آئے اور ان میں سے ایک یا دونوں کچھ ٹوٹ گئے ہوں تو اس کی قربانی
16.			اگر مادہ جانوروں کی قربانی کی اور اس کے پیٹ میں سے بچہ نکل آیا تو اس کی قربانی
17.			اگر کسی نے قربانی کا جانور خرید لیا پھر اس میں کوئی ایسا عیب پیدا ہو گیا جس کی وجہ سے قربانی درست نہیں تو اس کے بدلے میں دوسرا جانور خرید کر قربانی کر دی تو اس کی قربانی

5. جانور خریدنے کے بعد سے شبِ عید تک کرنے کے کام

5.1 جانور کے گلے میں گھنٹی ڈالنا/نمود ونمائش/تصویر

5.2 مناسب جگہ باندھنا

5.3 خریدنے کی مشقت پر ثواب کی امید رکھنا

5.4 حقوق کا خیال رکھنا

5.5 جانور کے تبدیل کرنے، گم ہو جانے وغیرہ کے مسائل

5.6 شبِ عید کی فضیلت

5.7 شبِ عید کے اعمال

5.8 شبِ عید کی کوتاہیاں

5.1 جانور کے گلے میں گھنٹی ڈالنا/نمود ونمائش/تصویر

جانور کے گلے میں جو گھنٹی ڈالتے ہیں اس سے بھی حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ایک حدیث میں ہے کہ جن لوگوں کے ساتھ کتا یا گھنٹی ہو (رحمت کے) فرشتے ان کے ساتھ نہیں رہتے۔(162) لہٰذا جانور کے گلے میں اگر پہلے سے گھنٹی ڈلی ہوئی ہے تو اتار دیں،نہیں ہے تو جو جانور رحمت حاصل کرنے کے لیے خریدا گیا ہے،ایک گھنٹی کی وجہ سے رحمت سے دوری کے اسباب پیدا نہ کریں۔

جانور کی نمود ونمائش کرنا دوسرے کے جانور کو ہلکا اور کمتر اپنے جانور کو اعلیٰ ثابت کرکے اپنی قربانی کو ضائع ہونے سے بچائیں ایسے ہی اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے لیے خریدے گئے جانور کی تصویریں کھینچنا،مووی بنانا، جانور کو دیکھنے کے لیے عورتوں کا بے پردہ گھر سے باہر آجانا کہاں کی عقلمندی ہے؟

5.2 مناسب جگہ باندھنا

جانور کو اگر گھر میں جگہ ہو تو گھر میں باندھا جائے۔اور اگر باہر باندھنا ہو تو ایسی جگہ باندھا جائے جس سے آنے جانے والوں کا راستہ نہ رکے گلیوں میں جانوروں کے لیے اس طرح سے ٹینٹ لگانا کہ راستہ ہی بند ہوجائے اور لوگوں کو مسلسل پریشانی کا سامنا کرنا پڑے انتہائی نا مناسب بات ہے،حدیث میں راستہ کے حقوق میں سے ایک حق یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ راستہ کو اس طرح استعمال کرنا چاہیے جس سے لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔(163)

ایک صحابی معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک ہوا تو لوگوں نے ایک منزل میں راستہ میں اتر کر لوگوں کے راستہ کو روک لیا، یعنی ان کے لیے گزرنے اور آنے جانے کا راستہ نہیں چھوڑا، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ منظر دیکھا تو آپ نے ایک شخص کو بھیجا کہ لشکر کو میرا یہ پیام سنادو کہ جو شخص منزل پر اس طرح اترے گا جس سے لوگوں کا راستہ تنگ یا منقطع ہوجائے تو اس کا جہاد معتبر نہیں،کالعدم ہے۔(164)

5.3 خریدنے کی مشقت پر ثواب کی امید رکھنا

کسی فریضے کی ادائیگی میں جو تکلیف اور مشقت آئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر بھی اجر ملتا ہے،لہٰذا اگر منڈی میں کافی وقت لگ گیا یا اور کسی قسم کی پریشانی ہوتی ہے تو بار بار اس کو بیان کرکے اپنے اجر کو ضائع نہ کیا جائے۔(165)

5.4 حقوق کا خیال رکھنا

جانور لے لینے کے بعد جانور کے حقوق کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کی صرف اس عمل پر بخشش فرمادی کہ اس نے ایک کتے کو پانی پلایا تھا۔(166)اور ایک عورت جہنم کی مستحق اس وجہ سے ہوئی کہ اس نے بلی کو باندھ کے رکھا (اور بھوکا مار ڈالا)۔(167)

ایک حدیث میں ہے کہ صحابہؓ نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ کیا جانوروں (کی تکلیف دور کرنے) میں بھی ہمارے لیے اجر و ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! ہر (زندہ) اور تر جگر رکھنے والے جانور (کی تکلیف دور کرنے) میں ثواب ہے۔(168)

لہٰذا

(1) نہ تو جانور کو دوڑایا اور بھگایا جائے، نہ بے وقت (کھانے، پینے، سونے اور آرام کرنے کے وقت) ان کو گھمایا اور پھرایا جائے۔(169)

(2) نہ ایک جانور کو دوسرے جانور کے ساتھ لڑایا جائے۔(170)

(3) نہ ان کو ڈرایا اور خوف زدہ کیا جائے۔خصوصاً ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح کرنا تو بڑی بے رحمی کی بات ہے۔(171)

(4) نہ ان کے گلے پیر وغیرہ میں ایسا پٹا، ہار وغیرہ ڈالا جائے جس سے زخمی ہو جانے کا اندیشہ ہو حدیث میں ہے کہ جانور کے گلے میں تانت نہ لگاؤ۔(کیونکہ اس سے گلہ کٹ جانے کا خطرہ ہے)(172)

(5) ان کو سردی گرمی سے بچایا جائے۔

(6) بروقت ان کے کھانے پینے کا بندوبست کیا جائے ایک حدیث میں آتا ہے کہ (ایک دفعہ) حضور ﷺ ایک انصاری صحابی کے باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ تھا، جب اس اونٹ نے آپ کو دیکھا تو دردبھری آواز نکالی (جیسے بچے کے پیدا ہو جانے پر اونٹنی کی آواز نکلتی ہے) اور اس کی آنکھوں سے آنسو بھی جاری ہو گئے رسول اللہ ﷺ اس کے قریب تشریف لے گئے اور آپ نے اس کی کنوتیوں پر اپنا دست شفقت پھیرا (جیسے کہ گھوڑے یا اونٹ کو پیار کرتے وقت ہاتھ پھیرا جاتا ہے) وہ اونٹ خاموش ہو گیا پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ: یہ اونٹ کس کا ہے؟ اس کا مالک کون ہے؟ ایک انصاری نوجوان آئے اور انہوں نے

عرض کیا کہ یہ اونٹ میرا ہے آپ نے فرمایا کہ اس (بے چارے بے زبان) جانور کے بارے میں تم اللہ سے ڈرتے نہیں جس نے تم کو اس کا مالک بنایا ہے اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور زیادہ کام لے کر تم اس کو بہت دکھ پہنچاتے ہو۔(173)

اہم بات

جانور کی دیکھ بھال میں ایسے مشغول اور منہمک ہو جانا کہ دیگر فرائض نماز وغیرہ میں چھوٹ جائیں، اور جو جانور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے لایا گیا تھا اسی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا جا رہا ہو یہ بڑی نادانی کی بات ہے۔خصوصاً عین جماعت کے وقت مسجد کے سامنے جانور کو دوڑاتے پھرنا اور مسجد میں نہ آنا تو کھلی بغاوت ہے۔

5.5 جانور کے تبدیل کرنے، گم ہو جانے وغیرہ کے مسائل

(1) پالے ہوئے جانور میں قربانی کی نیت کی

گھر میں پالے ہوئے جانور کے بارے میں یہ نیت کی کہ قربانی کے ایام میں اس جانور کی قربانی کرے گا تو اس نیت سے اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوگی، ایسے جانور کو بدلنا اور فروخت کرنا بھی جائز ہے (یعنی جس کی ملکیت میں پہلے ہی سے جانور ہو تو اس کی قربانی کی نیت کر لینے سے اس کی قربانی لازم نہیں ہوتی۔(174)

(2) جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی

اگر جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی بعد میں قربانی کرنے کی نیت کی تو اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوگی۔(ایسے جانور کو بدلنا اور فروخت کرنا بھی جائز ہے)(175)

(3) جانور میں تبدیلی

اگر ایک جانور قربانی کی نیت سے خریدا گیا اور اس کے بدلہ میں دوسرے جانور کی قربانی کرنا چاہیں تو دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت کا نہ ہونا چاہیے اور دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت پر خریدا تو پہلے اور دوسرے جانور کی قیمت میں جتنا فرق ہے اس کو صدقہ کر دیں۔(176)

(4) جانور گم ہو گیا

اگر صاحب نصاب آدمی نے قربانی کے لیے جانور خریدا پھر جانور گم ہو گیا تب اس شخص نے قربانی کے لیے دوسرا جانور خریدا

پھر قربانی کرنے سے پہلے گم شدہ جانور بھی مل گیا، اب اس کے پاس کل دو جانور ہو گئے تو اس صورت میں دونوں جانوروں میں سے کسی ایک جانور کی قربانی کرنا واجب ہے، دونوں کی نہیں، البتہ دونوں جانوروں کی قربانی کر دینا مستحب ہے۔

لیکن اگر مذکورہ صورتحال کسی ایسے شخص کو پیش آئی جس پر قربانی واجب نہیں تھی تو اس پر دونوں جانوروں کی قربانی کرنا واجب ہوگا، کیونکہ اس شخص پر قربانی واجب نہیں تھی لیکن قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کی وجہ سے قربانی واجب ہو گئی اب جب دو جانور اس نیت سے خریدے تو دونوں کی قربانی لازم ہوگی۔(177)

مشق

جانور خریدنے کے بعد سے شبِ عید تک کے کام

(1) جانوروں کے حقوق کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے حدیث میں آیا ہے کہ

1. ____

2. ____

(2) جانوروں کو نہ تو

1. ____

2. ____

3. ____

بلکہ جانوروں کا خیال رکھا جائے۔

1. ____

2. ____

5.6 شبِ عید کی فضیلت

جس شخص نے دونوں عیدوں (عیدالفطر،عیدالاضحیٰ) کی راتوں کو ثواب کا یقین رکھتے ہوئے زندہ رکھا تو اس کا دل اس دن نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے۔(178)

یعنی قیامت کے ہولناک اور دہشت ناک دن میں جب ہر طرف خوف و ہراس اور وحشت اور گھبراہٹ پھیلی ہوئی ہوگی ایسے قیامت خیز دن میں اللہ تعالیٰ اس بندہ کو پر تنعم اور باسعادت زندگی بخشیں گے خوف و دہشت کا دور دور کوئی نشان نہ ہوگا ہر بھلائی اس کے قدم چومے گی اس پر رحمت ہی رحمت برستی ہوگی اور وہ پر لطف اور پر مسرت زندگی میں مگن ہوگا۔(179)

جس شخص نے (ذکر و عبادت کے ذریعہ) پانچ راتیں زندہ رکھیں، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی (وہ پانچ راتیں یہ ہیں)

1. آٹھ ذی الحجہ کی رات۔ 2. عرفہ کی رات۔ 3. بقرعید کی رات۔ 4. عیدالفطر کی رات۔ 5. پندرھویں شعبان کی رات۔(180)

5.7 شبِ عید کے اعمال

(1) فرض نمازیں خصوصاً عشاء و فجر کا اہتمام

حدیث میں ہے کہ جو شخص ان پانچ فرض نمازوں کو پابندی سے پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوتا۔(181)

جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا اس نے آدھی رات عبادت کی اور جو فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ لے گویا اس نے پوری رات عبادت کی۔(182)

حدیث میں ہے کہ اگر لوگوں کو عشاء اور فجر کی نمازوں کی فضیلت معلوم ہو جاتی تو وہ ان نمازوں کے لیے مسجد جاتے، چاہے انہیں (کسی بیماری کی وجہ سے) گھسٹ کر ہی جانا پڑتا۔(183)

(2) گناہوں سے بچنے کا اہتمام

حضور ﷺ نے فرمایا کہ پرہیز گاری (یعنی گناہوں سے پرہیز) کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔

نیز فرمایا: ''تم حرام کاموں سے بچتے رہو تو تم لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار رہو۔''

حضرت ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں:

> ''یعنی سب سے بڑی عبادت یہ ہے کہ انسان فرائض وواجبات (حقوق اللہ اور حقوق العباد) ادا کرے، عام لوگ انہیں تو چھوڑ دیتے ہیں اور کثرت نوافل پر زور رکھتے ہیں ایسے لوگ دین کے اصول تو ضائع کردیتے ہیں اور فضائل قائم کرتے ہیں۔''(184)

لہٰذا گناہوں سے خوب اجتناب کیا جائے ایسا نہ ہو کہ آسمانوں سے رحمتوں کا نزول ہو رہا ہو اور نیچے رحمتوں کا مقابلہ طرح طرح کے گناہوں سے کیا جا رہا ہو۔ اُدھر آوازیں لگ رہی ہوں کہ ہے کوئی مانگنے والا اور یہاں مانگنے کے بجائے فسق وفجور اور کھیل کود اور بازاروں میں خریداری کرتے یہ پوری راتیں گزار دی جائیں۔

الغرض اس رات میں نوافل، تلاوت، ذکر، استغفار، دعا، گناہوں سے بچنا، عشاء، فجر جماعت سے پڑھنے کا خاص اہتمام کرنا۔

5.8 شبِ عید کی کوتاہیاں

(1) کھیلوں میں مشغولیت

بعض لوگ یہ مبارک رات مختلف کھیلوں میں مصروف ہوکر گزار دیا کرتے ہیں، مثلاً شطرنج، چوسر، لوڈو، کیرم بورڈ اور دیگر جدید ہار جیت والے کھیلوں میں، جن میں شطرنج اور چوسر تو حرام ہی ہیں اور باقی کھیل بھی شرائط جواز مفقود ہونے کی بناء پر ناجائز ہوتے ہیں۔ بالفرض کوئی کھیل اگر جائز بھی ہو تب بھی یہ مبارک رات لہو ولعب کے لیے نہیں، عبادت واطاعت کے لیے ہے، اس کو عبادت ہی میں مشغول رکھنا چاہیے، جائز اور مباح کھیلوں سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔

(2)T.V، کمپیوٹر میں مشغولیت

بہت سے لوگ ٹی وی کے پروگرام دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں۔ حالانکہ ٹی وی متعدد مفاسد اور بہت سے گناہوں کا مجموعہ ہے جس کی بناء پر اس کو دیکھنا جائز نہیں، اگرچہ پروگرام مذہبی یا تعلیمی نوعیت کا ہو۔ پھر اس مقدس شب میں اس لعنت میں مبتلا ہونا اس کے گناہ کو اور بھی سخت کردیتا ہے، اس لیے اس نامراد چیز سے بالعموم اور اس مبارک شب میں بالخصوص اجتناب کرنا لازم ہے۔

(3) بازاروں کی تفریح

بعض لوگ اس مبارک رات میں بازاروں کی سجاوٹ، چمک دمک، خریداروں کی کثرت دیکھنے کے لیے بازاروں میں تفریح کرتے ہیں اور اس طرح رات کا اکثر و بیشتر حصہ ضائع کر دیتے ہیں، جب کہ بازار روئے زمین پر حق تعالٰی کے یہاں سب سے زیادہ بدتر اور مبغوض ہیں، جس کی وجہ یہ ہے کہ بازار اکثر گناہوں کا اور بڑے بڑے گناہوں کا مرکز ہیں مثلاً عورتوں کا بن سنور کر بے پردہ خرید و فروخت کرنا، اور بازاروں میں گھومنا، گانا بجانا عام ہونا، دھوکہ فریب، جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا، کم تولنا اور کم ناپنا، ملاوٹ وغیرہ کرنا، (اس لیے بازار میں تو تمام گناہوں سے حتی الامکان بچتے ہوئے ضرورت کے وقت بقدر ضرورت ہی جانا چاہیے) تو بلاضرورت بازاروں میں تفریح کرنے والے بھی طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس طرح اس مبارک رات میں بجائے کچھ حاصل کرنے کے اور گناہوں میں مشغول ہونا اور حق تعالٰی کی سب سے ناپسندیدہ جگہ میں بلاضرورت جانا اپنے آپ کو اللہ تعالٰی کی رحمت و مغفرت سے بالکل محروم کرنا ہے۔

(4) ہوٹلنگ

بعض لوگ اس رات ہوٹلوں میں ٹھنڈے گرم مشروبات پینے میں مصروف ہو کر اور گھنٹوں اِدھر اُدھر کی فضول باتوں بلکہ گناہ کی باتوں میں مشغول ہو کر اس مقدس شب کا بہترین اور اکثر حصہ ضائع کر دیتے ہیں جو سراسر محرومی ہے اور گناہوں کا ارتکاب جدا ہے۔

(5) فضائل سے ناواقفیت

بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں اس شب کی عظمت اور فضیلت ہی کا علم نہیں، اس لیے وہ کبھی اس رات میں ذکر و عبادت اور تسبیح و مناجات کی طرف متوجہ نہیں ہوتے، اس طرح وہ اپنی جہالت و نادانی سے بیسیوں راتیں گنوا چکے ہیں اور ان کی اس جہالت نے انہیں آخرت کے ثواب عظیم سے محروم کیا ہوا ہے جو بڑے ہی خسارہ کی بات ہے۔

(6) فرض نہ ہونے کا بہانہ

بعض لوگ جنہیں اس رات کی عظمت و فضیلت کا علم ہے، دین اور علمِ دین سے ان کو نسبت ہے، دیکھا جاتا ہے کہ وہ بھی اس کو کوئی اہمیت نہیں دیتے، اگر کوئی غلطی سے انہیں اس طرف توجہ دلا دے تو فوراً یہ جواب ملتا ہے کہ "اس رات میں جاگنا کوئی فرض و واجب نہیں۔" بیشک اس رات میں جاگنا اور عبادت وغیرہ کا اہتمام کرنا فرض و واجب نہیں لیکن اللہ تعالٰی اور اس کے نبی برحق ﷺ کی کیا یہ سب

ترغیبات فضول ہیں؟ اور اسی قابل ہیں کہ انہیں غیر فرض قرار دے کر رد کر دیا جائے؟ آخران ترغیبات کا کون مکلف ہے؟ اہل علم تو انہیں غیر فرض اور غیر ضروری قرار دے کر ٹھکرا دیں اور عوام اپنی جہالت اور ناواقفیت کی بناء پر اہتمام نہ کریں تو پھر امت میں سے کون ان پر عمل کرے گا؟ ذرا بتلایئے! آخرت کے اتنے عظیم ثواب اور رضائے الٰہی اور حصول جنت سے اپنے آپ کو محروم کرنا کیا کوئی خسارہ کی بات نہیں؟ اور کیا یہ چیزیں آپ حاصل کر چکے ہیں؟ اگر نہیں تو اس استغناء سے پناہ مانگئے اور استغفار کیجئے۔

(7) کاروباری مصروفیت بجائے کم کرنے کے بڑھانا

بعض تاجر اس شب میں دنیاوی مصروفیت کو کم کرنے کے بجائے اور بڑھا لیتے ہیں اور اس میں اس قدر منہمک اور مصروف ہو جاتے ہیں کہ بسا اوقات اس دھن میں فرض نمازیں بھی قربان ہو جاتی ہیں جو کسی طرح بھی جائز نہیں۔ ایسے تاجر اگر کاروباری مصروفیت کم نہیں کر سکتے اور اس رات کو ذکر و تلاوت اور عبادت و اطاعت میں نہیں گزار سکتے تو کم از کم فجر اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کر کے اور چلتے پھرتے ذکر و دعا کے ذریعے کسی نہ کسی درجہ میں وہ بھی اس شب کی فضیلت حاصل کر سکتے ہیں۔ بات اصل میں فکر و طلب اور قدر و قیمت کی ہے، جس کے دل میں ذرا بھی اس کی اہمیت ہے اور فکر ہے تو وہ سخت سے سخت مشغولیت میں بھی اس فضیلت کو حاصل کرنے کا کوئی نہ کوئی راستہ نکال لے گا اور جس کو طلب نہیں، دنیا اور دنیاوی منافع ہی اس کی نظر میں اصل مقصود ہیں تو اس کے دل میں ان باتوں سے احتراز ہی پیدا ہوگا اور اس کا نفس طرح طرح کے حیلے بہانے پیش کر کے بالآخر اس کو اس شب کی برکات سے محروم کر دے گا۔ حق تعالیٰ محفوظ رکھے۔

خلاصہ

یہ کہ یہ رات بڑی مبارک اور انتہائی اہم ہے اس کو بے حد غنیمت سمجھا جائے اور ہر شخص اپنی طاقت کے مطابق زیادہ سے زیادہ عبادت اطاعت، ذکر و تلاوت، تسبیح و مناجات اور توبہ واستغفار کا اہتمام کرے اور زیادہ نفلی عبادت و اطاعت نہ کر سکے تو کم از کم گناہوں سے تو اپنے کو دور ہی رکھے اور تمام رات کوئی نہ جاگ سکے تب بھی کچھ حرج نہیں، آسانی اور بشاشت کے ساتھ جتنی دیر جاگ کر عبادت کر سکے اتنا ہی کر لے اور ادنیٰ درجہ میں اتنا تو ضروری ہی کر لیا جائے کہ عشاء اور فجر کی نماز باجماعت مع تکبیر اولی کے ادا کرے اور درمیان میں کسی وقت (اگر شب کا آخری حصہ ہو تو زیادہ بہتر ہے) تھوڑی دیر عبادت کر کے دعا اور مناجات کرے۔ اللہ تعالیٰ سے اس شب کی رحمتیں اور برکتیں مانگے اور توبہ واستغفار کرے۔ حق تعالیٰ کی رحمت واسعہ سے قوی امید ہے کہ وہ اپنے ضعیف اور کمزور بندوں سے اتنا بھی قبول فرمالیں گے اور محروم نہ فرمائیں گے۔ **وما ذالک علی اللہ بعزیز**

مشق

شبِ عید

(1) جس شخص نے دونوں عیدوں کی راتوں کو ________________________________

____

____

(2) جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی گویا اس نے ________________________

____

اور جو فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ لے گویا اس نے ________________________

____

(3) شبِ عید کی کوتاہیاں مختصراً لکھیں۔

1. ____

____

2. ____

____

3. ____

____

4. ____

____

5. ____

____

6. ____

____

7. ____

____

6. عید

6.1 عید کی حقیقت

6.2 عید کے دن کے مسنون اعمال

6.3 عید کی کوتاہیاں

6.1 عید کی حقیقت

ہر قوم کے کچھ خاص تہوار اور جشن کے دن ہوتے ہیں جن میں اس قوم کے لوگ اپنی اپنی حیثیت اور سطح کے مطابق اچھا لباس پہنتے اور عمدہ کھانے پکاتے کھاتے ہیں اور دوسرے طریقوں سے بھی اپنی اندرونی مسرت وخوشی کا اظہار کرتے ہیں، یہ گویا انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔اسی لیے انسانوں کا کوئی طبقہ اور فرقہ ایسا نہیں ہے جس کے ہاں تہوار اور جشن کے کچھ خاص دن نہ ہوں۔

اسلام میں بھی ایسے دو دن رکھے گئے ہیں ایک عیدالفطر (رمضان کے ختم پر یکم شوال کو) اور دوسرے عیدالاضحیٰ (10 ذی الحجہ کو) بس یہی مسلمانوں کے اصل مذہبی وملی تہوار ہیں۔ان کے علاوہ مسلمان جو تہوار مناتے ہیں ان کی کوئی مذہبی حیثیت اور بنیاد نہیں ہے، بلکہ اسلامی نقطۂ نظر سے ان میں سے اکثر خرافات ہیں۔

مسلمانوں کی اجتماعی زندگی اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب کہ رسول اللہ ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ آئے۔عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ ان دونوں تہواروں کا سلسلہ بھی اسی وقت سے شروع ہوا ہے۔(185)

6.2 عید کے دن کے مسنون اعمال

(1) عیدگاہ جانے سے پہلے کے اعمال:

1. صبح کو بہت جلدی اٹھنا
2. غسل کرنا ،مسواک کرنا
3. عمدہ سے عمدہ کپڑے جو موجود ہوں ان کو پہننا
4. شریعت کے موافق اپنی آرائش کرنا
5. خوشبو لگانا
6. عیدالاضحی میں نماز عید کے لیے جانے سے پہلے کچھ نہ کھانا بلکہ واپس آکر اپنی قربانی کا گوشت تناول کرنا۔
7. عید کے دن ہر قسم کی نفلی نماز عید کی نماز سے پہلے ہر جگہ (گھر ہو یا عیدگاہ) مکروہ ہے البتہ عید کی نماز کے بعد گھر آکر نفلیں پڑھ سکتے ہیں۔عیدگاہ میں نہیں۔

8. اگر نماز صرف عید گاہ میں ہوتی ہو تو عید گاہ میں جا کر عید کی نماز پڑھنا یعنی شہر کی مسجد میں بلا عذر نہ پڑھنا۔

9. عید کی نماز کے لیے، بہت سویرے جانا۔

10. عید گاہ پیدل جانا۔

11. راستہ میں بلند آواز سے اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر ولِلّٰہ الحمد کہتے جانا۔(186)

(2) عید گاہ اور وہاں سے واپسی کے اعمال

نمازِ عید کا طریقہ:

نیت: قبلہ رخ ہو کر صفیں سیدھی کر کے پہلے اس طرح نیت کریں کہ دو رکعت نماز واجب عید الاضحیٰ مع چھ زائد واجب تکبیروں کے پیچھے امام کے پڑھتا ہوں اس کے بعد امام کی اقتداء میں تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لے

Final\Eid-Ki-Namaz-Naqsha.jpg not found.

(187)

اس کے بعد خطبہ سنے (188) خطبہ کا سننا واجب ہے خواہ آواز آئے یا نہ آئے عید گاہ سے خطبہ ختم ہونے سے پہلے نہ نکلیں۔ (189)

دعا نماز عید کے بعد ہی کرنا بہتر ہے۔

جس راستہ سے عید گاہ آئے ہیں وہ راستہ بدل کر دوسرے راستہ سے گھر جانا۔(190)

6.3 عید کی کوتاہیاں

(1) عید کی تیاریاں

ایک اور فتنہ''عید کی تیاری'' کا ہے، جو عید الفطر میں زیادہ اور بقرعید کے موقع پر کچھ کم برپا ہوتا ہے۔عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے بلاشبہ مسرت کا دن قرار دیا ہے اور اتنی بات بھی شریعت سے ثابت ہے کہ اس روز جو بہتر سے بہتر لباس کسی شخص کو میسر ہو وہ لباس پہنے،لیکن آج کل اس غرض کے لیے جن بے شمار فضول خرچیوں اور اسراف کے ایک سیلاب کو عیدین کے لوازم میں سمجھ لیا گیا ہے اس کا دین و شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

آج یہ بات فرض و واجب سمجھ لی گئی ہے کہ کسی شخص کے پاس مالی طور پر گنجائش ہو یا نہ ہو لیکن وہ کسی نہ کسی طرح گھر کے ہر فرد کے لیے نئے جوڑے کا اہتمام کرے، گھر کے ہر فرد کے لیے جوتے ٹوپی سے لے کر ہر ہر چیز نئی خریدے، گھر کی آرائش و زیبائش کے لیے نت نیا سامان فراہم کرے۔دوسرے شہروں میں رہنے والے اعزہ اور اقارب کو قیمتی کارڈ بھیجے اور ان تمام امور کی انجام دہی میں کسی سے پیچھے نہ رہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ ایک متوسط آمدنی رکھنے والے شخص کے لیے عید اور بقرعید کی تیاری ایک مستقل مصیبت بن چکی ہے۔اس سلسلے میں وہ اپنے گھر والوں کی فرمائشیں پوری کرنے کے لیے جب جائز ذرائع کو نا کافی سمجھتا ہے تو مختلف طریقوں سے دوسروں کی جیب کاٹ کر وہ روپیہ فراہم کرتا ہے تا کہ ان غیر متناہی خواہشات کا پیٹ بھر سکے اور اس عید کی تیاری کا کم سے کم نقصان تو یہ ہے ہی کہ رمضان اور خاص طور سے آخری عشرے کی راتیں اور اسی طرح بقرعید کے پہلے عشرے کی راتیں بالخصوص بقرعید کی شب جو گوشۂ تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے عرض و مناجات اور ذکر وفکر کی راتیں ہیں وہ سب بازاروں میں گزرتی ہیں۔

(2) عید کے بعد مصافحہ اور معانقہ

دو مسلمانوں کی ملاقات کے وقت مصافحہ مسنون ہے نیز کوئی شخص سفر سے آئے تو اس سے معانقہ کرنا بھی سنت سے ثابت

ہے ان دونوں مواقع کے علاوہ سنت نہیں لیکن اگر سنت سمجھے بغیر اتفاقاً کرے تو گناہ بھی نہیں اور سنت سمجھ کر کرے تو بدعت ہے ہمارے زمانے میں چونکہ فرض نمازوں کے بعد مصافحہ اور عیدین کے بعد معانقہ کو سنت سمجھا جانے لگا ہے حالانکہ یہ آنحضرت ﷺ یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے ثابت نہیں اس لیے علماء نے اس کو بدعت قرار دیا ہے اور اس سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے ۔(191)

(3) عید کی مبارک بادی کو لازم سمجھنا

عید کی مبارک بادی تمام منکرات سے خالی ہو۔مثلاً نہ اس کو سنت سمجھا جائے اور نہ فرض اور واجب کی طرح ضروری اور نہ فرض وواجب کا سا اس کے ساتھ معاملہ کیا جائے ، جو اس کا اہتمام نہ کرے اس کو برا بھلا نہ کہا جائے ، نہ ٹیڑھی ترچھی نگاہوں سے دیکھا جائے اور جب ملاقات ہو تو پہلے با قاعدہ مسنون سلام کیا جائے اس کے بعد تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْکَ یا اس کے ہم معنی کوئی دوسرا لفظ جیسے عید مبارک ہے کہہ دیا جائے تو جائز اور دعا ہونے کی بناء پر باعث ثواب ہے لیکن اگر اس میں حد سے تجاوز کیا جائے مثلاً سنت سمجھا جائے یا فرض وواجب کی طرح اس کو ضروری سمجھا جائے اور اس طرح اس کا جو درجہ ہے اس سے اس کو بڑھا دیا جائے تو پھر مکروہ وممنوع ہے ۔(192)

(4) عید اور گناہ

آج کل لوگ عید کے دن خوب اچھی طرح گناہ کرتے ہیں اس دن ٹی وی دیکھنا گانے سننا تو بہت سے لوگوں نے اپنے ذمہ فرض کر رکھا ہے عید کی خوشی کوئی وی، گانوں کے ناپاک عمل سے مٹی میں ملا دیتے ہیں کیونکہ گناہ میں کوئی خوشی نہیں، اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی چیز کیسے باعث خوشی بن سکتی ہے۔ بہت سے لوگ عید کے کپڑے بناتے ہیں تو اس میں بھی حرام حلال کا خیال نہیں کرتے۔

مرد ٹخنوں سے نیچے کپڑے پہنتے ہیں ،عورتیں باریک اور مختصر کپڑے پہنتی ہیں اور بہت سے لوگ خوب اچھی طرح ڈاڑھی کٹا کر ،انگریزی بال تراش کر نماز عید کے لیے آتے ہیں ۔

جو عید سراپا اطاعت اور فرمانبرداری کا مظاہرہ کرنے کے لیے تھی اسے گناہوں سے ملوث کر دیا، سب کو راضی کیا رب کو ناراض کر دیا تو عید کہاں رہی ،عید تو اسلامی چیز ہے اس دن ہر کام خصوصیت کے ساتھ اچھا اور نیک ہونا چاہیے ۔اس دن گناہوں سے بچنے کا خاص اہتمام کیا جائے اور طبیعت کو آمادہ کیا جائے کہ آئندہ بھی گناہ نہ کریں گے ۔مومن کی زندگی گناہوں والی زندگی نہیں ہوتی ۔(193)

مشق

عید

(1) عید کی حقیقت کیا ہے مختصراً لکھیں۔

____

____

____

____

____

(2) عید گاہ جانے سے پہلے کے مسنون اعمال کیا ہیں؟

____

____

____

____

(3) نماز عید کا طریقہ بیان کریں۔

____

____

____

____

(4) عید کی کوتاہیوں، مندرجہ ذیل عنوانات کی مختصراً وضاحت کریں۔

1۔ عید کی تیاریاں 2۔ عید کے بعد مصافحہ اور معانقہ 3۔ عید کی مبارک بادی کو لازم سمجھنا 4۔ عید اور گناہ

____

____

7. جانور ذبح کرنے سے پہلے، بوقت ذبح اور ذبح کے بعد ان امور کا اہتمام کیجیے

7.1 جانور کب سے کب تک ذبح کر سکتے ہیں؟
7.2 جانور کون ذبح کر سکتا ہے؟
7.3 ذبح سے قبل ان امور کا اہتمام کیجیے
7.4 ذبح کے وقت ان امور کا اہتمام کریں/کروالیں
7.5 ذبح کا مسنون طریقہ
7.6 ذبح کے بعد ان امور کا اہتمام کیجیے
7.7 کھال کے احکام
7.8 گوشت کے احکام
7.9 چربی کے احکام

7.1 جانور کب سے کب تک ذبح کر سکتے ہیں؟

(1) قربانی کا وقت ذی الحجہ کی دسویں تاریخ سے لے کر بارہویں تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک ہے۔ جس دن بھی چاہے قربانی کرے قربانی صحیح ہو جائے گی لیکن قربانی کا سب سے افضل دن بقرعید کا پہلا دن ہے پھر دوسرا دن اور پھر آخری دن۔(194)

آج کل بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ قربانی کے تین دن شریعت سے ثابت نہیں، حالانکہ ان لوگوں کی یہ بات صحیح نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے اشارۃً اور حضرت عمر، حضرت ابن عمر، حضرت انس، حضرت ابن عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے صراحتاً قربانی کے تین دن ہونے کا ثبوت ہے۔(195)

(2) قربانی کے دنوں میں جس طرح دن میں قربانی کرنا جائز ہے اسی طرح رات میں قربانی کرنا بھی جائز ہے۔بشرطیکہ روشنی اتنی زیادہ ہو کہ کسی رگ کے کٹنے میں بالکل شبہ نہ رہے۔(196)

(3) بقرعید کی نماز ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں، البتہ اگر کوئی دیہات میں رہتا ہو جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی وہاں فجر کی نماز کے بعد بھی قربانی کرنا درست ہے۔(197)

(4) پورے شہر میں کسی مسجد یا عیدگاہ میں عید کی نماز ہو جانے کے بعد قربانی کرنا صحیح ہو جاتا ہے۔خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا ضروری نہیں۔لہٰذا شہر میں سب سے پہلی عید کی نماز ہو جانے کے بعد کسی نے خود نماز عید پڑھنے سے پہلے قربانی کر دی تو جائز ہے۔(198)

7.2 جانور کون ذبح کر سکتا ہے؟

اگر اب تک قصائی کا بندوبست نہیں کیا تو فوراً کر لیں۔ پہلے دن قربانی کرنے کا زیادہ اجر ہے۔البتہ چند چیزوں کا خیال رکھیں۔

(1) قصائی مسلمان ہو (چاہے پاک ہو یا ناپاک، نماز عید پڑھ چکا ہو یا نہیں، نابالغ ہو یا بالغ) غیر مسلم سے ذبح نہ کرائیں۔(199)

(2) قصائی سے ذبح کی اجرت ذبح سے پہلے ہی طے کر لیں۔اگر چہ جاننے والا پرانا قصائی ہوتا کہ بعد میں بدمزگی نہ ہو۔

نیز یہ حکم شرعی بھی ہے ۔(200)

(3) قربانی کے جانور کا کوئی جز (کھال، گوشت، چربی، اون، آنتیں، رسی، ہار وغیرہ) قصائی کو ذبح کی اجرت اور معاوضہ کے طور پر دینا یا اس کے عوض میں اجرت کم کرانا جائز نہیں ۔لہٰذا ذبح کی اجرت الگ سے رقم کی شکل میں طے کی جائے تاہم اگر کسی نے ایسا کرلیا تو قربانی ہوجائے گی لیکن اتنی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے ۔(201)

(4) کسی کے یہاں مشغول قصائی کو اس کی مرضی کے بغیر اپنے یہاں لے آنا شرعاً اور اخلاقاً درست نہیں ۔(202)

7.3 ذبح سے قبل ان امور کا اہتمام کیجئے

(1) جانور کو ذبح کرنے سے پہلے چارہ کھلالیں، پانی پلالیں یہ مستحب ہے، بھوکا پیاسا رکھنا مکروہ ہے ۔(203)

(2) ابھی سے چھری کو تیز کروالیں، کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے ۔البتہ جانور کے سامنے تیز نہ کریں کیونکہ سامنے تیز کرنا مکروہ ہے ۔(204)

(3) جن جن کو قربانی کرنی ہے چونکہ قربانی کے وقت ان کا جانور کے قریب حاضر ہونا بہتر ہے لہٰذا ابھی سے ان سب کو بلوالیں ۔(205)

(4) بوقت ذبح جن امور کی رعایت رکھنی ہے (جن کا ذکر آگے آرہا ہے) وہ ابھی سے پڑھ لیں اور سمجھ لیں ۔نیز ذبح کے وقت قصائی کو جن چیزوں کی رعایت رکھنی ہے (جس کا ذکر آگے آرہا ہے) وہ بھی ابھی سے اس کو پڑھا دیں یا سمجھا دیں تاکہ عین ذبح کے وقت اچھی طرح ان امور کا اہتمام ہوسکے ۔

(5) قربانی کے جانور کی رسی، جھول، ہار وغیرہ ان میں سے جو اتارا جاسکتا ہو اتارلیں ان سب کو صدقہ کرنا مستحب ہے اگر فروخت کردیا تو اتنی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے رسی وغیرہ خود استعمال میں لانا چاہیں یا کسی کو ہدیہ دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں قصائی کو بھی بطور ہدیہ دے سکتے ہیں ۔بطور معاوضہ اور ذبح کی اجرت میں نہیں دیا جاسکتا ۔(206)

7.4 ذبح کے وقت ان امور کا اہتمام کریں/کروالیں

(1) اگر خود ذبح کرنا جانتے ہوں تو اپنے ہاتھ سے خود ذبح کریں، ورنہ کسی اور سے ذبح کرالیں لیکن جن کی قربانی ہے وہ کم از کم ذبح کے وقت وہاں موجود رہیں ۔حضور ﷺ نے قربانی کے وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جانور کے قریب حاضر ہونے کو

فرمایا تھا۔نیز خود ذبح کرنے میں یا دوسرے درجہ میں اپنی موجودگی میں کسی سے ذبح کرانے میں اور بہتا خون اپنی آنکھ سے دیکھنے میں جوشوق وخلوص اور اللہ کے ساتھ تعلق اور مقاصد قربانی کی تکمیل، جو اس صورت میں ہو سکتی ہے کہیں دور بیٹھے کسی سے ذبح کرانے میں وہ بات آ ہی نہیں سکتی ۔(207)

نوٹ: عورتیں جب قربانی کے وقت حاضر ہوں تو ان کو پردہ کا اہتمام کرنا لازم اور ضروری ہے۔

(2) حدیث میں آتا ہے کہ بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں خوش اسلوبی اور سلیقہ مندی فرض کی ہے اس لیے جب تم (کسی شخص کو قصاص وغیرہ میں) قتل کرو تو خوش اسلوبی سے قتل کرو اور جب تم (کوئی جانور) ذبح کرو تو خوش اسلوبی سے ذبح کرو اور (اس کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ) اپنی چھری کو (پہلے سے) تیز کر لیا کرو اور (اس طرح) جانور کو موت کی تکلیف سے جلدی راحت دے دیا کرو۔(208)

اس لیے ذبح کرتے وقت قصائی مندرجہ ذیل چیزوں کا اہتمام کرے:

(1) ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کریں۔کہ ایسا کرنا مکروہ ہے ۔(209)

(2) جانور کو گرانے سے پہلے چھری تیز کر لیں ،گرانے کے بعد یا جانور کے سامنے چھری تیز کرنا یا کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے (210) ایک شخص جانور کو گرا کر چھری تیز کرنے لگا یہ دیکھ کر حضور ﷺ نے فرمایا تم بکرے کو ایک سے زائد بار موت دینا چاہتے ہو۔

(3) جانور کو ذبح کرنے کی جگہ پر سختی سے گھسیٹتے اور کھینچتے ہوئے لے جانا مکروہ ہے خاص طور سے پیچھے کی ٹانگوں کو آگے کی طرف کھینچنا مکروہ تحریمی ہے ۔(211)

(4) جس وقت قصائی جانور کو گرا رہا ہو، آوازیں کسنا، تبصرے کرنا، جانور قصائی کو لات مار دے تو اس پر خوش ہونا غیر اخلاقی، غیر اسلامی حرکت ہے۔عبادت کے وقت سیٹی بجانا، تالیاں پیٹنا کفار اہل مکہ کا شیوہ تھا۔(212) یہ وقت دل ودماغ پورے طور پر اللہ کی طرف متوجہ ہونے اور اللہ کو دل کا تقویٰ دکھانے کا وقت ہے۔یہ ایک عبادت ہے اس کو عبادت ہی کے طور پر ادا کیا جائے، اس کو لہو ولعب اور تفریح نہ سمجھا جائے نیز اس وقت لہو ولعب کے لیے جانور کی تصویر کھینچنا، مووی بنانا بہت ہی بے ہودہ حرکت ہے۔

(5) جانور کو ذبح کے لیے لایا گیا اور گراتے ہوئے اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی یا اور کوئی عیب پیدا ہو گیا مثلاً گائے ہاتھ سے

چھوٹ گئی اور اسی اثنا میں اس کی آنکھ پھوٹ گئی۔پھر اسے پکڑ کر ذبح کر دیا گیا تو قربانی درست ہوگئی۔ذبح کرتے وقت چھری ہاتھ سے چھوٹ کر آنکھ وغیرہ ضائع کر دے تو بھی یہی حکم ہے۔(213)

(6) جانور کو ذبح کرتے وقت قبلہ رخ لٹائیں۔(214)

(7) ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کے نام پکارنا ضروری نہیں، ہاں ذبح کرنے والا ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کی طرف سے ذبح کرنے کا خیال دل میں رکھے اور اگر تمام شرکاء کے نام پکارنے کا مقصد ذبح کرنے والے کے علم میں لانا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔(215)

(8) ذبح کرنے والے/قصائی کا منہ ذبح کرتے وقت قبلہ کی طرف ہونا سنت ہے اس کو بلاعذر چھوڑنا مکروہ ہے۔(216)

(9) یہ سنت ہے کہ جب جانور کو ذبح کرنے کے لیے قبلہ رو لٹائیں تو نیت کی یہ دعا پڑھیں:

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. لَاَ شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ. (217)

ترجمہ: میں نے اپنا رخ اس اللہ کی طرف کرلیا جس نے زمین وآسمان کو پیدا کیا ہے۔ابراہیم علیہ السلام کے طریقے پر ہر طرف سے یکسو ہو کر اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں میری نماز و عبادت، میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم ہے اور میں تو (سرتاپا) فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

لیکن اس کے پڑھنے میں اتنی دیر نہ لگائے کہ جانور کو اذیت ہو۔پڑھنے میں دشواری ہو رہی ہو تو اس کو چھوڑ کر دل میں صرف یہ نیت کرلیں کہ میں قربانی کر رہا ہوں اتنا بھی کافی ہے۔(218)

7.5 ذبح کا مسنون طریقہ

ذبح کرنے والا اپنا داہنا پاؤں جانور کے پہلو میں رکھتے ہوئے۔(219)

(1) دل دل میں یہ نیت کرلے کہ میں اپنی طرف سے یا اپنے اور تمام شرکاء کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔(220)

(2) اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بِسْمِ اللہِ اَللہُ اَکْبَر (اے اللہ یہ قربانی تیری ہی توفیق سے اور تیرے ہی واسطے ہے) اللہ

کے نام پر (ذبح کرتا ہوں) اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے کہتے ہوئے۔(221)

(3) فوراً تھوڑی کے نیچے جو ایک ہڈی باہر نکلی ہوئی ہوتی ہے اس کے نیچے اور جہاں سے سینہ شروع ہوتا ہے اس کے اوپر، ان دونوں کے درمیان میں اس طرح گلے کو کاٹے کہ چار رگیں کٹ جائیں۔ایک نرخرہ جس سے جانور سانس لیتا ہے دوسرے اس سے چپکی ہوئی وہ نالی جس سے دانہ پانی جاتا ہے اور دو موٹی شہ رگیں جو ان دونوں کے دائیں بائیں ہوتی ہیں اور اگر اونٹ ہے تو نحر یعنی اس کے پاؤں باندھ کر کھڑا کر دیا جائے اور سینہ کے بالائی حصہ کے قریب گردن کے نچلے حصہ میں نیزہ یا چھری مار کر گردن کی رگوں کو کاٹا جائے۔(222)

(الف) نیت کی وضاحت

(1) قربانی کرنے والا اگر صرف "**بسم اللہ اکبر**" کہے تو کافی ہے نمبر (9) میں مذکور نیت کی دعا پڑھنا ضروری نہیں صرف دل سے اتنا ارادہ کر لینا کہ میں قربانی کر رہا ہوں کافی ہے۔(223)

(2) قربانی کی نیت سے جانور خریدا، عین ذبح کے وقت قربانی کرنے والے کو نیت کا خیال نہ رہا تو بھی قربانی ہو جائے گی۔

(224)

(ب) تکبیر "بسم اللہ اکبر" کی وضاحت (225)

(1) اگر دو آدمیوں نے مل کر چھری پکڑ کر چلائی تو دونوں کے لیے "**بسم اللہ اکبر**" کہنا ضروری ہے ورنہ جانور حرام ہو جائے گا۔اس کا گوشت کھانا جائز نہ ہوگا۔البتہ ہاتھ، پیر، منہ پکڑنے والا محض معاون ہے وہ اگر چھری چلانے میں ہاتھ نہیں لگا رہا تو اس پر "**بسم اللہ اکبر**" کا پڑھنا ضروری نہیں۔اسی طرح تمام حصہ داروں کے لیے بھی یہ پڑھنا ضروری نہیں۔

(226)

(2) "**بسم اللہ اکبر**" کہتے ہی فوراً ذبح کرنا ضروری ہے۔یہ پڑھنے کے بعد ذبح کرنے سے پہلے اور کوئی کام نہ کرے، یہاں تک کہ اگر کسی نے بکری کو لٹا کر "**بسم اللہ**" پڑھی اور پھر اس بکری کو زندہ چھوڑ کر دوسری بکری کو اسی "**بسم اللہ**" سے ذبح کیا تو وہ حلال نہ ہوگی اور اس کا کھانا جائز نہ ہوگا۔(227)

(3) اگر جانور کو ذبح کرتے وقت "**بسم اللہ اکبر**" کہنا بھول گیا اور جانور کو ذبح کر لیا تو اس جانور کا گوشت حلال ہے۔کھانا جائز ہے۔البتہ اگر جان بوجھ کر چھوڑ دیا تو جانور حرام ہو جائے گا۔(228)

(ج)ذبح کی جگہ کی وضاحت

(1) اگر چار رگوں میں سے کوئی سی تین رگیں کٹیں تب بھی جانور حلال ہے۔اس سے کم یعنی صرف دو یا ایک ہی رگ کٹی تو جانور حرام ہو جائے گا۔(229)

(2) اسی طرح سختی سے جانور کو ذبح کرنا کہ سر الگ ہو جائے یا چھری حرام مغز تک اتر جائے،مکروہ ہے،تاہم جانور مکروہ نہیں ہوگا،وہ حلال رہے گا اور اس کا گوشت کھانا درست ہے۔(230)

(3) گردن میں ابھری ہوئی گانٹھ نما ہڈی کے نیچے سے ذبح کرنا چاہیے تاہم اگر کسی نے اس کے اوپر سے ذبح کر دیا تو چونکہ اس طرح ذبح کرنے سے بھی وہ رگیں کٹ جاتی ہیں جن کا ذبح میں کاٹنا ضروری ہے اس لیے اس طرح ذبح کرنے سے بھی جانور بلا شبہ حلال ہو جائے گا۔(231)

7.6 ذبح کے بعد ان امور کا اہتمام کیجیے

(1) ذبح کے بعد اپنی اس نیکی اور عبادت پر ہرگز مطمئن نہ ہوں، بلکہ اللہ کی شان بے نیازی اور اس کے قہر و جلال سے برابر ڈرتے رہیں کہ کہیں میرا یہ عمل کسی کھوٹ کی وجہ سے میرے منہ پر نہ مار دیا جائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے قرآن کی یہ آیت ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ (وہ لوگ جو دے سکتے ہیں دیتے ہیں،اور(اس کے باوجود)ان کے دل ڈرتے رہتے ہیں۔(المؤمنون:60) کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے میرے صدیق کی بیٹی!نہیں، بلکہ وہ اللہ کے وہ خدا ترس بندے ہیں، جو روزے رکھتے ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں اور صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور اس کے باوجود اس سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کی یہ عبادتیں قبول نہ کی جائیں یہی لوگ بھلائیوں کی طرف تیزی سے دوڑتے ہیں۔(232)

اور یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ اللہ کی طرف سے کسی عبادت کی توفیق کا مل جانا،اس کی قبولیت کی علامت نہیں ہے، قابیل نے تو قربانی کی تھی لیکن قبول نہ ہوئی۔(المائدہ:27)ابراہیم علیہ السلام کو باوجود نبی ہونے کے تعمیر خانہ کعبہ کے وقت قبولیت کی دعا مانگنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔(البقرہ:127)نیز اللہ تعالیٰ کا دستور یہی ہے کہ تقویٰ اور خوف خدا رکھنے والوں کا عمل ہی قبول کرتے ہیں۔(المائدہ:27)یہ آیت تمام عبادت گزاروں کے لیے بڑا تازیانہ ہے۔لہٰذا ذبح کے بعد انتہائی تضرع سے یہ دعا مانگیں۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمَا الصَّلَاۃُ وَ السَّلَامُ(233)

ترجمہ: اے اللہ جیسے اپنے حبیب محمد ﷺ اور اپنے خلیل ابراہیم علیہما السلام کی قربانی قبول فرمائی تھی ایسے ہی میری قربانی بھی قبول فرمالیجے۔

(2) اگر کسی اور کی طرف سے ذبح کر رہے ہیں تو "مِنِّیْ" کی جگہ "مِنْ فُلَان" کہیے اور فلان کی جگہ اس کا نام لے لیں۔

(3) قربانی کرنے والے کے لیے مستحب اور ثواب کی بات یہی ہے کہ بقرہ عید کی نماز کے بعد قربانی کر کے بال، ناخن کاٹے اگر اس سے پہلے بھی کاٹ لے تو گناہ نہ ہوگا، نہ قربانی کے صحیح ہونے میں کوئی خلل آئے گا۔(234)

(4) زندہ جانور کا کوئی عضو کاٹنا ناجائز اور حرام ہے، لہٰذا ذبح کے بعد جانور جب تک ٹھنڈا نہ ہو جائے تب تک اس کا کوئی عضو الگ نہ کیا جائے ورنہ وہ عضو کھانا جائز نہ ہوگا۔(235)

(5) عام طور پر قصائی جانور کو ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا نہیں ہونے دیتے، کھال کھینچنا شروع کر دیتے ہیں، ایسا کرنا ناجائز اور حرام ہے، خوب یاد رکھیں۔(236)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ذبیحہ کے مسئلہ کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کسی نے شکایت کی کہ مدینہ کے قصاب جانور کو ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھال نکالنا شروع کر دیتے ہیں، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں اعلان کرایا، اس اعلان میں لوگوں کی غلطی بھی واضح کی اور ذکاۃِ شرعی کی بھی نشاندہی کی تاکہ لوگ اس سے غفلت نہ برتیں۔ اعلان کے الفاظ یہ تھے: **الذکاۃ فی الحلق و اللبۃ لمن قدر ولا تعجلوا الانفس حتی تزھق.** ذکاۃِ اختیاری کا محل حلق اور لبہ ہے اور پوری طرح جان نکلنے سے پہلے (کھال اتارنے میں) جلدی نہ کرو۔(237) ایک سوال کے جواب میں فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "چونکہ گوشت میں اصل حرمت ہے، اس کی حلت بعض شرائط پر موقوف ہے اس لیے ذبح کے وقت سے فروخت ہونے تک کسی مسلمان کی نگرانی ضروری ہے"۔ (238)

(6) جب جانور شرعی طریقے سے ذبح کر لیا جائے، اور اس کا دم نکل جائے یعنی ٹھنڈا ہو جائے تو اس کی کھال اتارنا جائز ہے، البتہ کھال اس طرح اتارنا کہ اس میں سوراخ ہو جائیں یا کھال پر گوشت لگا رہ جائے اسراف اور تبذیر (فضول خرچی) ہے

جس کی ممانعت قرآن میں آئی ہے (239)اس لیے کھال احتیاط سے اتار کر ضائع ہونے سے بچانا شرعاً ضروری ہے۔

(7) جانور ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کا سر الگ کرنا مکروہ ہے، مگر ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت حلال ہے۔(240)

(8) اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے بعد پیٹ سے زندہ بچہ نکلے تو اس کو ذبح کر دیا جائے (اس کا کھانا حلال ہے) اور اگر مردہ نکلے تو اس کو استعمال میں لانا جائز نہیں۔

اور اگر اس کو قربانی کے ایام میں ذبح نہیں کیا تو قربانی کے ایام گزرنے کے بعد صدقہ کر دیا جائے اور اگر آئندہ سال اس بچے کی قربانی کی تو واجب قربانی ادا نہیں ہوگی اور ذبح کیے ہوئے جانور کے بچے کو صدقہ کر دینا ضروری ہے، اگر ذبح کرنے کی وجہ سے قیمت میں کمی آتی ہے تو اتنی قیمت کے برابر رقم بھی صدقہ کر دینا ضروری ہے اور اس کی جگہ پر دوسرے جانور کی قربانی لازم ہوگی۔(241)

(9) ذبح کے بعد جانور کی آلائش (اوجھڑی، خون وغیرہ) راستے میں اس طرح پڑا نہ چھوڑے کہ دوسرے مسلمان کی اذیت کا باعث بنے۔(242)

7.7 کھال کے احکام

(1) کھال اتارنے کے بعد اس کو محفوظ جگہ پر رکھیں، احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے اس کا سڑ جانا یا کم قیمت کا رہ جانا یہ سب اسراف ہے، جس سے بچنا ضروری ہے۔(243)

(2) قربانی کی گائے میں جو لوگ شریک ہوں وہ کھال میں بھی اپنے اپنے حصے کے برابر شریک ہوں گے کسی ایک شریک کو یہ کھال باقی شرکاء کی اجازت کے بغیر اپنے پاس رکھ لینا یا کسی کو دے دینا جائز نہیں۔(244)

(3) قربانی کرنے والے کو قربانی کی کھال میں چار قسم کے اختیارات حاصل ہیں۔

1. خود استعمال کرنا۔ **2.** کسی کو ہدیہ کے طور پر دینا۔ **3.** فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا۔

4. اس نیت سے فروخت کرنا کہ جو رقم آئے گی اس کو صدقہ کر دوں گا۔(245)

وضاحت

(الف) کھال خود استعمال کرنا

(1) قربانی کی کھال اپنے اور اہل وعیال کے استعمال میں لانا جائز ہے۔مثلاً جائے نماز، کتابوں کی جلد جیکٹ، دسترخوان، جراب، جوتا وغیرہ کوئی بھی چیز بنا کر استعمال کی جاسکتی ہے بلا کراہت جائز ہے، لیکن ان چیزوں کو کرایہ پر دینا جائز نہیں اگر دے دیں تو جو کرایہ ملے اس کا صدقہ کرنا واجب ہے۔(246)

(2) قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں اگر ایسا کیا تو اتنی رقم کا صدقہ کرنا واجب ہے ورنہ قربانی کا ثواب پورا نہیں ملے گا۔(247)

(ب) کھال کسی کو ہدیہ میں دینا

(1) قربانی کی کھال یا اس سے بنائی ہوئی چیز کسی کو بطور ہدیہ (بلا معاوضہ) دی جاسکتی ہے، جس کو دی جائے ،وہ خواہ سید اور مال دار ہو یا اپنے ماں باپ اور اہل وعیال ہوں، اجنبی ہوں یا رشتہ دار، کافر ہوں یا مسلمان بلا معاوضہ ہر ایک کو دینا جائز ہے۔ (248)

(2) البتہ کھال کو ملازم، امام مؤذن یا خادم وغیرہ کو تنخواہ کے عوض میں یا قصائی کو اجرت کے عوض میں دینا جائز نہیں۔(249)

(ج) کھال فقراء ومساکین پر صدقہ کرنا

(1) قربانی کی کھال فقراء ومساکین کو خیرات میں بھی دی جاسکتی ہے، مگر یہ مستحب ہے واجب نہیں۔(250)

(2) قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد جو رقم قیمت کے طور پر ملتی ہے کھال جمع کرنے والوں پر ضروری ہے کہ اس کو صدقہ کردیں اور صدقہ کی حقیقت یہ ہے کہ کسی فقیر مسکین کو مالکانہ طور پر وہ رقم یا اس سے خریدی ہوئی چیز دے دی جائے جس میں اس کو ہر طرح کا اختیار ہو۔اس طرح کے مالکانہ قبضے کے بغیر یہ صدقہ بھی ادا نہ ہوگا۔(251)

چنانچہ اسے مسجد، مدرسہ، شفاخانہ، کنویں، پل یا کسی اور رفاہی ادارے کی تعمیر میں خرچ کرنا جائز نہیں، اسی طرح کسی لاوارث کے کفن یا میت کی طرف سے قرض ادا کرنے میں بھی اسے خرچ نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ یہاں کسی فقیر کو مالک بنانا اور اس کے قبضے میں دینا نہیں پایا گیا۔(252)

کسی ایسے مدرسے یا انجمن وغیرہ میں دینا بھی کہ جہاں وہ غریبوں کو مالکانہ طور پر نہ دیا جاتا ہو، بلکہ ملازمین کی تنخواہوں یا

تعمیر اور فرنیچر وغیرہ انتظامی مصارف میں خرچ کر دیا جاتا ہو جائز نہیں۔البتہ اگر کسی ادارے میں غریب طلبہ یا دوسرے مسکینوں کو کھانا وغیرہ مفت دیا جاتا ہو وہاں یہ صدقہ دینا جائز ہے،لیکن یہ اس وقت ادا ہوگا جب وہ رقم بعینہ یا اس سے خریدی ہوئی اشیاء مثلاً کھانا، کتابیں، کپڑے، دوا وغیرہ ان غریبوں کو مالکانہ طور پر مفت دے دی جائیں۔(253)

(د)قربانی کی کھال کو فروخت کرنا

قربانی کی کھال یا اس سے بنائی ہوئی چیز کو فروخت کرنے میں یہ تفصیل ہے کہ

(1)وہ کھال یا تو روپے پیسے کے بدلہ میں فروخت کی گئی ہوگی۔

(2)یا اشیاء کے بدلے میں فروخت کی گئی ہوگی۔

(1)قربانی کی کھال اگر روپے کے بدلے فروخت کی گئی ہے تو اس رقم کا صدقہ کرنا واجب ہے اور وہ صدقہ صرف ان ہی فقیروں اور مسکینوں کو دیا جاسکتا ہے جنہیں زکوٰۃ دینا درست ہے۔جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں انہیں یہ صدقہ بھی نہیں دیا جاسکتا۔(254)

(2)قربانی کی کھال اگر کسی چیز کے بدلے میں فروخت کی جارہی ہے تو

(1)اگر وہ کسی ایسی چیز کے بدلے میں فروخت کی جو باقی رہتے ہوئے استعمال میں نہیں آتی، یعنی اسے خرچ کئے بغیر اس سے فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا، مثلاً کھانے پینے کی چیزیں اور تیل، پٹرول، رنگ وروغن وغیرہ تو ان اشیاء کا بھی صدقہ واجب ہے، یہ فقراء ومساکین کا حق ہے، کسی اور مصرف میں لانا جائز نہیں۔(255)

ان اشیاء کے بدلے قربانی کی کھال اس نیت سے فروخت کرنا کہ اپنے خرچ میں لے آئیں گے مکروہ بھی ہے، ہاں صدقہ کرنے کی نیت سے فروخت کرنے میں مضائقہ نہیں۔(256)

(2)اور اگر وہ کھال ایسی چیز کے بدلے میں فروخت کی جو باقی رہتے ہوئے استعمال میں آتی ہے یعنی اسے خرچ کئے بغیر اس سے فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے مثلاً کپڑے، برتن، میز، کرسی، کتاب، قلم، وغیرہ تو ان اشیاء کا صدقہ واجب نہیں۔ بلکہ ان کا وہی حکم ہے جو پیچھے کھال کا بیان ہوا کہ خود اپنے کام میں لانا یا دوسرے کو ہبہ میں (بلا معاوضہ) دے دینا اور خیرات کرنا سب جائز ہے۔(257) پھر اگر ان اشیاء کو روپے یا کھانے پینے اور خرچ ہونے والی اشیاء کے بدلے فروخت کر دیا تو حاصل ہونے والی قیمت کا صدقہ واجب ہوگا۔(258)

7.8 گوشت کے احکام

(1) گوشت کی تقسیم

1) قربانی کرنے والے کو اپنی قربانی کے گوشت کے متعلق اختیار ہے، چاہے سارا گوشت اپنے گھر رکھ لے یا سارا گوشت خیرات کردے یا سارا دوستوں اور عزیزوں میں تقسیم کردے۔ افضل یہ ہے کہ سارے گوشت کے تین حصے کر لے، ایک تہائی حصہ خود رکھ لے اور ایک تہائی حصہ اپنے رشتہ داروں کو ہدیۃً پہنچادے اور ایک تہائی حصہ فقیروں اور محتاجوں کو دے دے، خیرات کرنے میں ایک تہائی سے کم نہ کریں تو بہت اچھا ہے۔(259)

2) اگر ایک گائے یا بیل یا بھینس یا اونٹ میں سات آدمی مل کر شریک ہوئے اور قربانی کی تو اب اس کا گوشت باہم اندازہ سے تقسیم نہ کریں، بلکہ خوب ٹھیک ٹھیک وزن کر کے بانٹیں، اگر کسی کے حصے میں گوشت کم ہو گیا تو سود ہو جائے گا اور سود لینے والا اور دینے والا چاہے رضا مندی سے یہ لین دین کریں سخت گناہ گار ہوتے ہیں، اور جس کے حصہ میں گوشت زیادہ چلا گیا اس کو بھی اس کا کھانا جائز نہیں۔ بہر حال سارے شرکاء اگر چہ خوش دلی سے ہر ایک شریک کو اجازت دے دیں کہ جو شریک جتنا چاہے گوشت لے جائے تب بھی کسی شریک کو اس طرح لینا جائز نہیں۔ البتہ اگر گوشت کی تقسیم میں سری، پائے، کلے اور کھال کو بھی شامل کر لیا جائے اور مثلاً اس طرح تقسیم کیا جائے کہ چار حصوں میں ایک ایک پایا رکھ دیا جائے اور باقی تین حصوں میں سے ایک میں کھال ایک میں سری مع مغز اور ایک میں زبان اور کلے رکھ دیے جائیں تو پھر وزن کر کے گوشت تقسیم کرنا ضروری نہیں، اندازہ سے گوشت کے سات حصے کر کے مذکورہ چیزوں میں رکھ دیے جائیں تو بغیر تولے بھی محض اندازہ سے گوشت تقسیم کر لینا جائز ہے۔(260)

3) اگر ایک جانور میں کئی شریک ہیں اور وہ سب گوشت آپس میں تقسیم نہیں کرتے بلکہ اجتماعی طور پر ہی فقراء اور احباب میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں یا پکا کر کھانا کھلانا چاہتے ہیں تو بھی تقسیم ضروری نہیں ہے، ہاں شرکاء آپس میں تقسیم کریں گے تو اس میں وزن کے لحاظ سے برابری ضروری ہے یا وہ صورت اختیار کی جائے جو اوپر کے مسئلہ میں ذکر ہوئی۔(261)

4) اگر تمام حصہ دار ایک جگہ پر کھاتے ہیں، الگ الگ جگہ پر جدا جدا نہیں تو اس صورت میں گوشت کو تول کر تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں۔(162)

5) کسی کا ہدیہ حقیر نہ سمجھیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سرور عالم ﷺ نے مسلمان عورتوں سے خطاب کر کے فرمایا کہ کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے لیے کسی بھی چیز (کے لینے دینے) کو حقیر نہ جانے، اگر چہ بکری کا کھر ہی

ہو۔(263)اس عمدہ خصلت کو اختیار کرنے میں بھی شیطان بہت سے رخنے ڈال دیتا ہے اور ایسی نفسانیت کی باتیں سمجھاتا ہے جو ہدیہ دینے سے باز رکھتی ہیں۔ چنانچہ بہت سی عورتوں پر یہ نفسانیت سوار ہو جاتی ہے اور کہتی ہیں کہ ذرا سی چیز کا کیا دینا؟ کسی کو کچھ دے تو ٹھکانے کی چیز تو دے۔دو بوٹی کیا بھیجیں کوئی کیا کہے گا؟ اس سے تو نہ بھیجنا ہی بہتر ہے۔اسی طرح ہدیہ قبول کرنے میں بھی شیطان چھوٹائی بڑائی کا سوال سجھا دیتا ہے۔اگر کسی پڑوسن نے معمولی چیز ہدیہ میں بھیج دی تو کہتی ہیں کہ بے وقوفوں نے کیا بھیجا ہے۔نہ اپنی حیثیت کا خیال کیا نہ ہماری عزت کا بھیجنے میں شرم بھی نہ آئی۔گویا بھیجنے کا شکریہ تو درکنار طعن وتشنیع کی بوچھاڑ شروع ہو جاتی ہے۔اور کئی کئی دن غیبتیں ہوتی رہتی ہیں۔اگر کئی سال کے بعد کسی بات پر ان بن ہو گئی تو یہ بات بھی دہرا دی کہ تو نے کیا بھیجا تھا۔ذرا سی کڑھی میں ایک پھلکی ڈال کر۔قربان جایئے اس حکیم ومعالج ﷺ پر جس کو خالق کائنات جل مجدہ نے دلوں کی بیماریوں سے آگاہ فرمایا اور ساتھ ہی ان کے علاج بھی بتائے۔معالج نے دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا اور اندر کا چور پکڑا اور فرمایا:''کوئی پڑوسن کسی پڑوسن کے لیے کسی چیز کے ہدیہ کو حقیر نہ جانے'' اللہ اللہ کیسا جامع جملہ ہے حدیث بالا کے الفاظ سے دونوں طرح کا مطلب نکل سکتا ہے۔دینے والی دیتے وقت کم نہ سمجھے جو میسر ہو وہ دیدے اور جس کے پاس پہنچے وہ بھی حقیر نہ جانے۔خواہ کیسا ہی کم اور معمولی ہدیہ ہو۔بطور مثال حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اگر بکری کا کھر ہی ایک عورت دوسری عورت کے پاس بھیج سکتی ہو تو بھیجنے والی کم سمجھ کر رک نہ جائے اور دوسری عورت اس کے قبول کرنے کو اپنی کسر شان نہ سمجھے۔ہر چھوٹا بڑا ہدیہ بشاشت سے قبول کرو اور دل وزبان سے شکر ادا کرو۔بھیجنے والی کو دعا دو۔اللہ سے اس کے لیے برکت کی دعا مانگو اور یہ بھی خیال رکھو کہ ہم کو بھی بھیجنا چاہئے۔موقعہ لگے تو ضرور بھیجو اور بہنوں میں بیٹھ کر تذکرہ کرو کہ فلانی نے مجھے یہ ہدیہ بھیجا ہے تا کہ اس کا دل خوش ہو۔اور اس حدیث کا مطلب یہ نہ سمجھنا کہ ہدیہ کم ہی بھیجا کریں بلکہ زیادہ میسر ہو تو زیادہ بھیجو اور کم کی وجہ سے باز نہ رہو۔(264)

(2) گوشت فروخت کرنا

1) قربانی کا گوشت فروخت کرنا حرام ہے۔اسی طرح قصائی کو ذبح کرنے کی اجرت میں گوشت دینا بھی جائز نہیں۔ اجرت علیحدہ سے دینی چاہئے۔(265)

2) اگر کسی نے غلطی سے یا جان بوجھ کر قربانی کا گوشت فروخت کر دیا تو اتنے گوشت کی قیمت صدقہ کرے اور پھر صدق دل سے توبہ کرے اور آئندہ احتیاط کرے۔(266)

(3) گوشت کس کو دے سکتے ہیں کس کو نہیں؟

1) قربانی کا گوشت غیر مسلم جیسے عیسائی، یہودی، مجوسی اور ہندو کو دینا جائز ہے ۔(267)

2) قربانی کے جانور کی چربی، چھیچھڑے قصائی کو مزدوری میں دینا جائز نہیں ،مزدوری اپنے پاس سے الگ دے ۔(268)

(4) کیا کھا سکتے ہیں کیا نہیں؟

حلال جانور میں سات چیزوں کے علاوہ باقی تمام اعضا حلال ہیں ۔

سات حرام چیزیں یہ ہیں:

1) بہتا خون

2) نر کی پیشاب گاہ

3) خصیتین (کپورے)

4) مادہ کی پیشاب گاہ

5) غدود

6) مثانہ

7) پتا ۔(269)

(5) گوشت کی دعوتیں اور گناہ

قربانی کا بابرکت گوشت اللہ تعالی کی طرف سے ضیافت اور مہمان نوازی ہے، خود کھائیں دوسروں کو کھلائیں، دعوت کریں لیکن گانے باجے، مخلوط تقریبات، نمازوں کو ضائع کرنے کے گناہوں سے بچیں ۔

7.9 چربی کے احکام

1) قربانی کے جانور کی چربی بیچنا جائز نہیں، اگر قربانی کرنے والے نے جانور کی چربی فروخت کی ہے تو حاصل شدہ رقم مستحق زکوٰۃ لوگوں میں صدقہ کردینا لازم ہوگا ۔(270)

2) اجتماعی قربانی میں کافی چربی جمع ہو جاتی ہے تو اس کا مصرف یہ ہے کہ قربانی کرنے والوں کی اجازت سے فروخت کر کے رقم مدرسے کے غریب طلبہ کے فنڈ میں جمع کردی جائے یا کسی مستحق کو بطور ملکیت دے دی جائے ۔(271)

مشق

جانور ذبح کرنے سے پہلے، بوقت ذبح اور ذبح کے بعد کے امور

(صحیح ✓ یا غلط x کا نشان لگائیے)

	صحیح	غلط
1.قربانی کا وقت ذی الحجہ کی دسویں تاریخ سے لے کر بارہویں تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک ہے ____	☐	☐
2.بقر عید کی نماز ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست ہے ____	☐	☐
3.خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا ضروری ہے ____	☐	☐
4.قصائی کا مسلمان ہونا ضروری ہے ____	☐	☐
5.جانور کو ذبح سے پہلے کھانا کھلانا، پانی پلانا مکروہ ہے ____	☐	☐
6.جانور کو ذبح کے لیے لایا گیا اور گراتے ہوئے اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی یا کوئی اور عیب پیدا ہو گیا مثلاً گائے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور اسی اثنا میں اس کی آنکھ پھوٹ گئی۔ پھر اسے پکڑ کر ذبح کر دیا گیا تو قربانی درست نہیں ____	☐	☐
7.ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کے نام پکارنا ضروری نہیں ____	☐	☐
8.دسویں تاریخ سے بارہویں تک کی درمیانی دو راتوں میں قربانی کرنا درست ہے ____	☐	☐
9.قربانی کرنے والے کے لیے صرف "بسم اللہ اکبر" کہنا ضروری ہے ____	☐	☐
10.اگر چار رگوں میں سے کوئی سی تین رگیں کٹیں تب بھی جانور حلال ہے ____	☐	☐
11.قربانی کی گائے میں جو لوگ شریک ہوں وہ کھال میں بھی اپنے حصے کے برابر کے شریک ہوں گے ____	☐	☐
12.قربانی کرنے والے کو قربانی کی کھال میں پانچ قسم کے اختیارات حاصل ہیں ____	☐	☐
13.قربانی کی کھال فقراء و مساکین کو خیرات میں دینا واجب ہے ____	☐	☐
14.اگر دو آدمیوں نے مل کر چھری پکڑ کر چلائی تو دونوں کے لیے "بسم اللہ اکبر" کہنا ضروری ہے ورنہ جانور حرام ہو جائے گا۔ اس کا گوشت کھانا جائز نہ ہوگا۔ البتہ ہاتھ، پیر، منہ پکڑنے والا محض معاون ہے وہ اگر چھری چلانے میں ہاتھ نہیں لگا رہا تو اس پر "بسم اللہ اکبر" کا پڑھنا ضروری نہیں ____	☐	☐

15. قربانی کی کھال اگر روپے کے بدلے میں فروخت کی گئی ہے تو اس رقم کو اپنے استعمال میں لا سکتے ہیں صدقہ کرنا ضروری نہیں ___ ☐ ☐

16. قربانی کی کھال اگر ایسی چیز کے بدلے میں فروخت کی جو باقی رہتے ہوئے استعمال میں نہیں آتی یعنی اسے خرچ کیے بغیر اس سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا مثلاً کھانے پینے کی چیزیں تو ان اشیاء کا صدقہ بھی واجب ہے ________________ ☐ ☐

17. کھال ایسی چیز کے بدلے میں فروخت کی جو باقی رہتے ہوئے استعمال میں آتی ہے یعنی اسے خرچ کیے بغیر اس سے فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے مثلاً کپڑے تو ان اشیاء کو اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں ____________________ ☐ ☐

حوالہ جات

کچھ سوالات فہم قربانی کورس کے بارے میں

(1)......عن ابی سعید الخدری قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من غدا فی طلب العلم صلت علیہ الملائکۃ وبورک لہ فی معیشتہ ولم ینقص من رزقہ وکان علیہ مبارکا. (جامع بیان العلم، 1/54 رقم الحدیث 217)

(2)......عن انس بن مالک قال : کان اخوان علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان احدھما یاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والآخر یحترف فشکا المحترف اخاہ إلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال : لعلک ترزق بہ. (ترمذی رقم 2345)

(3)......عن ابن شہاب قال : قال حمید بن عبد الرحمن سمعت معاویۃ خطیبا یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول : من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین وإنما أنا قاسم واللہ یعطی ولن تزال ھذہ الأمۃ قائمۃ علی أمر اللہ لا یضرھم من خالفھم حتی یاتی امر اللہ. (صحیح البخاری رقم 71)

(4)......عن ابی ہریرۃ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من نفس عن مؤمن کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیامۃ ومن یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والآخرۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون أخیہ ومن سلک طریقا یلتمس فیہ علما سہل اللہ لہ بہ طریقا إلی الجنۃ وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینہم إلا نزلت علیہم السکینۃ وغشیتہم الرحمۃ وحفتہم الملائکۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ ومن بطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ. (مسلم، 2699)

(5)......عن الحسن مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من جاءہ الموت وھو یطلب العلم لیحیی بہ الإسلام فبینہ وبین النبیین درجۃ واحدۃ فی الجنۃ. (مشکوۃ المصابیح، 249)

(6)...... (حیات المسلمین، روح دوم علم دین کی تحصیل وتعلیم)

(7)......عن أبی أمامۃ الباھلی قال : ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان أحدھما عابد والآخر عالم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: فضل العالم علی العابد کفضلی علی أدناکم. ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إن اللہ وملائکتہ وأھل السموات والأرضین حتی النملۃ فی جحرھا وحتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر. (ترمذی: رقم 2685)

(8)......عن أبی ہریرۃ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إن مما یلحق المؤمن من عملہ وحسناتہ بعد موتہ علما علمہ ونشرہ وولدا صالحا ترکہ ومصحفا ورثہ أو مسجدا بناہ أو بیتا لابن السبیل بناہ أو نہرا أجراہ أو صدقۃ أخرجہا من مالہ فی صحتہ وحیاتہ یلحقہ من بعد موتہ. (ابن ماجہ رقم 242)

(9)......عن ابن مسعود قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول : نضر اللہ امرأ سمع منا شیئا فبلغہ کما سمعہ فرب مبلغ أوعی لہ من سامع.
(مشکوۃ المصابیح، 230)

(10)...... (احیاء العلوم: کتاب، آداب الکسب والمعاش، الباب الثانی، 2/129)

☆ عن مالک بن أنس عن العلاء بن عبد الرحمن بن یعقوب عن أبیہ عن جدہ قال : قال عمر بن الخطاب : لا یبع فی سوقنا إلا من قد تفقہ فی الدین.
(ترمذی: رقم 487)

1. عشرۂ ذی الحجہ

فضائل

(11)......قال بعضهم: هي ليالي عشر ذي الحجة. حدثنا ابن بشار قال: ثنا ابن أبي عدي وعبد الوهاب ومحمد بن جعفر عن عوف عن زرارة عن ابن عباس قال: إن الليالي العشر التي أقسم الله بها هي ليالي العشر الأول من ذي الحجة. (تفسیر الطبری تحت الآیۃ (ولیال عشر)

(12)......حدثني يعقوب بن إبراهيم قال: حدثنا هشيم عن أبي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس في قوله: واذكروا الله في أيام معدودات قال: أيام التشريق. (تفسیر الطبری تحت الآیۃ واذکروا اللہ فی ایام معدودات رقم الحدیث ۳۸۸۶)

(13)......عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما من أيام العمل الصالح فيهن أحب إلى الله من هذه الأيام العشر فقالوا: يا رسول الله ولا الجهاد في سبيل الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ولا الجهاد في سبيل الله إلا رجل خرج بنفسه وماله فلم يرجع من ذلك بشيء. (سنن الترمذی رقم الحدیث ۷۵۵)

(14)......عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما من أيام أعظم عند الله ولا أحب إليه العمل فيهن من أيام العشر فأكثروا فيهن التسبيح والتكبير والتهليل. (المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث ۱۱۱۱۶)

(15)......عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ما من أيام أحب إلى الله أن يتعبد له فيها من عشر ذي الحجة يعدل صيام كل يوم منها بصيام سنة وقيام كل ليلة منها بقيام ليلة القدر. (سنن الترمذی رقم الحدیث ۷۵۸)

(16)......أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إذا دخلت العشر وأراد أحدكم أن يضحي فلا يمس من شعره وبشره شيئا. (الصحیح لمسلم رقم الحدیث ۱۹۷۷)

(17)......عن قتادة رضي الله عنه في حديث طويل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ثلاث من كل شهر ورمضان إلى رمضان فهذا صيام الدهر كله صيام يوم عرفة أحتسب على الله أن يكفر السنة التي قبله والسنة التي بعده وصيام يوم عاشوراء أحتسب على الله أن يكفر السنة التي قبله. (الصحیح لمسلم رقم الحدیث ۱۱۶۲)

(18)......عن أبي أمامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من قام ليلتي العيدين محتسبا لله لم يمت قلبه يوم تموت القلوب. (السنن لابن ماجہ: رقم الحدیث ۱۷۸۲)

(19)......وروي عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحيا الليالي الخمس وجبت له الجنة ليلة التروية وليلة عرفة وليلة النحر وليلة الفطر وليلة النصف من شعبان. (الترغیب للمنذری رقم الحدیث ۱۶۵۶)

اعمال

(20)......(إنه يستحب ووجهه أن المضحي يرى نفسه مستوجبة العقاب وهو القتل ولم يؤذن فيه ففداه بالأضحية وصار كل جزء منها فداء كل جزء منه فلذلك نهي عن مس الشعر والبشر لئلا يفقد من ذلك قسط ما عند تنزل الرحمة). (مرقاۃ المفاتیح، باب فی الاضحیۃ 3/1081، رقم الحدیث: 1459)

(21)......حدثنا شريك قال: قلت لأبي إسحاق: كيف كان يكبر علي وعبد الله قال: كانا يقولان: الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر الله أكبر ولله الحمد. (المصنف لابن ابی شیبۃ رقم الحدیث ۵۶۵۳)

(22)......عن علي أنه كان يكبر بعد صلاة الفجر يوم عرفة إلى صلاة العصر من آخر أيام التشريق ويكبر بعد العصر. (المصنف لابن ابی شیبۃ: رقم الحدیث ۵۶۳۱)

(23)......(وقالا بوجوبه فور كل فرض مطلقا) ولو منفردا أو مسافرا أو امرأة لأنه تبع للمكتوبة. (الشامی مع الدر: ۲/۱۸۰)

- ولا بأس به عقب العيد لأن المسلمين توارثوه فوجب اتباعهم وعليه البلخيون. (درمختار)
- ويأتي المؤتم به وإن تركه امامه (درمختار)

(24)……ذکر ابو السعود ان الحموی نقل عن القراحصاری ان الإتیان به مرتین خلاف السنة. (شامی: 2/178)

(25)……فیجب علی کل من تجب علیه الصلاة المکتوبة، بحر. (الشامی مع الدر ۲/۱۸۰)

(26)……وجوبه علی إمام مقیم بمصر و علی مقتد مسافر او قروی او امرأة بالتبعیة لکن المرأة تخافت. (الشامی مع الدر ۲/۱۷۷)

(27)……واما محل ادائه فدبر الصلاة وفورها من غیر ان یتخلل مایقطع حرمة الصلاة حتی لو ضحک قهقهة او احدث متعمدا او تکلم عامدا او ساهیا او خرج من المسجد او جاوز الصفوف فی الصحراء لا یکبر لأن التکبیر من خصائص الصلاة حیث لا یؤتی به إلا عقب الصلاة فیراعی لإتیانه حرمتها وهذه العوارض تقطع حرمتها ولو صرف وجهه عن القبلة ولم یخرج من المسجد ولم یجاوز الصفوف او سبقه الحدث یکبر لأن حرمة الصلاة باقیة والأصل ان کل ما یقطع البناء یقطع التکبیر ومالا فلا. (البحر الرائق ۲/۱۶۵)

2. قربانی آپ پرواجب ہے یانہیں؟ جلد فیصلہ کریں

فضائل قربانی

(28)……عن عائشة رضی الله عنها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: ما عمل آدمی من عمل یوم النحر احب إلی الله من إهراق الدم إنه لیاتی یوم القیامة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم لیقع من الله بمکان قبل ان یقع من الأرض فطیبوا بها انفسا. (سنن الترمذی رقم الحدیث۱۳۹۳)

(29)……عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی یوم اضحی: ما عمل ابن آدم فی هذا الیوم افضل من دم یهراق إلا ان یکون رحما مقطوعة توصل. (المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث۱۰۹۴۸)

(30)……عن علی ولفظه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یا فاطمة قومی فاشهدی اضحیتک فإن لک باول قطرة تقطر من دمها مغفرة لکل ذنب اما إنه یجاء بلحمها ودمها توضع فی میزانک سبعین ضعفا، قال ابو سعید یا رسول الله هذا لآل محمد خاصة فإنهم اهل لما خصوا به من الخیر او للمسلمین عامة قال لآل محمد خاصة وللمسلمین عامة. (الترغیب والترهیب للمنذری رقم الحدیث۱۶۶۴)

(31)……وروی عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما انفقت الورق فی شیء احب إلی الله من نحر ینحر فی یوم عید. (الترغیب والترهیب للمنذری رقم الحدیث۱۶۶۵)

(32)……عن زید قال اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم: یا رسول الله ما هذه الأضاحی قال: سنة ابیکم إبراهیم قالوا: فما لنا فیها یا رسول الله قال: بکل شعرة حسنة قالوا: فالصوف یا رسول الله قال: بکل شعرة من الصوف حسنة. (سنن ابن ماجہ رقم الحدیث۳۱۲۷)

(33)……(دیکھیں: 28تا32)

(34)……لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ (الطلاق آیت ۷)

- وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (السبا ۳۹)
- وفی البخاری عن ابی هریرة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال: ما من یوم یصبح العباد فیه إلا ملکان ینزلان فیقول احدهما: اللهم اعط منفقا خلفا ویقول الآخر: اللهم اعط ممسکا تلفا. (رقم الحدیث۱۴۴۲)

قربانی نہ کرنے پر وعید

(35)……عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: من کان له سعة ولم یضح فلا یقربن مصلانا. (سنن ابن ماجہ رقم الحدیث۳۱۲۳)

(36)......عن ابن عمر قال: اقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة عشر سنين يضحى كل سنة. (سنن الترمذی رقم الحدیث ۱۵۰۷)

قربانی کس پر واجب ہے؟

(37)......وشرائط اى شرائط وجوبها الاسلام والاقامة واليسار الذى يتعلق به وجوب صدقة الفطر ولم يذكر العقل والبلوغ لما فيهما من الخلاف والمرأة موسرة بالمعجل لو الزوج مليا وبالمؤجل لا، بأن يملك مائتى دراهم أو عرضا يساويها غير مسكونة وثياب اللبس أو متاع يحتاجه إلى أن يذبح الاضحية ولو عقار يستغله فقيل تلزم لو قيمته نصابا فمتى فضل نصاب تلزمه ولو عقار وقفا (الشامی مع الدر ۶/۳۱۲)

(38)......فان وجب له فى ايامها نصاب تلزم وصاحب الثياب الاربعة لو ساوى الرابع نصابا غنى وثلاثا فلا. (الشامی مع الدر ۶/۳۱۲)

- ......تجب (صدقة الفطر) ...... على كل حر مسلم ...... ذى نصاب فاضل عن حاجته الأصلية كدينه وحوائج عياله وإن لم ينم كما مر وبه اى بهذا النصاب تحرم الصدقة كما مر وتجب الأضحية ونفقة المحارم على الراجح ...... ثم فرع عليه فلا تسقط الفطرة وكذا الحج بهلاک المال بعد الوجوب كما لا يبطل النكاح بموت الشهود بخلاف الزكاة والعشر والخراج. (الدرالمختار)

(39)......وفارغ عن حاجته الأصلية قوله: وفسره ابن ملک اى فسر المشغول بالحاجة الأصلية والأولى فسرها وذلک حيث قال وهى ما يدفع الهلاک عن الإنسان تحقيقا كالنفقة ودور السكنى وآلات الحرب والثياب المحتاج إليها لدفع الحر أو البرد أو تقديرا كالدين فإن المديون محتاج إلى قضائه بما فى يده من النصاب دفعا عن نفسه الحبس الذى هو كالهلاک وكآلا ت الحرفة وأثاث المنزل ودواب الركوب وكتب العلم لأهلها. (الشامی مع الدر: ۶/۳۱۲)

- ......(وشرطه) اى شرط افتراض ادائها (حولان الحول) وهو فى ملكه (وثمنية المال كالدراهم والدنانير) لتعينها للتجارة باصل الخلقة فتلزم الزكاة كيفما امسكها ولو للنفقة" (الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الزکوۃ، ج ۵، ص ۳۳۹) (ابلاغ الشمان ۱۳۳۲)

(40)......اولها الغنى والغنى فيها هو من له مائتا درهم أو عرض يساوى مائتى درهم سوى مسكنه وخادمه وثيابه التى يلبسها وأثاث البيت فالغنى فى الأضحية ما هو الغنى فى صدقة الفطر. (فتاویٰ قاضیخان علی ہامش الہندیہ ۳/۳۴۴)

(41)...... (دیکھیں حوالہ نمبر 40)

- وفى الولد الصغير عن أبى حنيفة رحمه الله تعالى روايتان فى ظاهر الرواية يستحب ولا يجب بخلاف صدقة الفطر وروى الحسن عن أبى حنيفة رحمه الله تعالى انه يجب ان يضحى عن ولده الصغير وولد ولده الذى لا اب له والفتوى على ظاهر الرواية. (وفی فتاویٰ قاضیخان علی ہامش الہندیہ ۳/۳۴۵)

(42)...... (دیکھیں حوالہ نمبر 40)

(43)......وقال فى البدائع واما قدر محل الواجب فلا يجوز الشاة والمعز الا عن واحد، وان كانت سمينة تساوى شاتين مما يجوز ان يضحى بهما، لان القياس فى الابل والبقر ان لا يجوز فيهما الاشتراک لان القربة فى هذا الباب اراقة الدم وانها لا تحتمل التجزئة لانها ذبح واحد وانما عرفنا جواز ذلک بالخبر، فبقى الامر فى الغنم على اصل القياس. فان قيل: اليس انه روى ان رسول الله ﷺ ضحى بكبشين املحين، احدهما عن نفسه والآخر عمن لا يضحى من امته فكيف ضحى بشاة واحدة عن امته عليه الصلوة والسلام. فالجواب انه عليه الصلوة والسلام انما فعل ذلک لاجل الثواب، وهو انه جعل ثواب تضحيته بشاة واحدة لامته لا للاجزاء وسقوط التعبد عنهم (بدائع الصنائع ۳/۲۰۶ التذییل الجمہوی کتاب الضحایا ۹/۵۲۳)

(44)...... (احکام و تاریخ قربانی مصنف مفتی محمد شفیع صاحبؒ صفحہ نمبر 29,30)

(45)...... (دیکھیں حوالہ نمبر 44)

(46)...... (دیکھیں حوالہ نمبر 37,38)

(47)......ولا يشترط ان يكون غنيا فى جميع الوقت حتى لو كان فقيرا فى اول الوقت ثم ايسر فى آخره تجب عليه (فتاویٰ ہندیہ ج ۵، ص ۲۹۲)

نصاب قربانی وزکوٰۃ میں فرق

(48)...... ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولادہ الکبار وامرأتہ الا باذنہ (ہندیہ ج۵ ص۲۹۳)

(49)...... (ویضحی عن ولدہ الصغیر من مالہ) صححہ فی الھدایۃ (وقیل لا) صححہ فی الکافی قال: ولیس للاب ان یفعلہ من مالہ طفلہ ورجحہ ابن الشحنۃ، قلت وھو المعتمد لما فی متن مواھب الرحمن من انہ اصح مایفتی بہ وعللہ فی البرھان بانہ ان کان المقصود الاتلاف، فلا ب لایملکہ فی مال ولدہ کالعتق او التصدق باللحم، فمال الصبی لایحتمل صدقۃ التطوع وعزاہ للمبسوط فلیحفظ (الدر المختار ج۶ ص۳۳۵)

(50)...... وفقیر شراھا لھا لوجوبھا علیہ حتیٰ یمتنع علیہ بیعھا. (الدر المختار ج۶ ص۳۲۱۔ وفی الشامیۃ الان شراءہ یجری مجری الایجاب بحوالہ ردالمحتار ج۶ ص۳۲۱)

(51)...... ومنھا الإقامۃ فلاتجب علی المسافر لأنھا لا تتادی بکل مال ولا فی کل زمان بل بحیوان مخصوص فی وقت مخصوص والمسافر لا یظفر بہ فی کل مکان فی وقت الأضحیۃ. (بدائع الصنائع ۵/۶۳)

(52)...... (دیکھیں حوالہ نمبر 51)

(53)...... قال اصحابنا انہ دم نسک وجب شکرا لما وفق للجمع بین النسکین بسفر واحد (بدائع: ج۲ ص۱۷۴ فصل واما بیان ما یجب علی المتمتع والقارن)

(54)...... (دیکھیں حوالہ نمبر 40)

(55)...... والمرأۃ تعتبر موسرۃ بالمھر اذا کان الزوج ملیا فی العجل الذی یقال لہ بالفارسیۃ (دست بیمان) (ہندیہ ۵/۲۹۲)

(56)...... ولو کان علیہ دین بحیث لو صرف فیہ نقص نصابہ لاتجب. (ہندیہ ج۵ ص۲۹۲)

3. منڈی جانے سے پہلے کے امور

استخارہ

(57)...... عن جابر ابن عبداللہ قال: کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ فی الأمور کلھا کالسورۃ من القرآن: إذا ھم بالأمر فلیرکع رکعتین ثم یقول: اللھم إنی أستخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسالک من فضلک العظیم فإنک تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغیوب اللھم إن کنت تعلم أن ھذا الأمر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ أمری أو قال: فی عاجل أمری وآجلہ فاقدرہ لی وإن کنت تعلم أن ھذا الأمر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ أمری أو قال: فی عاجل أمری وآجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم رضنی بہ ویسمی حاجتہ

(58)...... (اصلاحی خطبات: 10/157)

صلوٰۃ الحاجت

(59)...... عن عبداللہ بن ابی اوفی الأسلمی قال: خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: من کانت لہ حاجۃ إلی اللہ أو إلی أحد من خلقہ فلیتوضا ولیصل رکعتین ثم لیقل: لا إلہ إلا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین اللھم إنی أسالک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل إثم أسالک ألا تدع لی ذنبا إلا غفرتہ ولا ھما إلا فرجتہ ولا حاجۃ ھی لک رضا إلا قضیتھا لی ثم یسأل اللہ من أمر الدنیا والآخرۃ ما شاء فإنہ یقدر. (سنن ابن ماجہ)

(60)...... عن أبی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: إذا دخلت منزلک فصل رکعتین تمنعانک مدخل السوء وإذا خرجت من منزلک فصل رکعتین تمنعانک مخرج السوء. (مجمع الزوائد رقم الحدیث ۳۶۸۶)

مشورہ

(61)......وشاورهم في الامر (آل عمران:۱۵۹)

نماز کا خیال رکھنا

(62)......(شامیہ:211/5،فضائل حج: از شیخ الحدیث، پانچویں فصل، حج کے آداب میں، اجمالی آداب نمبر 27، ص79)

نیت کی درستگی

(63)......عن أبي سعد بن أبي فضالة الأنصاري وكان من الصحابة قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : إذا جمع الله الناس يوم القيامة ليوم لا ريب فيه نادى مناد: من كان أشرك في عمل عمله لله أحدا فليطلب ثوابه من عند غير الله فإن الله أغنى الشركاء عن الشرك. (الترمذی رقم الحدیث۳۱۵۴)

(64)......عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: من سمع الناس بعمله سمع الله به سامع خلقه وصغره وحقره. (مجمع الزوائد:۱۰/۳۸۱)

(65)......عن عبد الله بن قيس الخزاعي رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : من قام رياء وسمعة لم يزل في مقت الله حتى يجلس. (تفسیر ابن کثیر:۳/۱۱۹)

(66)......لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيمٌ . (آل عمران ۹۲)

(67)......وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا (الدھر:۸)

- عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لقي الله لا يشرك به شيئا وأدى زكاة ماله طيبا بها نفسه محتسبا وسمع وأطاع فله الجنة أو دخل الجنة وخمس ليس لهن كفارة الشرك بالله عز وجل وقتل النفس بغير حق أو نهب مؤمن أو الفرار يوم الزحف أو يمين صابرة يقتطع بها مالا بغير حق (مسند احمد:۸۷۳۷)

(68)......(دیکھیں حوالہ نمبر56)

(69)......وعن محمد رحمه الله تعالى في المنتقى إذا اشترى شاة ليضحي بها وأضمر نية التضحية عند الشراء تصير أضحية كما نوى. (ہندیہ ۵/۳۰۶)

(70)......وإن كان كل واحد منهم صبيا أو كان شريك السبع من يريد اللحم أو كان نصرانيا ونحو ذلك لا يجوز للآخرين أيضا كذا في السراجية...... والمسلم لو أراد اللحم لا يجوز عندنا (ہندیہ ۵/۳۰۴)

(71)......ولو أرادوا القربة الأضحية أو غيرها من القرب أجزأهم سواء كانت القربة واجبة أو تطوعا أو وجب على البعض دون البعض وسواء اتفقت جهات القربة أو اختلفت بأن أراد بعضهم الأضحية وبعضهم جزاء الصيد وبعضهم هدي الإحصار وبعضهم كفارة عن شيء أصابه في إحرامه وبعضهم هدي التطوع وبعضهم دم المتعة أو القران وهذا قول أصحابنا الثلاثة رحمهم الله تعالى وكذلك إن أراد بعضهم العقيقة عن ولد ولد له من قبل كذا ذكر محمد رحمه الله تعالى في نوادر الضحايا. (ہندیہ ۵/۳۰۴)

صراحۃً اجازت لینا

(72)......ومنها أن تجزيء فيها النيابة فيجوز للإنسان أن يضحي بنفسه وبغيره بإذنه لأنها قربة تتعلق بالمال فتجزيء فيها النيابة كأداء الزكاة وصدقة الفطر ولأن كل أحد لا يقدر على مباشرة الذبح بنفسه خصوصا النساء فلو لم تجز الاستنابة لأدى إلى الحرج وسواء كان المأذون مسلما أو كتابيا حتى لو أمر مسلم كتابيا أن يذبح أضحيته يجزيه لأن الكتابي من أهل الذكاة إلا أنه يكره لأن التضحية قربة والكافر ليس من أهل القربة لنفسه فكره إنابته في إقامة القربة لغيره وسواء كان الأذن نصا أو دلالة. (بدائع الصنائع ۵/۳۰۴)

(73)......قال فی الذخیرة لعله ذهب الی ان العادة اذا جرت من الاب فی کل سنة صار کالاذن منهم فان کان علی هذا الوجه فما استحسنه ابو یوسف مستحسن. (ردالمحتار، ج۔۹، ص۔۳۱۵، کتاب الاضحیہ)

(74)......قال فی البدائع لأن الموت لا یمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوز ان یتصدق عنه ویحج عنه وقد صح ان رسول الله ضحی بکبشین احدهما عن نفسه والآخر عمن لم یذبح من امته وإن کان منهم من قد مات قبل أن یذبح . لأن له ولایة علیهم إتقانی قال فی النهایة وعلی هذا إذا کان احدهم ام ولد ضحی عنها مولاها أو صغیرا ضحی عنه ابوه قوله لأن بعضها لم یقع قربة فکذا الکل لعدم التجزی کما یأتی فرع من ضحی عن المیت کما یصنع فی أضحیة نفسه من التصدق والأکل والأجر للمیت والملک للذابح. (الشامی۵/۳۲۶)

مال حلال کا استعمال

(75)......عن أبی هریرة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: یا أیها الناس إن الله طیب ولا یقبل إلا طیبا وإن الله أمر المؤمنین بما أمر به المرسلین فقال: یا أیها الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا إنی بما تعملون علیم وقال: یا أیها الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم قال: وذکر الرجل یطیل السفر أشعث أغبر یمد یده إلی السماء یا رب یا رب ومطعمه حرام ومشربه حرام وملبسه حرام وغذی بالحرام فأنی یستجاب لذلک. (ترمذی، رقم الحدیث۲۹۸۹)

(76)......دخل عبد الله بن عمر علی ابن عامر یعوده وهو مریض فقال: ألا تدعو الله لی یا ابن عمر قال: إنی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: لا تقبل صلاة بغیر طهور ولا صدقة من غلول. (مسلم،۳۵۵)

(77)......والحاصل أنه إن علم أرباب الأموال وجب رده علیهم وإلا فإن علم عین الحرام لا یحل له ویتصدق به بنیة صاحبه وإن کان مالا مختلطا مجتمعا من الحرام ولا یعلم أربابه ولا شیئا منه بعینه حل له حکما والأحسن دیانة التنزه عنه. (شامی۹/۳۸۵)

● قوله اکتسب حراما إلخ توضیح المسألة ما فی التتارخانیة حیث قال: رجل اکتسب مالا من حرام ثم اشتری فهذا علی خمسة أوجه: أما إن دفع تلک الدراهم إلی البائع أولا ثم اشتری منه بها أو اشتری قبل الدفع بها ودفعها أو اشتری قبل الدفع بها ودفع غیرها أو اشتری مطلقا ودفع تلک الدراهم أو اشتری بدراهم أخر ودفع تلک الدراهم. قال أبو نصر: یطیب له ولا یجب علیه أن یتصدق إلا فی الوجه الأول وإلیه ذهب الفقیه أبو اللیث لکن هذا خلاف ظاهر الروایة فإنه نص فی الجامع الصغیر: إذا غصب ألفا فاشتری بها جاریة وباعها بألفین تصدق بالربح. وقال الکرخی: فی الوجه الأول والثانی لا یطیب وفی الثلاث الأخیرة یطیب وقال أبو بکر: لا یطیب فی الکل لکن الفتوی الآن علی قول الکرخی دفعا للحرج عن الناس اهـ. وفی الولوالجیة: وقال بعضهم: لا یطیب فی الوجوه کلها وهو المختار ولکن الفتوی الیوم علی قول الکرخی دفعا للحرج لکثرة الحرام. (شامی۵/۲۳۵)

پہلے سے جانور پالنا

(78)......فیستحب ان یربط الاضحیة قبل ایام النحر بایام لما فیه من الاستعداد من القربة واظهار الرغبة فیها فیکون له فیه اجر وثواب. (بدائع الصنائع۵/۷۸)

(79)......والبقر والبعیر یجزئ عن سبعة اذا کانوا یریدون وجه الله تعالیٰ والتقدیر بالسبعة یمنع الزیادة ولایمنع النقصان کذا فی الخلاصة. (ہندیہ۵/۳۰۴)

مسائل کا سیکھنا

(80)......قال عمر بن الخطاب: لا یبع فی سوقنا إلا من قد تفقه فی الدین. (ترمذی، رقم الحدیث۴۸۷)

حفاظتی دعاؤں کا اہتمام

(81)......عن أنس بن مالک قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من قال یعنی إذا خرج من بیته: بسم الله توکلت علی الله لا حول ولا قوة إلا بالله یقال له: کفیت ووقیت وتنحی عنه الشیطان. (ترمذی رقم الحدیث ۳۴۲۶)

(82)......عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: وکلنی رسول الله صلی الله علیه وسلم بحفظ زکاة رمضان فأتانی آت فجعل یحثو من الطعام فأخذته فقلت لأرفعنک إلی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر الحدیث فقال: إذا أویت إلی فراشک فاقرأ آیة الکرسی لن یزال علیک من الله حافظ ولا یقربک شیطان حتی تصبح فقال النبی صلی الله علیه وسلم صدقک وهو کذوب ذاک شیطان. (صحیح البخاری رقم الحدیث ۳۲۷۵)

4. منڈی پہنچنے کے بعد کے امور

منڈی میں کیسے داخل ہوں؟

(83)......أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: من دخل السوق فقال: لا إله إلا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو حی لا یموت بیده الخیر وهو علی کل شیء قدیر کتب الله له ألف ألف حسنة ومحا عنه ألف ألف سیئة ورفع له ألف ألف درجة. (سنن الترمذی رقم الحدیث ۳۴۲۸)

(84)......عن بُریدة قال: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم إذا دخل السوق قال: بِسمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ إنِّی أسألُکَ خیرَ هٰذِهِ السّوقِ وَخیرَ ما فیها وأعوذُ بِکَ مِن شَرِّها وَشَرِّ ما فیها اللّٰهُمَّ إنّی أعوذُ بِکَ أن أُصیبَ فیها یَمیناً فاجِرَةً أو صَفقَةً خاسِرَةً. (الاذکار للنووی رقم ۹۱۱)

منڈی میں کتنی دیر لگائیں؟

(85)......عن أبی هریرة أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: أحب البلاد إلی الله مساجدها وأبغض البلاد إلی الله أسواقها. (مسلم رقم ۶۷۱)

(86)......عن سلمان قال: لا تکونن إن استطعت أول من یدخل السوق ولا آخر من یخرج منها فإنها معرکة الشیطان وبها ینصب رایته. (مسلم رقم ۱۰۰)

کب خریدنا ہے؟

(87)......(ووجب سعی إلیها وترک البیع) ولو مع السعی، وفی المسجد أعظم وزرا (بالأذان الأول) فی الأصح وإن لم یکن فی زمن الرسول بل فی زمن عثمان، وأفاد فی البحر صحة إطلاق الحرمة علی المکروه تحریما. (شامی ۲/۱۶۱)

(88)......ففی الصحیحین نهی رسول الله عن تلقی الرکبان إلی أن قال وأن یستام الرجل علی سوم أخیه وفی الصحیحین أیضا لا یبع الرجل علی بیع أخیه ولا یخطب علی خطبة أخیه إلا أن یأذن له وصورة السوم أن یتراضیا بثمن ویقع الرکون به فیجیء آخر فیدفع للمالک أکثر أو مثله وصورة البیع أن یتراضیا علی ثمن سلعة فیقول آخر أنا أبیعک مثلها بأنقص من هذا الثمن أفاده فی الفتح قال الخیر الرملی ویدخل فی السوم الإجارة إذ هی بیع المنافع.

(شامی ۵/۱۰۲ مطلب أحکام نقصان المبیع فاسدا)

کس سے خریدنا ہے؟

(89)......ومثله تلقی الجلب أی فی التفصیل بین کونه یضر أهل البلدة أو لا یضر وصورته کما فی منلا مسکین أن یخرج من البلد إلی القافلة التی جاءت بالطعام

ويشترى منها خارج البلد وهو يريد حبسه ويمتنع عن بيعه ولم يترك حتى تدخل القافلة البلد قالوا هذا إذا لم يلبس الملتقى سعر البلد على التجار فإن لبس فهو مكروه في الوجهين. (شامی ۶/۳۹۹)

(90)......عن ابی هريرة عن النبی ﷺ اشترى سرقة وهو يعلم انها سرقة فقد اشترک فی عارها واثمها. (الترغیب ۲۶۶۷)

کیسے خریدنا ہے؟

(91)......يا أيها الذين آمنوا لا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل. (نساء ۲۹)

(92)......عن أبي سعيد الخدري، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: لا ضرر ولا ضرار، من ضار ضره الله، ومن شاق شق الله عليه.(دارقطنی ۳۰۷۹)

(93)......عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على صبرة طعام فأدخل يده فيها فنالت أصابعه بللا فقال: ما هذا يا صاحب الطعام قال أصابته السماء يا رسول الله قال: أفلا جعلته فوق الطعام كي يراه الناس من غش فليس مني. (مسلم ۱۰۲)

(94)......عن جابرؓ قال قال رسول الله ﷺ: رحم الله رجلا سمحا اذا باع واذا اشترى واذا اقتضى. (بخاری 1934)

(95)......وعند الترمذي: غفر الله لرجل كان قبلكم سهلا اذا باع سهلا اذا اشترى سهلا اذا اقتضى. وله في اخرى عن ابی هريرةؓ يرفعه: ان الله يحب سمح البيع سمح الشراء سمح القضاء (تیسیر الوصول الی جامع الاصول ۱/۵۳)

(96)......عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من أقال مسلما أقاله الله عثرته. (ابوداؤد ۳۴۶۰)

(97)......عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: وقال قتيبة: يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا تناجشوا وفي الباب عن ابن عمر وأنس: حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم كرهوا النجش: والنجش: أن يأتي الرجل الذي يفصل السلعة إلى صاحب السلعة فيستام بأكثر مما تسوى وذلك عندما يحضره المشتري يريد أن يغتر المشتري به وليس من رأيه الشراء إنما يريد أن يخدع المشتري بما يستام ص: وهذا ضرب من الخديعة. (ترمذی ۱۳۰۴)

(98)......قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا يقتطع أحد مالا بيمين إلا لقي الله وهو أجذم. (ابوداؤد ۳۲۴۴)

(99)......عن حكيم بن حزام رضي الله عنه: أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: البيعان بالخيار ما لم يتفرقا قال همام: وجدت في كتابي يختار ثلاث مرار فإن صدقا وبينا بورک لهما في بيعهما وإن كذبا وكتما فعسى أن يربحا ربحا ويمحقا بركة بيعهما. (صحیح بخاری ۲۱۱۴)

(100)......عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ ليس مما عصى الله به هو اعجل عقابا من البغي ومامن شيء اطيع الله فيه اسرع ثوابا من الصلة واليمين الفاجرة تدع الديار بلاقع (الترغیب والترہیب، رقم ۲۸۳۶)

(101)......(احسن الفتاوی: 6/497)

کونسا جانور خریدنا ہے اور کونسا نہیں؟

جنس کے اعتبار سے دیکھنے کی چیزیں

(102)......أما جنسه فهو أن يكون من الأجناس الثلاثة الغنم أو الإبل أو البقر ويدخل في كل جنس نوعه والذكر والأنثى منه والخصي والفحل لانطلاق اسم الجنس على ذلك والمعز نوع من الغنم والجاموس نوع من البقر ولا يجوز في الأضاحي شيء من الوحشي فإن كان متولدا من الوحشي والإنسي فالعبرة للأم فإن كانت أهلية تجوز وإلا فلا حتى لو كانت البقرة وحشية والثور أهليا لم تجز. (ہندیہ ۵/۲۹۷)

(103)......والبقر والبعير يجزئ عن سبعة اذا كانوا يريدون وجه الله تعالى والتقدير بالسبعة يمنع الزيادة ولا يمنع النقصان كذا في الخلاصة. (ہندیہ ۵/۳۰۴)

- وتجوز عن ستة او خمسة او اربعة او ثلاثة ذكره في الاصل لانه لما جاز عن سبعة فما دونها اولىٰ

(بدائع ج۵ ص۷۰ فصل الکمل اقامۃ الواجب، البحر الرائق ج۸ ص۲۰۱، ہندیہ ج۵ ص۳۰۴، الباب الثامن)

(104)...... فلا تجوز الشاة والمعز الا عن واحد وان كانت سمينا. (ہندیہ ۵/۲۹۷)

(105)...... وقيل ان ولدت الرمكة من حمار وحشي حمارا لايوكل وان ولدت فرسا فحكمه حكم الفرس، وان ضحى بظبية وحشية استت او ببقرة وحشية استت لم تجز (ہندیہ ج۵ ص۲۹۷)

(106)...... فإن كان متولدا من الوحشي والإنسي فالعبرة للأم فإن كانت أهلية تجوز وإلا فلا حتى لو كانت البقرة وحشية والثور أهليا لم تجز. (ہندیہ ۵/۲۹۷)

(107)...... (دیکھیں حوالہ نمبر 106)

(108)...... والكبش والنعجة إذا استويا في القيمة واللحم فالكبش أفضل. (ہندیہ ۵/۲۹۷)

(109)...... ان الانثىٰ افضل من الذكر اذا استويا قيمة (شامی ج۶ ص۳۲۲)

(110)...... والشاة أفضل من سبع البقرة إذا استويا في القيمة واللحم. (ہندیہ ۵/۲۹۷)

(111)...... والخصي افضل من الفحل لانه اطيب لحما. (ہندیہ ۵/۲۹۷)

قیمت کے اعتبار سے دیکھنے کی چیزیں

(112)...... قال في التاتارخانية وفي العتابية وكان الاستاذ يقول بان الشاة العظيمة السمينة تساوي البقرة قيمة ولحما افضل من البقرة لان جميع الشاة تقع فرضا بلاخلاف (شامی ۶/۳۲۲، الاضحیہ)

گوشت کے اعتبار سے دیکھنے کی چیزیں

(113)...... وإن كان سبع البقرة أكثر لحما فسبع البقرة أفضل والحاصل في هذا أنهما إذا استويا في اللحم والقيمة فأطيبهما لحما أفضل وإذا اختلفا في اللحم والقيمة فالفاضل أولى. (ہندیہ ۵/۲۹۷)

(114)...... (دیکھیں حوالہ نمبر 113)

(115)...... والمستحب ان تكون الاضحية اسمنها واحسنها واعظمها (ہندیہ ج۵ ص۳۰۰)

عمر کے اعتبار سے جانور میں دیکھنے کی چیزیں

(116)...... وهو ابن خمس من الإبل ...... وفي البدائع تقدير هذه الاسنان بما ذكر لمنع النقصان لا الزيادة فلو ضحى بسن اقل لايجوز. (شامی ۶/۳۲۲ الاضحیہ)

(117)...... وحولين من البقر والجاموس ...... وفي البدائع تقدير هذه الاسنان بما ذكر لمنع النقصان لا الزيادة فلو ضحى بسن اقل لا يجوز. (شامی ۶/۳۲۲ الاضحیہ)

(118)...... وحول من الشاة ...... وفي البدائع تقدير هذه الاسنان بما ذكر لمنع النقصان لا الزيادة فلو ضحى بسن اقل لايجوز. (شامی ۶/۳۲۲)

(119)...... وقالوا هذا اذا كان الجذع عظيما بحيث لو خلط بالثنيات لايشتبه على الناظرين، (البحر ج۸ ص۱۷۷)

(120)...... (قوله وان كان الخ) فلو صغير الجثة لايجوز الا ان يتم له سنة ويطعن في الثانية وصح الثني فصاعدا من الثلاثة والثني هو ابن خمس من الابل وحولين من البقر والجاموس وحول من الشاة (شامی 322/6)

(121)...... (کفایت المفتی 217/8)

اعضاء کے اعتبار سے دیکھنے کی چیزیں

(122)......عن علی بن أبی طالب قال: أمرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم أن نستشرف العین والأذن وأن لا نضحی بمقابلة ولا مدابرة ولا شرقاء ولا خرقاء. (ترمذی ۱۴۹۸)

سینگ

(123)......فإن بلغ الکسر إلی المخ لم یجز......وفی البدائع إن بلغ الکسر المشاش لا یجزی والمشاش رؤوس العظام مثل الرکبتین والمرفقین. (الشامی:۶/۳۲۲ الأضحیة)

(124)......ویضحی بالجماء هی التی لا قرن لها خلقة وکذا العظماء التی ذهب بعض قرنها بالکسر أو غیره، قهستانی. (الشامی:۶/۳۲۲ الأضحیة)

(125)......(دیکھیں حوالہ نمبر 124)

(126)......(دیکھیں حوالہ نمبر 124)

دماغ

(127)......وتجوز الثولاء وهی المجنونة إلا إذا کان ذلک یمنع الرعی والاعتلاف فلا تجوز. (الہندیہ:۵/۲۹۸ الأضحیة)

(128)......(دیکھیں حوالہ 127)

کان

(129)......ولاتجوز العمیاء......والتی لا اذن لها فی الخلقة. (ہندیہ:۵/۲۹۷)

(130)......ذکر فی الجامع الصغیر إن کان الذاهب کثیرا یمنع جواز التضحیة وإن کان یسیرا لا یمنع واختلف أصحابنا بین القلیل والکثیر فعن أبی حنیفة رحمه الله تعالی أربع روایات وروی محمد رحمه الله تعالی عنه فی الأصل وفی الجامع أنه إذا کان ذهب الثلث أو أقل جاز وإن کان أکثر لا یجوز والصحیح أن الثلث وما دونه قلیل وما زاد علیه کثیر وعلیه الفتوی کذا فی فتاوی قاضی خان. (ہندیہ:۵/۲۹۸)

(131)......لو لها أذن صغیرة خلقة أجزأت. (شامی:۶/۳۲۲ الأضحیة)

(132)......وتجزئ الشرقاء وهی مشقوقة الأذن طولا والمقابلة أن یقطع من مقدم أذنها شیء ولا یبان بل یترک معلقا والمدابرة أن یفعل ذلک بمؤخر الأذن من الشاة وما روی أن رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی أن یضحی بالشرقاء والمقابلة والمدابرة والخرقاء فالنهی فی الشرقاء والمقابلة والمدابرة محمول علی الندب وفی الخرقاء علی الکثیر علی اختلاف الأقاویل فی حد الکثیر کذا فی البدائع. (ہندیہ:۵/۲۹۸)

آنکھ

(133)......ولاتجوز العمیاء والعوراء البین عورها. (ہندیہ:۵/۲۹۷)

(134)......والحولاء تجزئ وهی التی فی عینها حول. (ہندیہ:۵/۲۹۸)

ناک

﴿135﴾......ولا تجزئ الجدعاء وهي مقطوعة الأنف كذا في الظهيرية. (ہندیہ۵/۲۹۸)

دانت

﴿136﴾......وأما الهتماء وهي التي لا أسنان لها فإن كانت ترعى وتعتلف جازت وإلا فلا كذا في البدائع وهو الصحيح كذا في محيط السرخسي. (ہندیہ۵/۲۹۸)

﴿137﴾......ولا بالهتماء التي لا أسنان لها ويكفي بقاء الأكثر وقيل ما تعتلف به. (شامی۶/۳۲۳ الاضحیہ)

زبان

﴿138﴾......ولو كانت الشاة مقطوعة اللسان هل تجوز التضحية بها فقال نعم إن كان لا يخل بالاعتلاف وإن كان يخل به لا تجوز التضحية بها كذا في التتارخانية وقطع اللسان في الثور يمنع وفي الشاة اختلاف كذا في القنية والتي لا لسان لها في الغنم تجوز وفي البقر لا. (شامی۶/۳۲۳ الاضحیہ)

﴿139﴾......(دیکھیں حوالہ نمبر 138)

﴿140﴾......ولا تجوز الجلالة وهي التي تأكل العذرة ولا تأكل غيرها فإن كانت الجلالة إبلا تمسك أربعين يوما حتى يطيب لحمها والبقر يمسك عشرين يوما والغنم عشرة أيام والدجاجة ثلاثة أيام والعصفور يوما كذا في فتاوى قاضي خان.

حلق

﴿141﴾......كل عيب يزيل المنفعة على الكمال أو الجمال على الكمال يمنع الأضحية وما لا يكون بهذه الصفة لا يمنع ثم كل عيب يمنع الأضحية. (ہندیہ:۵/۲۹۸ الاضحیہ)

پیٹ

﴿142﴾......شاة أو بقرة أشرفت على الولادة قالوا يكره ذبحها لأن فيه تضييع الولد. (ہندیہ۵/۲۹۸ الاضحیہ)

﴿143﴾......(دیکھیں حوالہ نمبر 141)

﴿144﴾......وتجوز التضحية بالعاجزة عن الولادة لكبر سنها. (ہندیہ۵/۲۹۸ الاضحیہ)

دُم

﴿145﴾......(ولا التي لا ألية لها خلقة) الشاة إذا لم يكن لها اذن ولا ذنب خلقة. قال محمد: لايكون هذا ولو كان لايجوز، وذكر في الاصل عن ابي حنيفة انه يجوز، "خانية" ثم قال: وان كان لها الية صغيرة مثل الذنب خلقة جاز، اما على قول ابي حنيفة فظاهر لان عنده لو لم يكن لها اذن اصلا ولا الية جاز الخ. (شامی:ج۶،ص۳۲۵)

﴿146﴾......لو ذهب بعض الأذن أو الألية أو الذنب أو العين ذكر في الجامع الصغير إن كان كثيرا يمنع وإن يسيرا لا يمنع واختلف أصحابنا في الفاصل بين القليل والكثير فعن أبي حنيفة أربع روايات روى محمد عنه في الأصل و الجامع الصغير أن المانع ذهاب أكثر من الثلث وعنه أنه الثلث وعنه أنه الربع وعنه أن يكون الذاهب أقل من الباقي أو مثله اه بالمعنى والأولى هي ظاهر الرواية وصححها في الخانية حيث قال والصحيح أنه الثلث وما دونه قليل وما زاد عليه كثير وعليه الفتوى. (شامی۶/۳۲۳ الاضحیہ)

(147)...... (دیکھیں حوالہ نمبر 145)

(148)......وإن كان لها الية صغيرة مثل الذنب خلقة جاز أما على قول أبي حنيفة فظاهر لأن عنده لو لم يكن لها أذن أصلا ولا الية جاز. (شامی ۶/۳۲۳ الاضحیہ)

چکتی

(149)...... (دیکھیں حوالہ نمبر 146)

ٹانگ

(150)......والعرجاء أي التي لا يمكنها المشي برجلها العرجاء إنما تمشي بثلاث قوائم حتى لو كانت تضع الرابعة على الأرض وتستعين بها جاز عناية. (شامی ۶/۳۲۳ الاضحیہ)

(151)...... (دیکھیں حوالہ نمبر 151)

تھن

(152)......ولا تجوز الجذاء وهي المقطوعة ضرعها ولا المصرمة وهي التي لا تستطيع أن ترضع فصيلها ولا الجداء وهي التي يبس ضرعها كذا في محيط السرخسي. (شامی ۶/۳۲۳ الاضحیہ)

(153)......وفي الإبل والبقر إن ذهبت واحدة يجوز أو اثنتان لا، وذكر فيها جواز التي لا ينزل لها لبن من غير علة، وفي التاترخانية والشطور لا تجزي وهي من الشاة ما قطع اللبن عن إحدى ضرعيها ومن الإبل والبقر ما قطع ضرعيها لأن لكل واحد منهما اربع أضرع. (شامی ۶/۳۲۳ الاضحیہ)

(154)......وفي الشاة والمعز إذا لم يكن لهما إحدى حلمتيهما خلقة أو ذهبت بآفة وبقيت واحدة لم يجز. (شامی ۶/۳۲۳ الاضحیہ)

کھال

(155)......ويجوز التي لها كي (ہندیہ ۵/۲۹۷)

- والمستحب ان يكون سليما عن العيوب الظاهرة فما جوزها هنا جوز مع الكراهة كما في المضمرات. (شامی ۶/۳۲۳)

(156)......(والجرباء السمينة) فلو مهزولة لم يجز لأن الجرب في اللحم نقص. (شامی ۶/۳۲۳ الاضحیہ)

(157)...... (دیکھیں حوالہ نمبر 156)

(158)......لو جز صوفها يتصدق به ولا ينتفع به. (شامی ۶/۳۲۳ الاضحیہ)

ہڈی

(159)......ولا تجوز التضحية المهزولة التي لا مخ في عظامها (شامی ۶/۳۲۳)

جانور خریدنے کے بعد یہ دعا پڑھیں اور کچھ صدقہ کریں

(160)......عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا اشترى أحدكم الجارية فليقل: اللهم إني أسألك خيرها وخير ما جبلتها عليه وأعوذ بك من شرها وشر ما جبلتها عليه وليدع بالبركة وإذا اشترى أحدكم بعيرا فليأخذ بذروة سنامه وليدع بالبركة وليقل مثل ذلك.
(ابن ماجہ رقم ۲۵۲۲)

(161)......عن قيس بن أبي غرزة قال: كنا في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم نسمى السماسرة فمر بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمانا باسم هو أحسن منه فقال: يا معشر التجار إن البيع يحضره اللغو والحلف فشوبوه بالصدقة. (ابوداؤد رقم ۳۳۲۶)

5. جانور خریدنے کے بعد کے امور

جانور کے گلے میں گھنٹی ڈالنا/نمود و نمائش/تصویر

(162)......حدثنا أبو كامل فضيل بن حسين الجحدري حدثنا بشر يعني ابن مفضل حدثنا سهيل عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب ولا جرس. (مسلم رقم الحدیث ۱۰۳)

مناسب جگہ باندھنا

(163)......عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إياكم والجلوس على الطرقات فقالوا: ما لنا بد إنما هي مجالسنا نتحدث فيها قال: فإذا أبيتم إلا المجالس فأعطوا الطريق حقها قالوا: وما حق الطريق قال: غض البصر وكف الأذى ورد السلام وأمر بالمعروف ونهي عن المنكر.
(بخاری رقم الحدیث ۲۴۶۵)

(164)......معاذ بن أنس الجهني عن أبيه قال: غزوت مع نبي الله صلى الله عليه وسلم غزوة كذا وكذا فضيق الناس المنازل وقطعوا الطريق فبعث نبي الله صلى الله عليه وسلم: مناديا ينادي في الناس أن من ضيق منزلا أو قطع طريقا فلا جهاد له. (ابوداؤد رقم الحدیث ۲۶۲۹)

خریدنے کی مشقت پر ثواب کی امید رکھنا

(165)......الأصل أن المشقة من حيث هي غير مقصودة للشارع فإن الحرج مرفوع عن المكلف ولكن المشقة في الجملة مثاب عليها إذا لحقت في أثناء التكليف ويختلف أجر تحمل المشاق بشدة المشاق وخفتها والضابط في ذلك أن الفعلين إذا اتحدا في الشرف والشرائط والسنن والأركان وكان أحدهما شاقا فقد استويا في أجرهما لتساويهما في جميع الوظائف وانفرد أحدهما بتحمل المشقة لأجل الله سبحانه وتعالى فأثيب على تحمل المشقة لا على عين المشاق وذلك كالاغتسال في الصيف والربيع بالنسبة إلى الاغتسال في شدة برد الشتاء فيزيد أجر الاغتسال في الشتاء لأجل تحمل مشقة البرد وكذلك مشاق الوسائل في من يقصد المساجد والحج والغزو من مسافة قريبة ومن يقصد هذه العبادات من مسافة بعيدة فإن ثوابها يتفاوت بتفاوت الوسيلة ويتساوى من جهة القيام بسنن هذه العبادات وشرائطها وأركانها فإن الشرع يثيب على الوسائل إلى الطاعات كما يثيب على المقاصد مع تفاوت أجور الوسائل والمقاصد وكذلك جعل لكل خطوة يخطوها المصلي إلى إقامة الجماعة رفع درجة وحط خطيئة وجعل أبعدهم ممشى إلى الصلاة أعظم أجرا من أقربهم ممشى إليها وجعل للمسافرين إلى الجهاد بما يلقونه من الظمأ والنصب والمخمصة والنفقة الصغيرة والكبيرة وقطع الأودية وبما ينالونه من الأعداء أجر عمل صالح وعلى ذلك إذا كانت المشقات من حيث هي مشقات مثابا عليها زيادة على معتاد التكليف دل على أنها مقصودة له وإلا فلو لم يقصدها لم يقع عليها ثواب. (موسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ ۱۵/۵۹، باب تفاوت الثواب من حیث المشقۃ)

حقوق کا خیال رکھنا

(166)......عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: غفر لامرأۃ مومنۃ مرت بکلب علی رأس رکی یلہث قال: کاد یقتلہ العطش فنزعت خفہا فأوثقتہ بخمارہا فنزعت لہ من الماء فغفر لہا بذلک. (بخاری رقم الحدیث ۳۳۲۱)

(167)......عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما: أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: عذبت امرأۃ فی ہرۃ حبستہا حتی ماتت جوعا فدخلت فیہا النار قال: فقال: واللہ أعلم: لا أنت أطعمتہا ولا سقیتہا حین حبستیہا ولا أنت أرسلتہا فأکلت من خشاش الأرض. (بخاری رقم الحدیث ۲۳۶۵)

(168)......عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ: أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: بینا رجل بطریق اشتد علیہ العطش فوجد بئرا فنزل فیہا فشرب ثم خرج فإذا کلب یلہث یأکل الثری: من العطش فقال الرجل: لقد بلغ ہذا الکلب من العطش مثل الذی کان بلغ منی فنزل البئر فملأ خفہ ماء فسقی الکلب فشکر اللہ لہ فغفر لہ قالوا: یا رسول اللہ وإن لنا فی البہائم لأجرا فقال: فی کل ذات کبد رطبۃ أجر. (متفق علیہ، بخاری ۲۳۶۳)

(169)......و کرہ کل تعذیب بلا فائدۃ. (درمختار ۶/۲۹۶)

(170)......عن ابن عباس قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التحریش بین البہائم. (ابوداؤد ۲۵۶۲)

(171)......و کرہ کل تعذیب بلا فائدۃ (شامی ۶/۲۹۶) ویکرہ ان یذبح شاۃ والاخری تنظر الیہ (اعلاء السنن ۱۷/۱۳۶)

(172)......عن عباد بن تمیم أن أبا بشیر الأنصاری أخبرہ أنہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض أسفارہ فأرسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسولا قال عبد اللہ بن أبی بکر: حسبت أنہ قال والناس فی مبیتہم: لا یبقین فی رقبۃ بعیر قلادۃ من وتر ولا قلادۃ إلا قطعت قال مالک: أری أن ذلک من أجل العین (ابوداؤد رقم الحدیث ۲۵۵۲)

(173)......فدخل حائطا لرجل الأنصار فإذا جمل فلما رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حن وذرفت عیناہ فأتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمسح ذفراہ فسکت فقال: من رب ہذا الجمل لمن ہذا الجمل فجاء فتی من الأنصار فقال: لی یا رسول اللہ. فقال: أفلا تتقی اللہ فی ہذہ البہیمۃ التی ملکک اللہ إیاہا فإنہ شکا إلی أنک تجیعہ وتدئبہ. (ابوداؤد ۲۵۴۹)

جانور کے تبدیل کرنے، گم ہو جانے وغیرہ کے مسائل

پالے ہوئے جانور میں قربانی کی نیت کی

(174)......(قولہ شراہا لہا) فلو کانت فی ملکہ فنوی ان یضحیٰ بہا او اشتراہا ولم ینو الاضحیۃ وقت الشراء ثم نوی بعد ذلک لا یجب لان النیۃ لم تقارن الشراء فلا تعبر (شامی ج ۶، ص ۳۲۱، کتاب الاضحیۃ)

جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی

(175)......او اشتراہا ولم ینو الاضحیۃ وقت الشراء ثم نوی بعد ذلک لا یجب لان النیۃ لم تقارن الشراء فلا تعبر (شامی ج ۶، ص ۳۲۱، کتاب الاضحیۃ)

جانور میں تبدیلی

(176)......رجل اشتری شاۃ للاضحیۃ واوجبہا بلسانہ ثم اشتری اخری جاز لہ بیع الاولیٰ فی قول ابی حنیفۃ و محمد وان کانت الثانیۃ شرا من الاولیٰ فذبح الثانیۃ فانہ یتصدق بفضل مابین القیمتین لانہ لما اوجب الاولی بلسانہ فقد جعل مقدار مالیۃ الاولیٰ للہ تعالیٰ فلا یکون لہ ان یستفضل لنفسہ شیئا ولہذا یلزمہ التصدق بالفضل (ہندیہ ج ۵، ص ۲۹۴، الباب الثانی فی وجوب الاضحیۃ بالنذر و ما ہو فی معناہ، البحر ج ۸، ص ۱۷۵)

جانور گم ہوگیا

(177)......ولو ضلت فشرت اخرى فظهرت فعلى الغنى احداهما اى على التفصيل المارمن انه لو ضحىٰ بالاولىٰ اجزاه ولا يلزمه شئ ولو قيمتها اقل وان ضحىٰ بالثانية قيمتها اقل تصدق بالزائد (ردالمحتار ج ۶ ص ۳۲۶ بحلی الخیر کراچی، البدائع ارد ج ۵ ص ۳۴۶)

- الفقير اذا اشترىٰ شاة للاضحية فسرقت فاشترىٰ مكانها ثم وجد الاولىٰ فعليه ان يضحىٰ بهما،

(البحر ج ۸ ص ۱۷۵، بدائع ج ۵ ص ۶۶ فصل اما کیفیۃ الوجوب، ہندیہ ج ۵ ص ۲۹۴، الباب الثانی شامی ج ۶ ص ۳۲۶)

شبِ عید کی فضیلت

(178)......عن ابی امامة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : من قام لیلتی العیدین محتسبا لله لم یمت قلبه یوم تموت القلوب. (ابن ماجہ ۱۷۸۲)

(179)......احیاه الله ولیله بمعنیٰ لانه یحییٰ حیاة سعیدة ویتنعم ویرزق الخیر کله وتعمه رحمة ربه له "یوم ینفع الصادقین صدقهم" (المائدة 120)

(حاشیہ الترغیب والترہیب، کتاب العیدین والاضحیہ 152/2 تحت رقم الحدیث 1)

(180)......وروی عن معاذ بن جبل رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احیا اللیالی الخمس وجبت له الجنة لیلة الترویة ولیلة عرفة ولیلة النحر ولیلة الفطر ولیلة النصف من شعبان. (الترغیب ۱۶۵۶)

شبِ عید کے اعمال

فرض نمازیں خصوصاً عشاء و فجر کا اہتمام

(181)......عن ابی هریرة قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من حافظ علی هؤلاء الصلوات المکتوبات لم یکتب من الغافلین ومن قرأ فی لیلة مائة آیة لم یکتب من الغافلین أو کتب من القانتین. (ابن خزیمہ ۱۱۴۲)

(182)......دخل عثمان بن عفان المسجد بعد صلاة المغرب فقعد وحده فقعدت إلیه فقال یا ابن أخی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: من صلی العشاء فی جماعة فکأنما قام نصف اللیل ومن صلی الصبح فی جماعة فکأنما صلی اللیل کله. (مسلم ۱۰۴۹)

(183)......عن ابی هریرة: أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الأول ثم لم یجدوا إلا ان یستهموا علیه لاستهموا ولو یعلمون ما فی التهجیر لاستبقوا إلیه ولو یعلمون ما فی العتمة والصبح لأتوهما ولو حبوا. (بخاری ۶۱۵)

گناہوں سے بچنے کا اہتمام

(184)......عن جابر، قال : ذکر رجل عند النبی ﷺ بعبادة واجتهاد، وذکر آخر برعة (ورع) فقال النبی ﷺ لاتعدل بالرعة. (ترمذی رقم ۲۵۱۹)

- عن أبی هریرة قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من یأخذ عنی هؤلاء الکلمات فیعمل بهن أو یعلم من یعمل بهن فقال أبو هریرة: فقلت: أنا یا رسول الله فأخذ بیدی فعد خمسا وقال: اتق المحارم تکن أعبد الناس وارض بما قسم الله لک تکن أغنی الناس وأحسن إلی جارک تکن مؤمنا وأحب للناس ما تحب لنفسک تکن مسلما ولا تکثر الضحک فإن کثرة الضحک تمیت القلب (ترمذی رقم الحدیث ۲۳۰۵)

- اذلا عبادة افضل من الخروج عن عهدة الفرائض، وعوام الناس یترکونها ویعتنون بکثرة النوافل فیضیعون الاصول ویقومون بالفضائل

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، ج ۹ ص ۳۵۸)

6. عید

عید کی حقیقت

(185)...... عن أنس قال: قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة ولهم يومان يلعبون فيهما فقال: ما هذان اليومان قالوا: كنا نلعب فيهما في الجاهلية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله قد أبدلكم بهما خيرا منهما: يوم الأضحى ويوم الفطر. (ابوداؤد ١١٣٦)(معارف الحدیث ٣/٢٣٨)

عید کے دن کے مسنون اعمال

(186)...... فيستحب فيه أشياء منها ما قال أبو يوسف أنه يستحب أن يستاك ويغتسل ويطعم شيئا ويلبس أحسن ثيابه ويمس طيبا ويخرج فطرته قبل أن يخرج أما الاغتسال والاستياك ومس الطيب ولبس أحسن الثياب جديدا كان أو غسيلا ...... وأما الذوق فيه فلكون اليوم يوم فطر وأما في عيد الأضحى فإن شاء ذاق وإن شاء لم يذق والأدب أنه لا يذوق شيئا إلى وقت الفراغ من الصلاة حتى يكون تناوله من القرابين . ومنها أن يغدو إلى المصلى جاهرا بالتكبير في عيد الأضحى فإذا انتهى إلى المصلى ترك لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يكبر في الطريق وأما في عيد الفطر فلا يجهر بالتكبير في قول أبي حنيفة وعند أبي يوسف ومحمد يجهر وذكر الطحاوي أنه يجهر في العيدين جميعا. (بدائع ١/٢٧٩، یستحب فی یوم العید)

(187)...... نماز عید کا طریقہ

1)...... (وكيفية صلاتهما) اى العيدين (ان ينوى) عند اداء كل منهما (صلاة العيد) بقلبه ويقول بلسانه: اصلى صلاة العيد لله تعالىٰ اماما (ولا يشترط نية الواجب للاختلاف فيه) والمقتدى ينوى المتابعة ايضا (ثم يكبر للتحريمة ثم يقرأ) الامام، والمؤتم (الثناء) سبحانك اللهم وبحمدك الخ ...... (ثم يكبر) الامام والقوم (تكبيرات الزوائد) ...... (ثلاثا) ...... ويسكت بعد كل تكبيرة مقدار ثلاث تكبيرات في رواية عن ابى حنيفة لئلا يشتبه على البعيد عن الامام (قال في المبسوط: هذا التقدير ليس بلازم لان المقصود منه ازالة الاشتباه عن القوم وهو يختلف بكثرة الزحام وقلته ام) ولا يسن ذكر، ولا باس بان يقول: سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر (في القهستاني عن عين الائمة ان التسبيح بينها اولىٰ) (يرفع يديه) الامام والقوم (الا في تكبيرة الركوع، ولو صلىٰ خلف امام لا يرى الرفع فيها يرفع ولا يوافق الامام في الترك، بحر عن الظهيرية) (في كل منها) وتقدم انه سنة (ثم يتعوذ) الامام (ثم يسمى سراء ثم يقرأ) الامام (الفاتحة ثم) يقرأ (سورة وندب ان تكون) سورة (سبح اسم ربك الاعلىٰ) تماما (وروى ق واقربت جوهرة) (ثم يركع) الامام، ويتبعه القوم (فاذا قل للثانية ابتدا بالبسملة ثم بالفاتحة ثم بالسورة) ليوالى بين القراءتين وهو الافضل عندنا (وندب ان تكون) سورة هل اتاك حديث (الغاشية) ...... (ثم يكبر) الامام والقوم (تكبيرات الزوائد ثلاثا ويرفع يديه) الامام والقوم (فيها كما في) الركعة (الاولىٰ) (حاشیہ الطحاوی مع مراقی الفلاح کتاب الصلاۃ ص 532,33)

2)...... ولو ادرك الامام وقد كبر بعض التكبيرات تابعه وقضى مافاته في الحال ثم تابع امامه (حاشیہ الطحاوی علی مراقی الفلاح 534)

3)...... وان ادركه وقد شرع في القراءة كبر تكبيرة الافتتاح واتى بالزوائد براي نفسه لانه مسبوق، ولو ادركه قائما ولم يكبر حتىٰ ركع لايكبر على ما ارتضاه في المحيط (حاشیہ الطحاوی علی مراقی الفلاح 534) (ایضاً)

4)...... ● وان ادرك الامام راكعا احرم قائما وكبر تكبيرات الزوائد قائما ايضا ان امن فوت الركعة بمشاركته الامام في الركوع (مراقی الفلاح: 156)

● والا يكبر للاحرام قائما ثم يركع مشاركا للامام في الركوع ويكبر للزوائد منحنيا بلا رفع يد لان الفائت من الذكر يقضى قبل فراغ الامام بخلاف الفعل، والرفع حينئذ سنة في غير محله ويفوت السنة التي في محلها وهي وضع اليدين على الركبتين (مراقی الفلاح 2/534)

● وان رفع الامام راسه سقط عن المقتدی مابقی من التکبیرات لانه ان اتی به فی الرکوع لزم ترک المتابعة المفروضة للواجب (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح 534)

5)...... ● وان ادرکه بعد رفع راسه قائما لایاتی بالتکبیر لانه یقضی الرکعة مع تکبیراتها کذا فی فتح القدیر (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح 534)

● وإذا سبق برکعة یبتدئ فی قضائها بالقراءة ثم یکبر لأنه لو بدأ بالتکبیر والی بین التکبیرات ولم یقل به أحد من الصحابة فیوافق رأی الإمام علی بن أبی طالب فکان أولى وهو مخصص لقولهم المسبوق یقضی أول صلاته فی حق الأذکار. (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح 534)

6)......ولو ادرک الامام وقد کبر بعض التکبیرات تابعه وقضی مافاته فی الحال ثم تابع امامه (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح 534)

● وإذا سبق برکعة یبتدئ فی قضائها بالقراءة ثم یکبر لأنه لو بدأ بالتکبیر والی بین التکبیرات ولم یقل به أحد من الصحابة فیوافق رأی الإمام علی بن أبی طالب فکان أولى وهو مخصص لقولهم المسبوق یقضی أول صلاته فی حق الأذکار. (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح 534)

7)...... ● وان ادرک الامام راکعا احرم قائما وکبر تکبیرات الزوائد قائما ایضا ان امن فوت الرکعة بمشارکة الامام فی الرکوع (مراقی الفلاح 2/156)

● وإذا سبق برکعة یبتدئ فی قضائها بالقراءة ثم یکبر لأنه لو بدأ بالتکبیر والی بین التکبیرات ولم یقل به أحد من الصحابة فیوافق رأی الإمام علی بن أبی طالب فکان أولى وهو مخصص لقولهم المسبوق یقضی أول صلاته فی حق الأذکار. (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح 534)

8)...... ● وان ادرک الامام راکعا احرم قائما وکبر تکبیرات الزوائد قائما ایضا ان امن فوت الرکعة بمشارکة الامام فی الرکوع (مراقی الفلاح، 2/156)

● والا یکبر للاحرام قائما ثم یرکع مشارکا للامام فی الرکوع ویکبر للزوائد منحنیا بلا رفع ید لان الفائت من الذکر یقضی قبل فراغ الامام بخلاف الفعل والرفع حینئذ سنة فی غیر محله ویفوت السنة التی فی محلها وهی وضع الیدین **علی الرکبتین** (مراقی الفلاح 534)

● وان رفع الامام راسه یسقط عن المقتدی مابقی من التکبیرات لانه ان اتی به فی الرکوع لزم ترک المتابعة المفروضة للواجب (مراقی الفلاح 534)

● وإذا سبق برکعة یبتدئ فی قضائها بالقراءة ثم یکبر لأنه لو بدأ بالتکبیر والی بین التکبیرات ولم یقل به أحد من الصحابة فیوافق رأی الإمام علی بن أبی طالب فکان أولى وهو مخصص لقولهم المسبوق یقضی أول صلاته فی حق الأذکار. (مراقی الفلاح 534)

9)...... ● وإن أدرک الإمام التشهد أو بعد السلام فی سجود السهو فإنه یصلی رکعتین ویکبر برأی نفسه. (تاتارخانیۃ، کتاب صلاۃ العید 1/90)

● إذا أدرک الإمام فی صلاة العید بعد ما تشهد الإمام قبل أن یسلم أو بعدما سلم قبل أن یسجد للسهو أو بعدما سجد للسهو ولم یسلم الإمام فإنه یقوم ویقضی صلاة العید (الہندیۃ، صلاۃ العیدین 1/151)

10)...... ● ولو قدر بعد الفوات مع الامام علی ادراکها مع غیره فعل للاتفاق علی جواز تعددها (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح 535)

● ومن فاتته الصلوة فلم یدرکها مع الامام لا یقضیها لانها لم تعرف قربة الا بشرائط لاتتم بدون الامام ای السلطان او مأموره فان شاء انصرف وان شاء صلی (فی غیر المصلی) نفلا والافضل اربع فیکون له صلوة الضحیٰ لما روی عن ابن مسعودؓ انه قال من فاتته صلاة العید صلی اربع رکعات یقرأ فی الاولیٰ سبح اسم ربک الاعلیٰ وفی الثانیة والشمس وضحاها وفی الثالثة واللیل اذا یغشیٰ وفی الرابعة والضحی وروی عن النبی ﷺ وعدا جمیلا وثوابا جزیلا (مراقی الفلاح 535)

(188)......یسن أن یخطب بعدها خطبتین لا یختلف فی کل منهما فی واجبتها وسننها عن خطبتی الجمعة . إلا أنه یستحب أن یفتتح الأولى منهما بتسع تکبیرات متتابعات والثانیة بسبع مثلها (موسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، کتاب صلوۃ العیدین، باب کیفیۃ ادائہا)

(189)......واما المستمع، فیستقبل الامام اذا بدأ بالخطبة، وینصت، ولایتکلم، ولایرد السلام الخ (البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ ۲/۲۵۹، رشیدیہ)

(190)......عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما قال : کان النبی صلی الله علیه وسلم إذا کان یوم عید خالف الطریق (بخاری رقم ۹۸۶)

(191)......(فتاویٰ مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ فقہی رسائل، 2/79)

(192)......(فقہی رسائل: 2/82)

(193)......(تحفۂ خواتین، باب عید الاضحیٰ اور قربانی، 224)

7. جانور ذبح کرنے سے پہلے اور بعد کے امور

جانور کب سے کب تک ذبح کرسکتے ہیں؟

(194)......وقت الاضحية ثلاثة ايام العاشر والحادي عشر والثاني عشر اولها افضلها وآخرها ادونها ويجوز في نهارها وليلها بعد طلوع الفجر من يوم النحر الى غروب الشمس من اليوم الثاني عشر (فتح القدير ج۸، ص۴۳۳)

(195)......اخبرنا ابو مصعب قال: حدثنا مالک عن نافع ان عبد الله بن عمر كان يقول: الأضحى يومان بعد يوم الأضحى.
(موطا مالک ۱۳۸۸)(بخاری باب مایؤکل من لحوم الاضاحی ۲/۸۳۵)

(196)......ووقتها ثلاثة ايام اولها افضلها ويجوز الذبح في لياليها الا انه يكره لاحتمال الغلط في الظلمة وايام النحر ثلاثة (البحر ج۸، ص۱۷۶)

(197)......واما الذي يرجع الى وقت التضحية فهو انها لاتجوز قبل دخول الوقت، لان الوقت كما هو شرط الوجوب فهو شرط جواز اقامة الواجب كوقت الصلاة فلايجوز لاحد ان يضحي قبل طلوع الفجر الثاني من اليوم الاول من ايام النحر ويجوز بعد طلوعه سواء كان من اهل المصر او من اهل القرى، غير ان للجواز في حق اهل المصر شرطا زائدا وهو ان يكون بعد صلاة العيد لايجوز تقديمها عليه عندنا (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ج۵، ص۷۳)

(198)......إذا استخلف الإمام من يصلي بالضعفة في المسجد الجامع وخرج بنفسه إلى الجبانة مع الأقوياء فضحى رجل بعد ما انصرف أهل المسجد قبل أن يصلي أهل الجبانة القياس أن لا تجوز وفي الاستحسان تجوز إن ضحى بعد ما فرغ أهل الجبانة قبل أهل المسجد قيل في هذه الصورة يجوز. (ہندیہ: ۵/ ۲۹۵)

جانور کون ذبح کرسکتا ہے؟

(199)......وشرطه كون الذابح مسلما. (الدرالمختار ۶/ ۲۹۶)

(200)......تفسد الاجارة بجهالة المسمىٰ وبعدم التسميه (الدرالمختار ۶/ ۴۸، باب الاجارۃ الفاسدۃ)

(201)......(ولا يعطى اجر الجزار منها) لانه كبيع واستعيرت من قوله عليه الصلوة والسلام من باع جلد اضحية فلا اضحية له (ہدایہ ج۴/ ۳۲۹)

(202)......ففي الصحيحين نهى رسول الله عن تلقي الركبان إلى أن قال وأن يستام الرجل على سوم أخيه وفي الصحيحين أيضا لا يبيع الرجل على بيع أخيه ولا يخطب على خطبة أخيه إلا أن يأذن له وصورة السوم أن يتراضيا بثمن ويقع الركون به فيجيء آخر فيدفع للمالک أكثر أو مثله وصورة البيع أن يتراضيا على ثمن سلعة فيقول آخر أنا أبيعک مثلها بأنقص من هذا الثمن أفاده في الفتح قال الخير الرملي ويدخل في السوم الإجارة إذ هي بيع المنافع .
(شامی ۵/ ۱۰۲، مطلب احکام نقصان المبیع فاسدا)

ذبح سے قبل ان امور کا اہتمام کیجیے

(203)......الحاصل ان كلمافيه زيادة الم لايحتاج اليه في الذكاة مكروه (ہندیہ ج۵، ص۲۸۸)

(204)......وكره كل تعذيب بلا فائدة (الدرالمختار ۶/ ۲۹۶)

- ويكره ان يحد الشفرة بين يديه (ہندیہ ج۵، ص۲۸۷)
- ويكره ان يضجعها ويحد الشفرة بين يديها (ہندیہ ج۵، ص۲۸۷)

(205)......عن علي ولفظه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا فاطمة قومي فاشهدي اضحيتک فإن لک بأول قطرة تقطر من دمها مغفرة لكل ذنب أما إنه

يجاء بلحمها و دمها توضع في ميزانك سبعين ضعفا،قال أبو سعيد يا رسول الله هذا لآل محمد خاصة فإنهم أهل لما خصوا به من الخير أو للمسلمين عامة قال لآل محمد خاصة وللمسلمين عامة. (الترغيب والترهيب للمنذري،رقم الحديث١٦٦٢)

(206)......واذا ذبحها تصدق بجلالها وقلائدها (ہندیہ ج۵،ص۳۰۰)

ذبح کے وقت ان امور کا اہتمام کریں/کروالیں

(207)......والافضل ان يذبح اضحيته بيده ان كان يحسن الذبح لان الاولىٰ في القربات ان يتولى بنفسه وان كان لا يحسنه فالافضل ان يستعين بغيره ولكن ينبغي ان يشهدها بنفسه (ہندیہ ج۵،ص۳۰۰) (مزید تفصیل حوالہ نمبر۲۰۵)

(208)......عن شداد بن أوس قال : ثنتان حفظتهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إن الله كتب الإحسان على كل شيء فإذا قتلتم فأحسنوا القتلة وإذا ذبحتم فأحسنوا الذبح وليحد أحدكم شفرته فليرح ذبيحته. (مسلم رقم ۱۹۵۵)

- ان الله يحب اذا عمل احدكم عملا ان يتقنه (مجمع الزوائد رقم الحدیث۶۳۶۰)
- كان رسول الله ﷺ اذا عمل عملا اثبته (مسلم ۱۲۳۵)

(209)......وكره كل تعذيب بلا فائدة (شامی۶/۲۹۶) ويكره ان يذبح شاة والاخرى تنظر اليه (اعلاء السنن ۱۷/۱۳۶)

(210)......اذا احد احدكم الشفرة فلا يحدها والشاة تنظر اليه (مصنف عبد الرزاق رقم ۸۶۰۶)

(211)......عن ابن عباس رضي الله عنهما مر رسول الله ﷺ على رجل واضع رجله على صفحة شاة وهو يحد شفرته وهي تلحظ اليه ببصرها قال افلا قبل هذا ؟او تريد ان تميتها موتتان (معجم کبیر للطبرانی رقم الحدیث ۱۱۹۱۶)

- ويكره جرها برجلها الى المذبح (ہندیہ ج۵،ص۲۸۷)

(212)......وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِندَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ (الانفال آیت۳۵)

(213)......ولو قدم اضحية ليذبحها فاضطربت في مكان الذي يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها على مكانها اجزاه (ہندیہ۵/۲۹۹)

(214)......وَمِنْهَا أَنْ يَكُونَ الذَّابِحُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَالذَّبِيحَةُ مُوَجَّهَةً إِلَى الْقِبْلَةِ لِمَا رَوَيْنَا وَلِمَا رُوِيَ أَنَّ الصَّحَابَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ كَانُوا إِذَا ذَبَحُوا اسْتَقْبَلُوا الْقِبْلَةَ فَإِنَّهُ رُوِيَ عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَسْتَقْبِلُوا بِالذَّبِيحَةِ الْقِبْلَةَ وَقَوْلُهُ: كَانُوا كِنَايَةٌ عَنْ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَمِثْلُهُ لَا يَكْذِبُ وَلِأَنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا يَسْتَقْبِلُونَ بِذَبَائِحِهِمْ إِلَى الْأَوْثَانِ فَتُسْتَحَبُّ مُخَالَفَتُهُمْ فِي ذَلِكَ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ الَّتِي هِيَ جِهَةُ الرَّغْبَةِ إِلَى طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ شَأْنُهُ . (بدائع ۵/۶۰)

- عن عروة بن الزبير عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر بكبش أقرن يطأ في سواد وينظر في سواد ويبرك في سواد فأتي به فضحى به . فقال : يا عائشة هلمي المدية . ثم قال : اشحذيها بحجر . ففعلت فأخذها وأخذ الكبش فأضجعه وذبحه وقال : بسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن أمة محمد . ثم ضحى به صلى الله عليه وسلم.وفي البذل المجهود (وأخذ الكبش فأضجعه)على اليسار وهو الظاهر لأنه أيسر في الذبح.
(بذل المجہود۹/۵۲۶،تحت الحدیث رقم۲۷۹۲)

(215)......فلاتعين الاضحية الا بالنية وقال النبي صلى الله عليه وسلم انما الأعمال بالنيات وانما لكل امرئ مانوى ويكفيه أن ينوي بقلبه ولايشترط أن يقول بلسانه مانوى بقلبه لأن النية عمل القلب والذكر باللسان دليل عليها (بدائع ۵/۷۱)

(216)......ومنها أن يكون الذابح مستقبل القبلة (بدائع ۵/۶۰)

(217)......عن جابر بن عبد الله قال : ذبح النبي صلى الله عليه وسلم يوم الذبح كبشين أقرنين أملحين موجأين فلما وجههما قال: إني وجهت وجهي للذي فطر السموات والأرض على ملة إبراهيم حنيفا وما أنا من المشركين إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك أمرت وأنا من المسلمين اللهم منك ولك وعن محمد وأمته بسم الله والله أكبر ثم ذبح (ابوداؤد رقم الحدیث۲۷۹۵)

- ومنها ان يكون الذابح مستقبل القبلة (بدائع ۵/۶۰)

دل سے نیت کرلینا

(218)---- ويكفيه ان ينوى بقلبه ولا يشترط ان يقول بلسانه ما نوى بقلبه (بدائع ج۵ ص۷۱ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب)

- لو اقتصر على قوله الله اكبر قاصدا به التسمية يكفى (شامی ۶/۳۰۱)

ذبح کا مسنون طریقہ

(219)---- عن انس رضى الله عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم ضحى بكبشين اقرنين املحين يذبح ويكبر ويسمى ويضع رجله على صفحتهما (ابوداؤد رقم ۲۷۹۴)

- قوله ويسمى اى يقول بسم الله الله اكبر (صفحتهما) اى صفحة وجههما (بذل المجهود ۹/۵۴۰)

(220)---- فلا تتعين الاضحية الا بالنية وقال النبى صلى الله عليه وسلم انما الأعمال بالنيات وانما لكل امرئ مانوى ويكفيه أن ينوى بقلبه ولا يشترط ان يقول بلسانه مانوى بقلبه لأن النية عمل القلب والذكر باللسان دليل عليها (بدائع ۵/۷۱)

(221)---- عن جابر بن عبد الله قال: ذبح النبى صلى الله عليه وسلم يوم الذبح كبشين اقرنين املحين موجأين فلما وجههما قال: إنى وجهت وجهى للذى فطر السموات والأرض على ملة إبراهيم حنيفا وما أنا من المشركين إن صلاتى ونسكى ومحياى ومماتى لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت وأنا من المسلمين اللهم منك ولك وعن محمد وأمته باسم الله والله أكبر ثم ذبح (ابوداؤد رقم الحديث ۲۷۹۵)

(222)---- والعروق التى تقطع فى الذكاة أربعة: الحلقوم وهو مجرى النفس والمرىء وهو مجرى الطعام والودجان وهما عرقان فى جانبى الرقبة يجرى فيها الدم فإن قطع كل الأربعة حلت الذبيحة وإن قطع أكثرها فكذلك عند أبى حنيفة رحمه الله تعالى وقالا: لا بد من قطع الحلقوم والمرىء وأحد الودجين والصحيح قول أبى حنيفة رحمه الله تعالى لما أن للأكثر حكم الكل. (ہندیہ ۵/۲۸۷)

نیت کی وضاحت

(223)---- (دیکھیں حوالہ نمبر 218)

(224)---- ذبح المشتراة لها بلا نية الاضحية جازت اكتفاء بالنية عند الشراء (ہندیہ ۵/۲۹۴)

بسم اللہ اللہ اکبر کی وضاحت

(225)---- (دیکھیں حوالہ نمبر 218)

(226)---- رجل اراد ان يضحى فوضع صاحب الشاة يده على السكين مع يد القصاب حتىٰ تعاونا على الذبح قال الشيخ الامام يجب على كل واحد منهما التسمية حتىٰ لو ترك احدهما التسمية لايجوز. (ہندیہ ج۵ ص۳۰۲)

(227)---- رجل ذبح شاة فسمىٰ وتركها ومال الى الاخرىٰ وذبحها بتلك التسمية لم يحل. (فتاویٰ سراجیہ باب التسمیۃ علی الذبیحۃ ص۳۰۹)

(228)---- قيدنا بقوله عمدا لانه لو ترك التسمية ناسيا يحل اكلها وهو مذهب على وابن عباس. (البحر الرائق ج۸ ص۳۰۲)

ذبح کی جگہ کی وضاحت

(229)----- (دیکھیں حوالہ نمبر 222)

(230)-----ویستحب الاکتفاء بقطع الاوداج ولایبین الراس ولو فعل یکره. (ہندیہ ج۵،ص۲۸۷)

(231)-----وذکاة الاختیار ذبح بین الحلق واللبة بالفتح المنحر من الصدر. (شامی ج۹،ص۴۹۲)

ذبح کے بعد ان امور کا اہتمام کیجیے

(232)-----أن عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت: سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن هذه الآیة: والذین یؤتون ما آتوا وقلوبهم وجلة (المؤمنون۶۰)

- قالت عائشة: أهم الذین یشربون الخمر ویسرقون قال: لا یا بنت الصدیق ولکنهم: الذین یصومون ویصلون ویتصدقون وهم یخافون أن لا تقبل منهم اولئک یسارعون فی الخیرات وهم لها سابقون المؤمنون (ترمذی ۳۱۷۵)

(233)-----عن جابر بن عبد اللہ قال: ذبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجئین فلما وجههما قال: إنی وجهت وجهی للذی فطر السموات والأرض علی ملة إبراهیم حنیفا وما أنا من المشرکین إن صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک له وبذلک أمرت وأنا من المسلمین اللهم منک ولک وعن محمد وأمته باسم اللہ واللہ أکبر ثم ذبح (ابوداؤد رقم الحدیث ۲۷۹۵)

- وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ (المائدة۲۷)
- وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (البقرة۱۲۷)
- وإن زاد فقال: اللهم هذا منک ولک اللهم تقبل منی أو من فلان فحسن لأن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أتی بکبش له لیذبحه فأضجعه ثم قال: اللهم تقبل من محمد وآل محمد وأمة محمد ثم ضحی به (موسوعہ فقہیہ کویتیہ، مادہ اضحیہ)

(234)-----عن ام سلمة عن النبی ﷺ قال من رای هلال ذی الحجة واراد ان یضحی فلا یاخذن من شعره ولا من اظفاره (ترمذی ج۱،ص۲۷۸)

(235)-----ویستحب ان یتربص بعد الذبح بقدر مایبرد ویسکن من جمیع اعضائه وتزول الحیاة من جمیع جسده ویکره ان یضحی ویسلخ قبل ان یبرد هکذا (بدائع ج۵،ص۶۰)

(236)----- (دیکھیں حوالہ نمبر 235)

(237)-----ویکره ان یبین الراس وان یبالغ فی الذبح إلی ان یبلغ النخاع وهو عرق یمتد من الدماغ ویستبطن الفقار إلی عجب الذنب لما روی عن عمر رضی اللہ عنه أنه نهی عن النخع ولان فیه زیادة تعذیب فان فعل ذلک لم یحرم لان ذلک یوجد بعد حصول الذکاة وان ذبحه من قفاه فان بلغ السکین الحلقوم والمریء وقد بقیت فیه حیاة مستقرة حل لان الذکاة صادفته وهو حی وان لم یبق فیه حیاة مستقرة الا حرکة مذبوح لم یحل لانه صار میتا قبل الذکاة فان جرح السبع شاة فذبحها صاحبها وفیها حیاة مستقرة حلت وان لم یبق فیها حیاة مستقره لم تحل لما روی أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی ثعلبة الخشنی وان رد علیک کلبک غنمک وذکرت اسم اللہ علیه وادرکت ذکاته فذکه وان لم تدرک ذکاته فلا تاکله والمستحب إذا ذبح أن لا یکسر عنقها ولا یسلخ جلدها قبل أن تبرد لما روی أن الفرافصة قالوا لعمر رضی اللہ عنه إنکم تاکلون طعاما لا نأکله فقال وما ذاک یا أبا حسان فقال تعجلون الانفس قبل أن تزهق فامر عمر رضی اللہ عنه منادیا ینادی إن الذکاة فی الحلق واللبة لمن قدر ولا تعجلوا الانفس حتی تزهق

(المجموع شرح المہذب للنووی ۹/۸۴، دار الفکر بحوالہ قربانی کے مسائل ۳/۵۰۰)

(238)----- (احسن الفتاوی ۷/۲۰۷)

(239)-----وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ (انعام: ۱۴۱) إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا (اسراء۲۷)

(240)-----ولا يبابن الراس ولو فعل يكره. (ہندیہ ج۵ ص۲۸۷)

(241)-----ولدت الاضحية ولدا قبل الذبح يذبح الولد معها (قوله قبل الذبح) فان خرج من بطنها حيا فالعامة انه يفعل به مايفعل بالام فان لم يذبحه حتى مضت ايام النحر يتصدق به حيا فان ضاع او ذبحه واكله يتصدق بقيمته فان بقي عنده وذبحه للعام القابل اضحية لايجوز وعليه اخرى لعامه الذي ضحى ويتصدق به مذبوحا جامع قيمة مانقص بالذبح والفتوى على هذا (شامی ج۶ ص۳۲۲، ہندیہ ج۵ ص۳۰۱، بدائع ج۵ ص۷۸)

(242)-----عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر مانهى الله عنه (بخاری 09)

کھال کے احکام

(243)-----(دیکھیں حوالہ نمبر 239)

(244)-----واللحم بمنزلة الجلد في الصحيح فلو باع الجلد أو اللحم بالدراهم أو بما لا ينتفع به إلا بعد استهلاكه تصدق بثمنه؛ لأن القربة انتقلت إلى بدله وقوله عليه الصلاة والسلام: من باع جلد أضحيته فلا أضحية له. يفيد كراهة البيع. أما البيع فجائز لقيام الملك والقدرة على التسليم. قال: ولا يعطى أجرة الجزار من الأضحية؛ لقوله عليه الصلاة والسلام لعلي رضي الله عنه: تصدق بجلالها وخطامها ولا تعط أجر الجزار منها شيئا (بنایہ ج۱۲/۵۶ باب اجر الجزار)

(245)-----ويتصدق بجلدها او يعمل منه نحو غربال وجراب ولا باس بان يشتري به ماينتفع بعينه مع بقائه استحسانا. (ہندیہ ج۵ ص۳۰۱)

- ولا يبيعه بالدراهم لينفق الدراهم على نفسه وعياله.....ولو باعها بالدراهم ليتصدق بها جاز لانه قربة كالتصدق بالجلد واللحم وقوله ﷺ من باع جلد اضحية فلا اضحية له يفيد كراهة البيع واما البيع فجائز لوجوب الملك والقدرة على التسليم. (البحر ج۸ ص۱۷۸)

(246)-----(دیکھیں حوالہ نمبر 245)

(247)-----وله ان يبيعها بالدراهم ليتصدق بها لا ان ينتفع بالدراهم او ينفقها على نفسه فان باع لذلك تصدق بالثمن (زاہر علی حاشیہ الہدایہ ج۴ ص۴۹۶)

(248)-----(دیکھیں حوالہ نمبر 245)

(249)-----ويتصدق بجلدها او يعمل منه (شامی: ج۶، ص۳۲۸) ولا يعطى أجرة الجزار من الأضحية لقوله عليه الصلاة والسلام لعلي رضي الله عنه: تصدق بجلالها وخطامها ولا تعط أجر الجزار منها شيئا (بنایہ ج۱۲/۵۶، باب اجر الجزار)

(250)-----(دیکھیں حوالہ نمبر 249)

(251)-----ولا يبيعه بالدراهم لينفق الدراهم على نفسه وعياله.....ولو باعها بالدراهم ليتصدق بها جاز لانه قربة كالتصدق بالجلد واللحم وقوله ﷺ من باع جلد اضحية فلا اضحية له يفيد كراهة البيع واما البيع فجائز لوجوب الملك والقدرة على التسليم. (البحر ج۸ ص۱۷۸)

(252)-----وهو مصرف ايضا لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة. (شامی ج۲ ص۳۳۹)

(253)-----(دیکھیں حوالہ نمبر 249)

(254)-----(دیکھیں حوالہ نمبر 249)

(255)-----(دیکھیں حوالہ نمبر 245)

(256)-----(دیکھیں حوالہ نمبر 245)

(257)-----(دیکھیں حوالہ نمبر 245)

(258)-----(دیکھیں حوالہ نمبر 245)

گوشت کے احکام

(259)------ویستحب ان یاکل من اضحیته ویطعم منها غیره والافضل ان یتصدق بالثلث ویتخذ الثلث ضیافة لاقاربه واصدقائه ویدخر الثلث......ولو تصدق بکل جاز ولو حبس الکل لنفسه جاز. (ہندیہ ج۵/۳۰۰)

(260)------ویقسم اللحم وزنالا جزافا إلا إذا ضم معه الأکارع أو الجلد صرفا للجنس لخلاف جنسه (شامی ۶/۳۱۷)

(261)------حتی لو اشتری لنفسه ولزوجته وأولاده الکبار بدنة ولم یقسموها تجزیهم أو لا والظاهر أنها لا تشترط لأن المقصود منها الإراقة وقد حصلت. وفی فتاوی الخلاصة والفیض: تعلیق القسمة علی إرادتهم وهو یؤید ما سبق غیر أنه إذا کان فیهم فقیر والباقی أغنیاء یتعین علیه أخذ نصیبه لیتصدق به اهـ ط. وحاصله أن المراد بیان شرط القسمة إن فعلت لا أنها شرط (شامی ۶/۳۱۷)

(262)------حتی لو اشتری لنفسه ولزوجته واولاده الکبار بدنة ولم یقسموها تجزیهم......والظاهر انها لاتشترط لان المقصود منها الا راقة وقد حصلت، وحاصله ان المراد بیان شرط القسمة ان فعلت لا انها شرط (ردالمحتار ج۶ ص۳۱۷ کتاب الاضحیہ)

(263)------عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یانساء المسلمات لاتحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة (بخاری ۲۵۶۶)

(264)------(تحفۂ خواتین: کتاب الزکوٰۃ والصدقات، باب پڑوسیوں کو لینے دینے کی فضیلت ص205)

(265)------(دیکھیں حوالہ نمبر 244)

(266)------(دیکھیں حوالہ نمبر 244)

(267)------ویستحب أن یاکل من اضحیته ویطعم منها غیره والأفضل أن یتصدق بالثلث ویتخذ الثلث ضیافة لأقاربه وأصدقائه ویدخر الثلث ویطعم الغنی والفقیر جمیعا کذا فی البدائع. ویهب منها ماشاء للغنی والفقیر والمسلم والذمی کذا فی الغیاثیة. (ہندیہ ج۵ ص۳۰۰ باب فی بیان ما یستحب فی الاضحیہ والانتفاع بہا)

(268)------ولا ان یعطی أجر الجزار والذابح منها لما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم أنه قال من باع جلد اضحیته فلا اضحیة له وروی ان النبی علیه الصلاة والسلام قال لعلی رضی الله عنه تصدق بجلالها وخطامها ولا تعطی أجر الجزار منها. (ہندیہ ۵/۳۰۱)

(269)......بما قال العلامه محمد بن حسن الشیبانی رحمه الله تعالیٰ عن مجاهد قال کره رسول الله ﷺ من الشاة سبعا: المرارة والمثانة والغدة والحیاء والذکر والانثیین والدم. (کتاب الآثار، باب ما یکرہ من الشاۃ الدم وغیرہ، ص۱۷۹)

چربی کے احکام

(270)......ولا یحل بیع شحمها واطرافها......فان باع شیئا من ذلک بما ذکرنا نفذ عند ابی حنیفة ومحمد رحمهما الله تعالیٰ وعند ابی یوسف رحمه الله تعالیٰ لاینفذ ویتصدق بثمنه. (ہندیہ ج۵ ص۳۰۱ الباب السادس، بدائع الصنائع ج۵ ص۸۱ فصل المیان ما یستحب قبل التضحیہ وعندھا التصدق باللحم، البحرالرائق ج۸ ص۱۷۸ کتاب الاضحیہ)

(271)------("قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا" از مفتی انعام الحق قاسمی: ص۲۹)

فہم قرآنی کورس

مفتی منیر احمد کی دیگر کتب

مولانا منیر احمد صاحب جامع مسجد الفلاح نارتھ ناظم آباد نے بھی میرے علم کی حد تک قابل قدر مختصر کورسز ترتیب دیئے ہیں اور ان سے عوام کو خوب فائدہ ہو رہا ہے۔

(مفتی ابولبابہ۔ضرب مومن)